U257. Date 6-7-10

Title - AAINA-E-MAZHAB HINDU MAROOF BA MUKHA-
-ZZAN BARMAHA GYAN.

Creator - Munshi Jay Dayal Singh

Publisher - Munshi Nawal Kishore (Kanpur).

Date - 1880.

Pages - 129, 49.

Subjects - Hindu - Mazhab.

کتاب متضمن برہمہ گیان خلاصہ بید و شاستر و پران و آتما شناسی کا واضح بیان

تصنیف صاف باطن روشن ضمیر منشی جی دیال سنگھ صاحب [illegible] ضلع غازیپور مسمی بہ

آئینہ مذہب ہنود

معروف بہ

مخزن برہمہ گیان

کہ پہلا حصہ اسکا مسمی بہ آئینہ تصوف اور دوسرا حصہ موسوم بہ آئینہ روشن ضمیری ہے

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں [illegible] حسن باہتمام مطبوع ہوئی

فہرست بیانات حصہ اول موسوم بہ آئینۂ تصوف از حصہ جات کتاب آئینۂ مذہب ہنود

فہرست بیانات بقید توضیح اوسکی بابت حصہ دوم موسوم بآئینہ روشنضمیری

تمام شد

کتاب متضمن برہمہ گیان خلاصہ بید و شاستر و پران آتما شناسی کا واضح بیان
تصنیف لطافت باطن روشن ضمیر منشی جی دیال سنگھ صاحب رئیس خطہ گادن ضلع غازیپور مسمی بہ
آئینہ مذاہب ہنود
معروف بہ
مخزن برہمہ گیان
کہ پہلا حصہ اسکا مسمی بہ آئینہ تصوف اور دوسرا حصہ موسوم بہ آئینہ روشن ضمیری ہے
مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں حسن اہتمام سے مطبوع ہوئی

پرماتما نیمہ

مقولہ گوسائین رام پرشاد جی اجودھیا باشی ۔ یہ پرچھیر دری من ہمیرا کاہیکو نہ نگر بسائیو کاہیکو یہ گھیرا ۔ راجا کون کون ہے پرجا کو تھان کرت بسیرا ۔ پانچ پچیس جہان اکو ناہین کھو شبد کن ٹیرا ۔ پرمھ جیو کاہی کہاوسے کھو رام کبھی گیرا ۔ بن سرور کے کمل لکھاوت بن جل چلت ہے میرا ۔ بنا پنکھ کے ہنس اور ہت تین نیاشہی ہیرا ۔ نبا ٹھور یک محل عجائب بن تن پرش کو ڈیرا ۔ چاند سورج جہان اکو ناہین نس دن ہوت اوجیرا ۔ بنا رنگ کے چتر اور بہت کرین لکھت چتیرا ۔ داس پرشاد سوہے گر پورا جو یہی پد ہین نیرا ۔ شعر بوعلی قلندر تا توئی کے یار گردد یار تو ۔ چون نباشی یار باشد یار تو ۔ تو مباش اصلا کمال این ست و بس ۔ تو درو گم شو وصال این ست و بس ۔ اشعار گلزار ابراہیم ۔ چاہیے تجھکو اگر وصل صنم ۔ دل کو خالی غیر سے کر یک قلم ۔ ہے زمین و آسمان پر پردۂ نور ۔ گر نہ دیکھے تو ہے تیرا قصور ۔ پردہ اُس پر کچھ نہین اسکے ذی شعور ۔ ہر طرف ہے موج زن دریا سے نور ۔ ربط طبع کو ہے نوع بنوع کا جو خیال ۔ ہے یہی بس مانع راہ وصال ۔ ہاین یہی پردے ترے اُس نور پر جس سے وہ تجکو نہین آتا نظر ۔ یہان سے آغاز کتاب ہے ۔

سری پرماتما نیمہ

نفس ناطقہ ناطق ہے کہ یہ گلشن دنیا سے دون اقسام سے پُر اور شگفتہ اور مختص دو قسم کے مخلوق سے متحول ہے ÷ ایک وہ کہ جسنے اپنے کو صاحب تجسم پیدا و ر توصیف سمجھ لیا اور نفس ناطقہ کے اقتدارات سے غافل مطلق ہو کے اپنے کو فاعل ہر فعل کا مفہوم کر لیا بالآخر جب دم مارنے اور سر ہلانے نہین سکتا معترف بقصور ہوتا ہے اور دوسرا وہ جو اپنے کو فاعل کسی فعل کا قرار نہین دیتا کیونکہ طاقت فعل باختیار آتما ہے بدین نظر وہ قائل نفس ناطقہ اور نفس ناطقہ قائل اُسکا رہتا ہے —

دفعہ[۵۳] — جب تک عاشق و معشوق جدا ہین بے شک دو ہین اور جب یکجا ہوے درجہ مواحدت مین بلا خیال قالب یکجان ہو کر محو ہو جاتے ہین اور وہ کیفیت احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے ویسا ہی آتما کا بیجا سُننے والا اُس مین محو ہو جاتا ہے اور اُس مذاق مین مستغرق ہو کے اپنے کو بھول جاتا ہے پس باہوش متکلم ہوتا اور مدہوش نشہ آتما استغنا کے مرتبے کو پہونچکر خاموش ہو جاتا ہے —

دفعہ — بدین تصوریہ مشتے خاک بھی خاموشی کو گویائی سے نہایت عمدہ سمجھ کر اپنے ہمیشہ کے تصور مین مست رہا کرتا تھا اور علانیہ کسی سے کسی امر کے اظہار کو موجب اپنے تضیع اوقات کا تصور کرتا تھا اور اوقات تصور مین خیر سمجھتا تھا مگر عوام ہند کے حال پر رحم کر کے نفس ناطقہ نے بیکار ہی مین اس ہیچمدان کو بکہکر ارشاد فرمایا کہ تجھ مین جسقدر علم الٰہی یعنی برہم بدیا بھرا ہوا ہے اُسکو ظاہر کر اور اپنے حسن جوہر سے عوام کو ماہر کر اور جس امر مین کہ تجھکو شک ہو گی اور اعانت کی استدعا و بشور رفیق سے آئینہ دل مین نقش و نگار سے منقش ہو جایا کرے گی ہر چند کہ اُس کو گران بار کے آگے کھانے مین بہت سا عذر پیش لایا اور عدیم الفرصتین جو باعث حضور کی جناب بابو شنکر دیال صاحب تحصیلدار اور رجسٹرار بہادر کے لاحق حال ہین دو بدو دکھایا مگر حقیقت کل نے کسی طرح نمانا اور راجہ جنک بدیہہ کی نظرات دکھلا کر معقول کیا تا چار دل نے پرماتما کے حکم کو ضروری

اور نا قابل التعمیل سمجھ کر اس آئینۂ مذہب ہنود کی تحریر مین قلم اُٹھایا اور ترجمہ بید و شاستر مین جسقدر اپنی لیاقت نے گواہی دی اور جزویات اور کلیات بیرونی مین جس قدر مداخلت تھی اور جو کچھ الہام سے امداد ہوئی نہایت تہ کی بات کہ جسکو آج تک کسی گیانی اور نہ فقیر اور رشیشی سے اظہار نہین کیا اور ہر تنفس اور گیانین جسکے اظہار اور توضیح سے عاجز اور قاصر رہتے آئے اور جن کو کہ معلوم بھی تھا ایسی مخالت کرتے رہے کہ شائقین کم شوق ہو کے اُسکے حصول سے نہایت معذور ہو جاتے تھے لہذا بنظر حل مشکلات عوام یہ فقیر قلم بر داشتہ ان بیانات کو اپنے عقل کل کی امانت سے لکھنا شروع کرتا ہے۔

دفعہ ۴ — یہ فقیر اس کتاب مین ایسے ایسے عمائد بیانون کو قلمبند کرتا ہے کہ جو خلاصہ بید اور بید انت کے ہین بس بید انتی اور صاف دل بلا لحاظ و خیال خوشی عوام جتھار تھا امر کے اظہار سے دریغ نہین کرتا ویسے ہی اس کتاب مین بعض مضامین بغرض تنسیخ طریق مروجہ و مستمرہ جو خلاف حکم بید کے ہین لکھے جاوین گے ہر چند جہلا اور سکم فہمان روزگار اپنی ناخوشی بلاشک ظاہر کرینگے مگر عقلا ضرور بخواہش پسند کرینگے کیونکہ وہ سراپا معقول ہین۔

دفعہ ۵ — فیاضی نہایت عمدہ جوہر ہے اور اہل دنیا جب بکمال خوش ہوتے ہین ایسی دولت بخشتے ہین جو تھوڑے عرصہ مین صرف ہو جاتی ہے اور یہ فقیر حقیر ایسی دولت ابد پائدار بلا تکلف اپنی خواہشون کے لیے بیدریغ دونون ہاتھون سے لوٹاتا ہے کہ جسکا لوٹنے والا تمامی عمر محتاج کسی غیر کا نہ ہے بلکہ دوسرے اُسکے دست نگر رہین اور جو کہ اس کیسہ خزانہ عامرہ کے زر کو نہ لوٹے گا ہمہ عمر ہاتھ ملتے ملتے پچھتائے گا کیونکہ ایسے لالی آبدار اور گوہر شاہوار رائگان اور بلا احسان دینے والا کہان پائے گا ورنہ اس عالم مین پیدا ہونے کے نتیجے سے بے لطف اوٹھائے محروم رہجائیگا۔

دفعہ ۶ — واہ کس خوبی اور کیسے درجہ کی بات عمدہ ہے کہ حسب مقولہ حکماء سابق بعلم بر سکو پہچان نہین سکتے اور عقلا برہم شناسی کے درجے پر فائز ہوتے ہین ویسی ہی اس کتاب کے شائقین کی نسبت تصور کرو کہ غافل وے ہین کہ اسکے شرف مطالعہ سے

دولت ابد پایدار بلا تکلف حاصل کرینگے اور حضرات بعلم وہی ہین کہ جو خلاصہ بید و بیدانت اسمین پڑھے اسکے پڑھنے کی جانب اپنے دل کو رجوع نہ لاوینگے۔

دفعہ ۷ - ہر شخص اولاد کی خواہش مین پرمیشر کو بھول کر ہزارون روپیہ صرف کرکے اون دیوتون بازون کی دعا کے متمنی رہتے ہین کہ جن سے اُسکا حاصلات بھی غیر ممکن اور ماحصل بھی اُسکا ناپایدار محض اور یہ فقیر ایسا لڑکا خورشید رو کہ جو ہمیشہ اپنے شائقین کو نوع بنوع کی فرحت بخشا کرے بخشتا ہے کہ جو پشتان پشت شائقین کو جیون اور مرن سے آزاد کر دیویگا۔

دفعہ ۸ - عوام اپنا وقت اشغال دنیوی مین کہ محض نقش برآب ہین برباد کرتے ہین اور یہ ہیچ میرز اپنا وقت ایسے شغل لطیف مین کاٹتا ہے کہ دین اور دنیا دونون ناچیز معلوم ہوتے ہین باوصف اسکے کہ یہ نالائق دس روپیہ کا محرر رجسٹری تحصیلی اہرولا ضلع اعظم گڈہ کا ہے اس کم بضاعتی مین ایسا قانع اپنے پرماتما کا رہتا ہے کہ سلطنت ہفت اقلیم کو اپنے مکان کا پا فرش سمجھتا ہے بقول دیوان ناصر علی پادشاہیہا ہمہ فرش است درایوان ما

دفعہ ۹ - ہر شخص اپنے ایک طریقہ مذہب کا پابند اور مقلد ہے اور یہ فقیر کل مذاہب کی زنجیرون کا کھولنے اور باندھنے کا قادر ہے۔

دفعہ ۱۰ - ہر بشر فکر دوزخ اور بہشت مین مبتلا ہے اور یہان دونون ناچیز اور مساوی رتبہ مین ہین کیونکہ اُنکی کچھ خوف اور خواہش نہین ہے۔

دفعہ ۱۱ - ہر ایک اپنے معبود کو ایک مقام پر دیکھتا ہے اور اس دیوانہ کا یہ مذہب ہے

شعر یار کو مین نے جابجا دیکھا ۔ کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا۔

دفعہ ۱۲ - ہر شخص دولت جمع کر اپنے پاس رکھتا ہے اور یہ نالائق دنیا اپنا زر کسو طبع کرانے اس کتاب مین کہ فیض بخشی عام سے غرض ہے صرف کرتا ہے۔

دفعہ ۱۳ - اب نفس کل کا ارشاد ہے کہ اپنا نام اور نشان اور خاندان سے شائقین کو مطلع کر دو تاکہ دوسرے لیقون کو بھی شوق ترجمہ بید و بیدانت و انطباع کا اُسکے غالب ہو۔

دفعہ ۱۴ ۔ یہ کمترین نزار بارے فیض درویشان لالہ بیدیال سنگھ پسر لالہ گنیش پرشاد صاحب ابن لالہ نرائن دت صاحب ساکن خطۂ لطیف کاروت پرگنہ گڑھ ضلع غازی پور قوم کایستھ سری باستب برن پنجم ہے اور اسی خاندان عظیم میں باباشیو رام صاحب بشنو درویش کامل رسیدہ بارگاہ پرماتما اور گزیدہ مقبول حضور آتما کے جنکے چیلے باباکنیا رام ہوئے اور ان مہاپرشوں کے طریقے پردہ زمین پر آج تک نہایت خوبی سے قائم ہیں ہو گئے ہیں قس علیٰ ہذا اس فقیر حقیر میں جو نور پرماتما محلول ہے کچھ تعجبات سے نہیں بلکہ خاندانی ہے اور اس خاندان اقدس سے عہدہ قانونگوئی کو عہد شاہان مغلیہ سے فخر اور عزت ہے ۔

دفعہ ۱۵ ۔ اس ناقد مخفی کو چند سے رفاقت لا انتہاکہ دھاری لال صاحب درویش صفت او آزاد اور روش ہموطن شدہ بعدہ شاہ فرحت علی متوطن کیہ غلام علی شاہ کی رہی کہ جنکی رفاقت کا یہ نتیجہ جلوۂ ظہور میں منور ہوا ہے بقول دیوان ناصر علی مصرعہ ہر کہ تعظیم فقیران کرد سلطان می شود

دفعہ ۱۶ ۔ اس صحیفہ شریف کا نام آئینۂ مذہب ہنود ہے اور اسمیں دو حصہ معین کیے گئے ہیں پہلے حصہ کا نام آئینۂ تصوف اور دوسرے حصہ کا نام آئینۂ روشن ضمیری پہلے کا نام آئینۂ تصوف اس تحقیق اور ثبوت سے رکھا گیا ہے کہ اسمیں مراتبات ریاضت اور طریقہ اتصال پرماتما کے بیانات درج کیے گئے ہیں اور دوسرے کا نام جو آئینۂ روشن ضمیری رکھا گیا ہے وہ اس تمہید سے کہ اس حصہ میں طریقہ نمایش اور پیدایش روشن ضمیری اور غائب بینی اور پیشین گوئی کے مدارج اور قواعد مشرح لکھے گئے ہیں کہ جسکا مذاق درس سے کماحقہ معلوم ہوویگا مختصر توضیح میں کیونکر ممکن ہے ۔

مختصر توضیح اصول مذہب اہل ہنود

دفعہ ۔ منشی حقیقی جو وقائع نگار قدیم سے فرماندہ ہے کہ قبل تحریر کسی بیانات کے پہلے اس امر کا بیان کہ مذہب منظم اہل ہنود کا اصول کیا ہے مشرح لکھا جاوے اور شرح احدیت پرماتما از روے بید و بیدانت جو محقق اور مقدم ہے اور وہ باعث کثرت رائے بکیشران مجمع دیگر ہو کر اُسکی صورت اصلی کا تغیر مثل جوہر اور عرض از روے شاستر دان کے ہو گیا ہے مفصل کیا جاوے اور جو پردۂ نقص باعث عدم استدراک مضمون اصلی احدیت پرماتما ہر ایک

اشرف کے دل پر پڑا ہوا ہے تشریح بیانات عمدہ سے اُٹھا دیا جاوے اُنکو حسب دفعات ذیل کے
لکھتا ہون۔

دفعہ ۲۔ واضح ہو کہ اس عالم کے شروع پیدائش سے یہ دین مقدس ازلی اہل ہنود کا ہے
اور از روے بید اور بیدانت پرمیشر کو جو آفریدگار ہر عالم و مظہر تمامی مظہرات و موجد کل موجودات
کا ہے واحد اور از خود موجود ہونا اور فاعل ہر فعل کا سمجھنا یہ اصول مذہب ہنود ہے۔

دفعہ ۳۔ بید مین پرمیشر فرماتا ہے کہ ایکو ہم دوتیو است چنانچہ اسی قول اشرف کی بنا پر یہ
تمامی گیانیون اور یوگیانیون کا فعل اور پابندی ہے پس جو کوئی کہ سواے ایک آفریدگار عالم کے
دوسرے کو پوجتا ہے یا کسی قسم کی غیرون سے امید رکھتا ہے وہ جاہل مطلق اور گمراہ محض ہے
کیونکہ اُنکا قائم جاودانی اور حاجت برار ہر مخلوق ہے اور دوسرے مخلوق محض ذہنی محتاج
اُنکا اور غیر اختیاری حاجت براری ہین وجہ ظاہر ہے کہ وے سب فنا کی نذر ہین آئے اور
آوینگے اور بالعکس سمجھنے والے بھی کتنے مرے اور مرتے رہینگے اور جس نے اوسکو واحد
سمجھ کر پہچانا اور پہچانینگے ہمیشہ زندہ رہے اور زندہ رہینگے۔

دفعہ ۴۔ زمانہ سابق مین جب رکھیشرون کا دورہ تھا اور وہان اس پردہ زمین پر بدرجہ
غایت تھے اور ہر ایک راجہ اُنکی ہدایت کے مطابق فرمان روائی کرتا تھا اُن لوگون نے
اپنے علم اور عقل کے زور سے چھ شاستر اور اٹھارہ پوران بنائے اور اُنکی تصنیف سے اصلی
غرض اپنے پردہ مین یہ رکھا کہ حقائق ہر ایک دیوتا و روایات متعلقہ ہر ایک بطور روایت
معلوم ہوتی رہین نہ کہ اُسپر کسی کا عمل ہو یا مفہوم اُنکی علت غائی کلام کی ہو مگر رفتہ رفتہ باعث
کم فہمی کے عوام نے اُسپر عمل کرنا شروع کر دیا اور بوجہ نہ پڑھنے بید اور بیدانت کے اصلی
کیفیتون کی باریکیون کے دریافت سے مجبور اور ناچار ہو گئے اور بُت کا پوجن اور دیگر
طریقہ خلاف بید کے رواج اور رونق غایت درجہ کو ہو گئی تا اینکہ تمامی اقالیم مین رواج بت پرستی
زیادہ پھیل گئی ہر ایک مذاہب والے جو بالفعل دیکھنے مین آتے ہین سب کی قدیم
کتابون سے ظاہر ہے کہ سابق کے لوگ سب بت کا پوجن کرتے تھے یعنے محمد پیغمبر کے باپ اور
چچا اور تمامی عرب اور فارس وغیرہ کے سکنا اور انگلنڈ اور فرانس والے سب اس شغل

بت پرستی مین مشغول رہتے تھے اور اسی کو پرمیشر کی عبادت سمجھتے تھے چنانچہ ہنوز بہتیرے
ملکون مین رواج آتش پرستی اور سورج پرستی اور بت پرستی وغیرہ کم و بیش ہر جگہہ پر جاری ہے
پس راقم کی راے مین بھی افعال بالا کی تقلید بمفہوم پرمیشر یا مقبول آتما یا سالک طریقہ پر تا تھا
خلاف مصلحت ہے کیونکہ یہ سب افعال آتما شناسی سے غافل کر دیتے ہین گو کہ عقلاے سابق نے
بنظر ارجاع طبیعت بعض فرو بشر اس طریقہ کو پیدا کیا کہ عشق مجازی کے توسل سے عشق حقیقی کا
ظہور ہوجاویگا مگر مقلدان بے عقل اُنکے دماغ تصور تک نہ پہونچکر درمیان اس راہ دشوار
گذار اس درجہ اُلجھ گئے کہ جس سے نکلنا اُنکا مثل چرخ ان نابینا سے دام بلا کے دشوار ہوگیا
اس بیان سے مالانحل ہین اس امر کی تشریح بھی نہایت ضرورت ہے کہ عقلاے سابق نے کس
امر کو مخفی کرکے اس طریقے کو جاری کیا تھا وہ یہ ہے کہ ہر شخص کو نور جمال پر پاتا دکھاتا یا پرتو اُسکے
حسن لطیف کا لکھانا محض نازیبا مفہوم کرتے تھے اور ہر سالک کو جانب محبت کسی نوع بنوع لباس
مختلف رجوع کرنے اور رہادی ہوتے تھے مگر جیسے کہ انقلاب زمانہ سے قطب اپنے مقام
مختص سے جنبش کر جاتا ہے ویسے ہی سمجھو کہ یہ سب قدیم طریقے بھی اپنے مقام سے جنبش کر گئے
اور بجاے اُنکے عمدہ طریقے مشاہدہ پرتو نور پر ماتما اور آتما بینی کے آئینہ زہوق کہ بیان نمبری
پانچ اور نو اور تین مین لکھے گئے ہین تو پس سمجھو کہ جب پر ماتما کے نور کا دیدار میسر ہوا تو
پھر کیا ضرور ہے کہ اصل طریقے و عمدہ راستے کو چھوڑ کر کوچۂ ضلالات مین بھٹکے اور ٹھوکر کھاتے
پھرو ہان البتہ اس حالت تک رہنا تھا کہ جب تک ہادی کامل مثل راقم کے تمکو نہ ملا تھا
تمثیل چھوکریان گوڑیا جبھی تک کھیلتی ہین کہ جب تک اُنکی شادی نہین ہوتی اور دولت
ہم آغوشی سے مشرف نہین ہوتین اور جب کیفیات زوج سے واقف ہوجاتی ہان پھر قاعدہ
قدیمہ کی تقلید نہین کرتی ہین العاقل تکفیہ الاشارہ۔ ورخانہ اگر کسی ست حرفے بس است۔

دفعہ ۵ – اب یہ بات سمجھنے کی ہے کہ دین ہنود مین سواے ایک پرمیشر کے اور کسی سے
کچھ غرض رکھنا یا سجدہ یا تعظیم معبودانہ بجالانا از روے بید جائز نہین ہے اور دوسرے
مذاہب والے ایک ایک پیغمبر متوفی کو اپنا شفیع بقول اُنکے مقولات خیالات کے جانتے ہین
اور اُس پرمیشر سے کہ جو اُنکے پیغمبرون کا بھی شفیع ہے شفیع جانتے کاش جانتے بھی ہون تو نہین مانتے

اور بنظر خندہ زنی حضرات مخالفین گیان خواہ مخواہ طریقہ آبائی کے ایسے پابند ہین کہ باوجود معقولات اور معلومات علت غائی کلام پیشوایان اُس سے نکل نہین سکتے کیونکہ اُس دام سے نکلنا بغیر پرچہ گیان کامل غیر ممکن ہے اور جب تک حضرات گم شدہ راقم کی تحریرات دام شکن پر بنظر دھیان غور نکرینگے تب تک رہائی اُنکی پابندی طریقہ آبائی سے محض دشوار ہے اس توضیح سے بھی واضح ہے کہ مذہب اہل ہنود سب مذہبون سے اعلیٰ اور قدیم اور عمدہ ہے کہ جسمین بلا شرکت غیرے وحدانیت بھری ہوئی ہے اور اصول عمدہ ایک یہ ہے کہ بیدمین زیب صفحہ ہے کہ بجز لاشریک پرماتما کے اور کسی کو کچھ دست اندازی اُسکی اہتمام اور انتظام مین نہین ہے اور اُسکا محتاج تمامی مخلوق چرند پرند اور دیوتا وپیغمبر اور اولیا سب ہین اور اُسکی ماہیت پر آج تک کسی کو علم نہین ہوا اور جسکو علم ہوا وہ محض بے زبان ہوگیا بمصداق اسکے قول نظامی ہے شعر ستانند زبان از زبیان راز کہ تا راز سلطان نگویند باز : سعدی کا کلام ہے مصرعہ آنرا کہ خبر شد خبرش باز نہ آمد ::—

دفعہ ۶ — اوپر بتا چکا ہون کہ دین ہنود کا اصلی جزو پرتما پوجن نہین ہے اور دوسرے مذہب والے اس مذہب مقدسہ کو صرف باعث بالا سے معترض قرار دیتے ہین حالانکہ وے ناواقف محض اور نامحرم مطلق صرف ناواقفان بید اور بیدانت کے طریقے کو دیکھکر اصول مذہب ہنود کا پرتما پوجن ہی کو سمجھتے ہین اور لاعلمان مذہب اہل ہنود جو برائے نام ہندو ہین مگر اپنا اُنسے پرتما پوجن ہی کی تائید اپنی تقریرات مین کیا کرتے ہین حیف ہے اُن حضرات بے علمون کے اوقات وتقریر پر —

دفعہ ۷ — اب اعلان اس کا بھی ضرور ہے کہ مذہب ہنود مین پرتما پوجن ایک طریقہ صرف ناواقفان بید کے جی لگانے کے واسطے عقلاے سابق نے اختراع کردیا تھا اور وقوع اس فعل کا بحکم کسی بید کے ریچون کے نہین ہے دیکھو گیان پرکاش مین منشی کنھیا لال صاحب الکھدھاری نے بھی مخالفت کرکے ایسے مقلدون پر حیف ظاہر کی ہے الحاصل بید وان وبید تہی سوائے پرماتما کے اور کسی سے کچھ غرض یا تمنا رکھنا بالکل فضول اور محض لانفع سمجھتے ہین لیکن اے برادران ہند اپنی زندگی چند روزہ کو برباد نہ کرو اور عقل سلیم سے ہر ایک نیک و بد کو ملحوظ رکھ آشنا شناسی جو مدار انسانیت اور عقلمندی ہے غافل اور سہل انکار نہ ہو اور نہایت

آسان آسان ترکیبین جو اس کتاب مین راقم نے بلا مخالفت امرے شرح کی ہے اولاً بہت پڑھنے لکھنے والے
استعمال سے حظ وافی اوٹھاؤ۔

دفعہ ۸۔ الغرض منشا بیان دفعات بالا یہ ہے کہ مذہب اہل ہنود کا مدار او پر بید کے ہے نہ اوپر شاستروں کے تو پس بمقابلہ قول پرمیشر کے آدمیون کے کلام کو کیا مناسبت ہے مصرعہ
چہ نسبت خاک را با عالم پاک +

دفعہ ۹۔ بادی النظر مین راقم کا لکھنا حضرات کوتہ اندیش پابند ان منقول کے نزدیک عمدہ او مناسب معلوم نہووے گا بلکہ مجھکو دہریہ وغیرہ ناقص اسما سے ملقب کرینگے مگر جبکہ وے اس بات کو غور کرینگے کہ ہزار ہند و جو مسلمان اور کرسٹان ہو گئے اور ہوتے جاتے ہین اسکی کیا وجہ ہے اور دوسرے مذہب والے اپنے مذہبون کے نقائص کو مخفی رکھکر انکو کیا سمجھاتے ہین کہ جسکے باعث سے وے دوسرا دین قبول کرتے ہین اور ایسا نفیس او قدیم مذہب بلا سمجھے چھوڑ دیتے ہین تب البتہ بندہ کے لکھنے کو اصلی دماغ تحریر تقریر تک پہونچکر بدل تائید کر کے مداح ہونگے اور پورا برہم گیانی کا خطاب دینگے۔

دفعہ ۱۰۔ راقم یہ نہین کہتا کہ کوئی اسکی تعریف کرے صرف اصل غرض یہ ہے کہ اگر وے اپنے نفس ناطقہ اور اپنے مفہوم غیر وجود کی مقدرت کو سمجھین تو برار تھنا کرکے انکو مطالو کینب ہذا کی جانب رجوع کرنے مین ساعی ہون اور منتظر آل اندیشی اپنی آل اور اطفال کو یہ کتاب پڑھا دین کہ جسکے استعمال کے باعث سے انکی روشنی قلب جو غیر منور ہو رہی ہے منور ہوجاوے یعنے اپنے اصلی مذہب کو خوب سمجھکر اور رسم و کات سے مبرا ہو کر پرماتما کے دھیان مین اپنے کو مشغول کرین اور شرف دھیان سے مشرف ہوکے پرم انند کے درجہ کو پہونچین۔

دفعہ ۱۱۔ حضرات جاہل اور صاحبان کوتہ اندیش بادی النظر مین سمجھینگے کہ یہ کتاب واسطے جوگیشرون اور فقیرون اور رہروان معارف کے تصنیف کی گئی ہے اور دنیاداروں کے لیے نہین ہے بجواب انکے کہتا ہون کہ جو گیشر اور فقیر کے دم مین ہوتی ہے جو بشر پرماتما مین دھیان لگاتا ہے اور اپنے مالک یعنے فاعل حقیقی کی تلاش مین رہتا ہے وہی فقیر اور جوگیشر کہلاتا ہے اور اس طرح پر پابند ہونے کے واسطے کچھ دنیادار اور گرہست کا قید نہین ہے

دنیادار اور مرد مرتاض مین صرف اسی قدر فرق ہے کہ دنیا دار پرماتما کی تلاش اور محبت مین
کم رہتا ہے بلکہ بعض بالکل بے خبر رہتے ہین اور مرد مرتاض کارخانۂ دنیا کو نقش بر آب سمجھ کر سب
کام جہان اور جہانیان کا کرتا ہے مگر دل سے اُنکو خیالات اور ایک طلسم اور حباب آب سمجھ کر ہمہ تن
پرمیشر مین دھیان لگائے رہتا ہے اور اپنے کو فاعل کسی فعل کا قرار نہین دیتا اور یہ کچھ ممانعت نہین ہے
کہ دنیا دار گرویدار نور جمال پرماتما میسر ہو صرف ارجاع دل اور اطمینان خاطر شرط ہے سعدی کا قول ہے
شعر حاجت بکلاہ برکے داشتنت نیست * درویش صفت باش و کلاہ تتری دار * دیکھو باباشیو ارام
صاحب کیسے عمدہ دنیا دار اور مرد کامل عیار تھے کہ جنکی پوتھی بھگت جیمال تصنیفی موجود ہے اور انہین
صاحب باکمال کے چیلے باباکنیا رام ہوئے کہ جنکے طریقے کس خوبی سے تمام اقلیم مین پھیلے ہوئے
ہین سوائے باباشیو ارام صاحب کے اور بھی بہوتیرے فقیر کامل خانہ دار ہوگئے ہین کہ جنکی
تفصیل موجب طول عمل ہے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر شخص نے قصہ راجہ جنک بدہ اور کبیر داس کا
سنا ہے ضرورت تحریر شرح کی نہین ہے۔

بیان آتما و ظہور وحدانیت و دلائل احدیت پرماتما و تفریق مفاصل لفظی آتما و ترجیح آتما

ناطق حقیقی علیم ہے کہ کوئی حکایت نادرہ اور روایت لطیف بغیر انکشاف اور توضیح کسی بشر پر واضح
نہین ہوتی اور سب بیانات سے مقدم بیان آتما ہے بدین نظر ضروری اور واجب ہوا
کہ بیان آتما زیب صفحہ ہو لہذا بدفعات ذیل لکھا جاتا ہے اور پردۂ ظلمت ہر فرد بشر کے
دل سے اُٹھایا جاتا ہے۔

دفعہ ۱۔ آتما تمام موجودات کا موجد اور سب مین موجود اور تمامی مخلوق کا صانع ہے اور نہ
اُسکی کوئی صورت اور کوئی مقام نہین ہے پس محل حیرانی ہے کہ کس طرح اُسکی نشاندہی کیجاوے
اور کس طرح شائقین کو دکھلایا جاوے کیونکہ وہ آنکھون سے نظر نہین آتا ہے عقل سلیم اور
ذہن رسا سے پہچانا جاتا ہے قطع نظر اُسکے انسان نشاندہی اُس شے کی کر سکتا ہے جو حواس
ظاہری اور باطنی سے محسوس ہو سکتا ہے اور تردید اُسکی کر سکتا ہے جسکو امکان نظیری ہے

اپنے احاطہ تصرف مین لاسکتا ہے اور وہ نفی اور اثبات سے بالا ہے۔

دفعہ ۲۔ جیسے کہ آتما کی صورت دکھلائی نہین جاتی ویسے ہی اُسکے وصل کی لذت بتلائی نہین جاتی لیکن جس طرح وہ سب سے اعلےٰ ہے اُسکے وصل کی لذت بھی ویسے ہی درجہ اعلےٰ رکھتی ہے پس وہ ایسا لطیف اور لطیف تر ہے کہ جسکی کیفیت حد بیان اور توضیح سے بالا اور مبرا ہے۔

دفعہ ۳۔ اندر اور باہر تمام اشیاے ساکن اور متحرک کے وہی ہے مگر بسبب کمال لطافت کے نظر نہین آتا چونکہ حد سے زیادہ نزدیک ہے پس بسبب قربت محض کے دکھلائی نہین دیتا اور وہ فی الحقیقت محیط تمام مخلوق اور غیر مخلوق کا ہے مگر اعمال کے نتائج سے خواہ نیک ہون یا بد جسام مین مقید ہے اور جدا جدا ہر جسم مین نظر آتا ہے ورنہ در اصل وہ نہایت لطیف اور واحد ہے اور کوئی شے علیحدہ ایسی نہین کہ جس سے تشبیہ دی جاوے پس سمجھو کہ جو کچھ ہے وہی آتما ہے اور عین باطن اور حق ہے پس انسان کو چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اُسکی صفت حلول کرے پھر تو اپنے تئین آپ پہچان لیوے۔

دفعہ ۴۔ جس طرح سے ہوا بسبب لطافت کے باآنکہ ہر قسم کی جگہ سے محیط ہے مکدر نہین ہوتی ہے اُسی طرح سے آتما قیام اجسام سے مکدر نہین ہوتا بلکہ آزاد رہتا ہے۔

دفعہ ۵۔ انسان کے جسم مین جو نفس ناطقہ قدیم محلول ہے وہ نور پرم جوت ہے لیکن وہ اِس جسم کے حلول کے باعث مطلق سے مقید ہوگیا ہے پس جب حواس اور دل سے لذات محسوسات کو ترک کرے اور بالکل خیال محسوسات بھی چھوڑ دیوے اور عقبےٰ اور بہشت اور دوزخ اور جیون مکت اور بدیہ مکت تک کو محسوسات کے ذیل مین سمجھے اپنی اصل سے جا ملے جیسے کہ سورج اور چندرمان اور جمیع کواکب اقتباس نور کا کرتے ہین اور وجہ ظاہر ہے کہ کل شئے یرجع الی اصلہٖ ویسے ہی عارف ادراک معقولات کرکے اپنی روح اور طبیعت کو کہ عبارت نفس ناطقہ سے ہے دیکھتا ہے اور جاہل ہر چند حرص اُسکے دیکھنے کی کرتا ہے لیکن بسبب عدم ادراک معقولات اور عدم دریافت خواہش محسوسات باز رہتا ہے۔

دفعہ ۶ - عاقل اپنے قیاس مستجل کے تقویت سے جس طرح دوسرے کے دل کی بات اور شدنی اور گذشتہ واقعات کو دیکھ اور سمجھ لیتا ہے ویسا ہی آتما کو بھی دیکھ لیتا ہے پس جو عقل سلیم اور ذہن ذکا اور تصفیہ قلب کرنے کی لیاقت کماحقہ رکھتا ہو اور اپنے دل اور حواس کو مطیع اپنا بنا چکا ہو یا ایام استعمال کے دوران مین ہو وہ بلا تکلف اُس محبوب عزیز عالم اور ہر دل مرغوب سے ہم آغوشی کے قابل ہے -

دفعہ ۷ - عقلا کارخانہ دنیا کو ایک طلسم بے ثبات سمجھتے ہین ویسے ہی جب شائق الٰہ محسوسات کو فانی سمجھے اور مصنوعی تصور کرے اور محنت اور تردد سے دل کو ہٹا وے اور خلوت مین جلوت طبع دکھلاوے اور تقلیل غذا اور خاموشی یا کم سخنی استعمال مین رکھے اور بد افعالیون سے محترز اور کنارہ کش رہے اور خودی اور ظلم اور نخوت اور سستی اور غفلت کو چھوڑ دیوے اور ہمیشہ اور ہر دم تصور پرماتما مین محو رہا کرے بیشک اور بلاشبہ مقبول پرماتما ہو جاوے -

دفعہ ۸ - جو لذات محسوسات کو چھوڑتا ہے اور دل کے آئینہ کو محسوسات کے زنگ سے پاک کرتا ہے وہ پرماتما کو پہچانتا ہے - شعر
زنگ امکان سے ذرا آئینہ دل صاف کر دو
شاہد معنی کی اُس مین دیکھ پھر جلوہ گری ہوگی -

دفعہ ۹ - وہ درخت جو لازوال ہے اُسکی جڑ اوپر کو اور ڈالیان اور پھول اُسکے نیچے کو اس صنعت اور خوبی سے پیچیدہ ہین جسکا اول اور آخر اور اوسط نظر نہین آتا اور اُس درخت پر چڑھنے کے لیے آزادی محسوسات ایک عمدہ ذریعہ ہے جو اس درخت پر چڑھے وہ وہان پہونچے جہان اُسکا سہارا ہے پس جو کہ تعلقات محسوسات کو قطع کرے اور حواس کو ضبط رکھے اور مہارت علم الٰہی لینے پڑھنے پڑھانے کا کیا کرے اور لذات محسوسات کو بالکل چھوڑ دیوے اور رنج اور راحت کو مساوی سمجھے وہ اُس درخت پر چڑھے اور اُس مقام کو پاوے کہ جہان سے پھر واپس نہین آسکتا کوئی حضرت ناواقف زمرہ فقرا ایسا خیال نہ کرین کہ کسی نے اُس جمیل بے تمثیل کو دیکھا نہین ہے یہ مفہوم غلط ہے کیونکہ جسکو صفائی قلب حاصل ہوے اُسکو دیدار اُس نازنین کا نصیب ہوا بلکہ ہم آغوشی ہوئی سینے

اطلاق دوئی اُسکے فہم سے جاتی رہے ۔

دفعہ ۱۰ ۔ جسنے اُس نور منور پرماتما کو پہچانا وہ تمام سے آزاد ہوا لیکن جب تک تمام محسوسات کا خیال دل سے جاتا نرہے وہ نور دل مین جلوہ گر نہین ہوتا پس ضرور ہے اور لازم ہے کہ ہر فرد بشر کہ جسکو شوق اتصال محبوب ہو سوائے خواہش اتصال اُسکی اور کسی قسم کی خواہش اپنے دل مین نرکھے اور ایسا مسرور اُس تصور جان جہان مین ہو جاوے کہ ہر دم اُسی کا تصور نقش جگر ہو جاوے تب وہ معشوق ہاتھ آوے ۔

دفعہ ۱۱ ۔ آتما لا ثانی ہے اور نہایت لطیف اور بے حرکت اور کل شے مین محیط لیکن بغیر سوچ اور بچار آسانی سے اُسکی حقیقت معلوم نہین ہوتی اور حواس ظاہری اور باطنی اُسکو پکڑ نہین سکتے ہین کس واسطے کہ حواس خلقی ہین اور آتما غیر مخلوق پس مخلوق غیر مخلوق کا محیط نہین ہو سکتا

دفعہ ۱۲ ۔ جو تحریر اور تقریر مین آتا ہے اور شبہ اور بہرپ اور رنگ اور گندہ رکھتا ہے وہ حادث ہے اور جو اِن سب سے منزہ ہے وہ قدیم ہے اور وہ از خود موجود اور کل شے کے اندر اور باہر خلیط اور محیط اور کسی سے متنفر نہین ہوتا اور نہ کسی سے محبت رکھتا ہے کیونکہ دو شخص جب ہوتے ہین اور اُنکا تعلق بنوع دیگر ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے محبت یا نفرت کرتا ہے اور جو ایکہی ہو وہ نفرت کس سے کرے اور الفت کس سے ۔

دفعہ ۱۳ ۔ جو دل مین مقیم ہے اور کل شے مین موجود اور کل کو محیط ہے وہ گیان اور علم کے آنکھون سے نظر آتا ہے مگر اِن آنکھون اور کسی حس سے محسوس نہین ہوتا وجہ یہ ہے کہ وہ دل دانا سے بے حجاب اور بے شرم ملتا ہے اور حجاب اور شرم اُس بارگاہ مین فقط جہل اور نادانی ہے چاہیے کہ جہل کو دور کر اور تابع معقولات ہو کر آتما کو اندر دل کے مشاہدہ کرتا کہ عاشق صادق موسوم ہو کیونکہ جیسے چراغ کی روشنی سے گھر کے تمام اشیا نظر آتے ہین ویسے ہی آتما کے گیان سے تمامی موجودات اور مخلوقات کی حقیقت پیش نظر ہو جاتی ہے اور ایسا آتم گیانی کبھی محتاج غیر نہین ہوتا کیونکہ آتما محتاج غیر نہین ہے تو پھر اُسکا شائق اور حبیب کیونکر محتاج ہو سکتا ہے ۔

دفعہ ۱۴ ۔ واضح ہو کہ دفعہ ۱ سے دفعہ ۱۳ تک جو بیان آتما کا گیا یہ صرف بنظر ضرورت سمجھانے

عوام کی ہے ورنہ وہ الکھہ اور اکتھہ اور انرنجن اور تمامی ملفوظات اور اسما سے منزہ ہے پس کچھہ مختصر سا بیان اعلےٰ اور الطف درجہ کہ جس مضمون کو سالکین رکھیشر نے راجہ بید رتھہ کو سمجھایا اور وہ ترجمہ ہر چہار بید یعنے الکھہ پرکاش کے دسوین اپنکھہ مین مندرج ہے لکھتا ہون بنظر غور تفریق مفاصل لفظی آتما اور ریخ آتما کو دیکھو وایہ ہنود سب جھوٹھہ ہے فقط آتما سچ ہے و ۲ عوام الناس عام اس سے کہ علم اور عقل رکھتے ہین یا جاہل مطلق ہین سب کرم اور راوپاشنا اور جوگ اور تپ کے نتائج کے متوقع رہکر آتما شناشی جوان سب سے نیاری ہے غافل ہین اشارہ جانب بید رتھہ اور ساعین حال ۳ و ۳ تو تھوڑا غور کر کے سمجھہ کہ جب وہ مفہوم ذہنی اور ہوا اور لو اور تب اسکی تلاش کی فکر بھی ضرور ہوا اور اسکی ملاقات کی تدبیر بھی لازم اور جگ اور جوگ اور راوپاشنا بھی واجب اور جب تو اور وہ ایک ہی ہے اور دوئی کو اسمین دخل بھی نہین اور وہ جان ہے اور تو جسم ہے اور وہ جسم ہے اور تو جان ہے اور وہ جسم ہے اور تو عکس ہے اور وہ عکس ہے اور تو جسم ہے اور وہ مغز ہے تو پوست ہے اور تو مغز ہے اور وہ پوست ہے تو پھر کون کسکی تلاش کرے **توضیح** جب دو شخص ہون تو ایک دوسرے کو تلاش کرے اور جب خود ایک شخص کو ہمہ صفت موصوف ہے اور محتاج کسی کا نہین پھر تو وہ کسکو تلاش کرے وہ تو اپنی ہی کو ہر جگہ براجمان اور پرکاشوان دیکھہ رہا ہے کیونکہ جس قدر مخلوق اور غیر مخلوق اشیا ہین سب مین وہ پرا اور محیط ہے **قطعہ** از منشی شیو شنکر لال صاحب ؎ آنانکہ رموز حق بدانند * خود را ز خدا جدا نند * اینانکہ فرس دوئی دوانند * نادان شد بد بگمان اند * وہم دریا مین جو موجین اٹھتی ہین اور حباب بنتے ہین دریا کو کیا تلاش کرتے ہین اور دریا سے باہر کب ہوتے ہین —

و ۵ جب یہ تیری سمجھہ مین آجاوے پھر تجھے جگ اور تپ اور کرم اور راوپاشنا کرنا حرکت فضول ہے اور یہ مشق پریشان بے سود ہے ہوا رسومات بالا جہلا کے ڈرانے اور بہلانے کے لیے ہین گیانی کو جھٹکارا تم گیان ہے اور وہی سرور ہے اور وہی مکت ہے دوسرے قاعدہ یہ ہے کہ جب اہنکار جاتا رہے دوئی زائل ہوجاتی ہے کیونکہ جب کسی نے

اہنکار سے اپنے تئین کچھ سمجھا اور آتما کو اور تب تلاش کیا اور نتیجہ کلام یہ ہے کہ جب انانیت محو ہوسکے
یکتائی خود بخود پیدا ہوجاتی ہے اور دوئی دور ہوکر وحدانیت آجاتی ہے جیسے خودی چھوٹ جانے سے
بیخودی ہوجاتی ہے دفعہ ۸ - اے متلاشیان آتما سمجھو کہ دریا اور موج اور حباب تم ہی ہو دوسرا
کوئی نہ تھا اور نہ ہے اور نہوگا پس جس آتما کو تو تلاش کرتا ہے وہ تو ہی ہے -

نمبر ۳ بیان اجتماع دل مع فوائد اُسکے اور تعریف گردش دل اوپر برہماسے استدل کمل مع وقوع واقعات اُسکے

یہ دل نہایت لطیف اور عجیب اور غریب خاصہ کا رکھنے والا ہے اسکی کیفیت کے سمجھنے
والے پرم پد کو بلاتکلف پہونچ جاتے ہین -
دفعہ ۱ - جب آدمی کے مزاج سے پراگندگی دور ہوجاوے اور اجتماع خاطری حصول ہو
اور حواس خمسہ ضبط مین درآوین اُسی حالت کا نام اجتماع دل ہے -
دفعہ ۲ - باقی رہا یہ سمجھنا کہ اجتماع دل سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ دل جسکو
من کہتے ہین کروڑون کوس بے پرکا اڑتا اور بے پیر کا دوڑا کرتا ہے یعنی نہایت
سریع السیر ہے اور اپنی جا مین تمامی عالم اور انفس ہر سہ عالم پہنچا اور جو مخفی ہے سبکو روبرو دکھلاتا ہے -
دفعہ ۳ - حالت خواب مین ہزارون کوس دور جو مسافت واقع رہتی ہے اسکو دیکھتا اور سُنتا
ہے اور جسکا ظہور ایک عرصہ کے بعد ہوتا ہے اُسکو بہت مدت پہلے دیکھ لیتا ہے علاوہ اسکے لوح محفوظ
کے نقش و نگار کو بھی دیکھا کرتا ہے بشرطیکہ اسمین صفائی اور روشنی دی جاوے -
دفعہ ۴ - دل کی قدرت اور طاقت کو دیکھنا چاہئے کہ اپنے جسم اور مکان کو کبھی چھوڑتا نہین
مگر ہزارون کوس جاتا ہے اور فوراً واپس آتا ہے اور ہر قسم کا فعل کرتا ہے اور ہر عضو اور
حس سے کام لیتا ہے اور جس طرح حالت بیداری مین ہر کام کو کرتا ہے بجنسہ حالت ملکوت مین کرتا ہے
دفعہ ۵ - اس دل کی ایک عادت خراب یہ ہے کہ کسی ایک مقام مشخص پر قیام نہین کرتا اور بغیر
شئے مفرح اور رعدہ کے جم نہین سکتا پس اسکے جمنے اور قیام مقام کی تدبیر مفصل اور ترکیب
موضح بیان مین انا ہد شبد کے لکھے جاوینگے کہ بغیر استعمال انا ہد شبد کے اُسکا قیام

خیلے دشوار کیونکہ جب یہ دل جانب سماعت اناہد شبد کے مشغول ہو دیگا تو اسکے سنتے سنتے اس درجہ کی لطافت اور پاکیزگی اُسمین حاصل ہو جاوے گی کہ توجہ اُسکی جانب شناخت جیو آتما اور پرم آتما کی ہو جاوے گی اور جب یہ دل تفریق مفاصل لفظی جیو آتما اور آتما کی کرلیوے گا اپنے عامل کو پرم پد کو پہونچا کر پرم آنند کر دیوے گا۔

دفعہ ۶۔ پس بوجوہات بیان دفعات بالا قیاس مین آتا ہے کہ دل کو قدرت عظیم حاصل ہے اور یہ نور اعظم کے دیکھنے کو قادر ہے بشرطیکہ عقل اور شوق عمل نیک اور صحبت عالم اور عامل اور نیک افعالون کی میسر ہو اور واضح ہو کہ تمامی قواے افعالی اور حواس ظاہری اور باطنی اسکے محکوم اور فرمان بردار ہین اور یہ بسبب اسکے کہ جوہر بسیط ہے حاکم حواس عشرہ اور قواے افعالی کا ہے

دفعہ ۷۔ صاحبان علم اور عقل اور کشف و کرامات دل کو چراغ جسم اور آفتاب جسم قرار دیتے ہین اور تاکید سے مبین ہین کہ اگر دل محسوسات کا خیال چھوڑ دیوے اور لذت محسوسات کو فانی سمجھے پھر یہ وہی ہو جاوے کہ جو سب سے اعلے موسوم ہے اور سبکا صانع مفہوم ہے اور کل موجودات مین محیط ہے اور جوہر بسیط اور لاتعین ہے اور اس سے خالی کوئی ساکن اور متحرک نہین ہے اور نہ اسے کلام اور مقام اور نشان ہے۔

دفعہ ۸۔ جو کوئی چاہے کہ بہشت کا آرام اور سیر اعراف کی کرے اور ہر قسم کے آفات اور مکروہات سے بچے اور ہر ایک موجودات اور خلقت پر سے عالم کو زیر حکم رکھے اور صانع صنعت سے واصل ہو پس حواس ظاہری اور باطنی اور قواے انفعالی کو قابو کرے اور دل کو محسوسات کی طرف جانے سے روکے پھر تو مراد حاصل ہے دل کی خاصیت ہے کہ جسطرف متوجہ ہو وہی ہو جاتا ہے اگر عالم کی طرف متوجہ ہو عالم بن جاوے اور اگر حق کی جانب متوجہ ہو عین حق ہو جاوے۔

دفعہ ۹۔ دل کو ایک دریا فرض کرو اور دریا مین لہرین ہوا سے اُٹھتی ہین پس حواس کو ہوا قرار دو اور شے مطلوبہ کو گوہر مقصود سمجھو یعنے جب تک ہوا رہیگی لہرین پیدا ہوتی اور گدلی رہینگی اور جب ہوا بند ہوگی دریا کا پانی مثل آئینہ کے صاف ہو جاویگا پھر تو بلا تکلف اُسمین منعکس نظر آنے لگے گا اسی طرح جب دل تخیل محسوسات سے باز رہتا ہے کہ جسکے باعث سے صفائی اُسمین آجاتی ہے تو اُسی موقع مین کہ دل مانند آئینہ صاف ہو گیا رہتا ہے عکس یار اور جمال دلدار نظر آتا ہے

جس طرح آئینہ صاف کرنے کو بعض مصالح ہین ویسے ہی دل صاف کرنے کو بید اور بیدانت اور جوگ شاستر کی کرجسکا انتخاب یہ نسخہ ہے اگر دل صاف نہو سب علم اور عمل بیکارہ محض ہے —

دفعہ ۱۰ — جو آدمی آتے وقت پرمیشر مین اپنا دل و دھیان لگاتا ہے وہ بیشک اور بلاشبہ پرم جوت مین ملجاتا ہے پس بالیقین سمجھنا چاہیے کہ دل کو بڑی قدرت اور عظمت اور تصور کامل کو بڑا فخر اور عزت ہے دیکھو تشریح پنجم ادھیاے آٹھوین گیان پرکاش کی —

دفعہ ۱۱ — ترکیب مندرجہ دفعہ ۱ — اور سب ترکیب سے نہایت آسان ہے اور ہمیشہ کے برت رکھنے اور ہر وقت تیرتھ کے فکر مین رہنے اور بار بار غسل کرنے اور دہوتی بدلنے اور نوع بنوع کی ریاضت کرنے اور جپ اور تپ اور دھیان اور شدد اوپاشنا کرنے اور دھارنا دہیرے اور لوازمات جگ وغیرہ مہیا کرنے سے سہل ہے اسکے عمل کے لیے اندک امداد علم اور عقل کی چاہیے —

دفعہ ۱۲ — جو دل سادہ یعنے استغراق سے صاف ہووے اور سب عالم کو برمہ سمجھے وہ آتما ہوجاوے اور کمال کو پہونچے اور اسکو جو سرور ملے اسکی کیفیت بیان سے باہر ہے وجہ ظاہر ہے کہ جیسا کمال کو پاتا ہے مستغنی ہوجاتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ یہی دل جیو آتما ہے —

دفعہ ۱۳ — پرانو کی شغل کی ایک یہ ترکیب نہایت عمدہ ہے وہ نور جو دونون آنکھون مین ہے دونون کے اتصال کی جگہ دل ہے اور وہ رگ جسکا سر اول سے ملا ہوا ہے اسکی دو شاخ ہو کر دونون آنکھ کے پتلیون مین لگی ہوئی ہین یہی سبب بینائی کا ہے اور اسی تار برقی کے وسیلہ سے دل مین محل جو برماتما کا ہے بلاتامل رسائی ہوتی ہے دیکھو دفعہ ۸۷ شری اپنکھد الکھ بید کاش کا پس چاہیے کہ تخلیہ مین نشست رکھے اور سیج سادہ سے یا بکثرت ریاضت پتلیون کے اولٹنے پر اس رگ کی کیفیت دریافت کرسکے بڑا صاحب کے خاندان فقیری مین اسی عمل سے سیدھا حاصل ہوتی ہے مفصل حال اسکا دفعہ ۱۰ بیان نمبری ۲ مین لکھا ہوا ہے دیکھ لو —

دفعہ ۱۴ — فرشتہ دل اسکے آنکھ سے اس آتما کو دیکھتے ہین بدین لحاظ دل کو چشم فرشتہ بھی کہتے ہین —

دفعہ ۱۵ — اسی دل کا یکتائی مین وہ طاقت ہے کہ جسکے متحرک کرنے سے آتما پایا جاتا ہے —

زبان کی تیز زبانی سے ہاتھ نہیں آتا اور فخر نادان جتانے سے نہیں ملتا۔

دفعہ ۱۶ - جس طرح صاف آئینہ میں منھ نظر آتا ہے دل صاف ہونے سے آتما نظر آتا ہے چاہیے کہ عقل سے دل کو صاف کرو پھر دیکھ لو۔

دفعہ ۱۷ - جوش جیت آتما بھی اسی دل سے اٹھتا ہے گویا خواہش آتما اسی دل سے ہوتی ہے پس چاہیے کہ تا الیقین بڑھ یدیا کمال توجہ سے جانب صفائی دل متوجہ ہوں کیونکہ یہ اول درجہ خودشناسی کا ہے۔

دفعہ ۱۸ - جسکا دل ضبط نہیں ہوتا اُوسکا دل آٹھ پتی کنول میں جو دل کے گرد ہے پھیر کیا کرتا ہے دل کی خاصیت ہے کہ آٹھ قسم کے اشغال کی جانب آدمی لیجاتا ہے آٹھوں طرف سے جب مشتاق اوس کو روکیں تو کثرت کو چھوڑ وحدت کو پاویں شبیہ اشغال کنول

مشرق جب دل اس پتی میں آتا ہے نیک
افعال کو متوجہ ہوتا ہے اور غیر کا نفع
کو چاہتا ہے۔
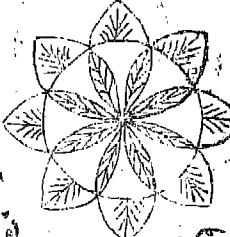
دفعہ ۱۹ - جب دل بجاے خود رہتا ہے ترک لذات اور تجرد کی خیالات عالم سے خواہش کرتا ہے اور جانب وحدانیت پرماتما متوجہ ہوتا ہے۔

دفعہ ۲۰ - جب دل کا مالک دروازہ سوراخ دل پر آتا ہے بیداری ہوتی ہے -

دفعہ ۲۱ - جب آتما اندر دائرہ دل کے تشریف لیجاتا ہے خواب طاری ہوتا ہے -

دفعہ ۲۲ - جب کہ آتما چھوٹے سوراخ دل مین کہ چانول کے برابر ہے آتا ہے حالت خواب غفلت ہوتی ہے اور نہایت خوبی سے آرام کرتا ہے -

دفعہ ۲۳ - جب ماجدل دل کو چھوڑتا ہے اور رمرتبہ تریا مین جاتا ہے تب یہ جیو آتما آتما سے مل جاتا ہے اور آواز انا ہد شبد سنا کرتا ہے -

دفعہ ۲۴ - جب یہ جیو آتما تعینات سے رہا ہو کے آواز انا ہد شبد کے مست ہو جاتا ہے پرم آتما ہو جاتا ہے

دفعہ ۲۵ - پرنو کی کمالات کی شرح ایک دفتر ہے جسقدر متعلق دل ہے لکھتا ہون وہ یہ ہے کہ پہلے حرف پرنو کے کہنے سے دل پاک ہوتا ہے اور دوسرے حرف سے دل شگفتہ اور تیسرے حرف کے پڑھنے سے آواز انا ہد معلوم ہونی شروع ہوتی ہے چوتھے درجہ مین جو نصف حرف ہے اوس سے محویت ہوتی ہے اور عین نور ہو جاتا ہے -

دفعہ ۲۶ - خلاصہ بیان پچیسون دفعات بالا کا یہ ہے کہ دل مین کسی قسم کی آرزو یا خواہش رکھی نہ جاوے جب پرماتما انسان کے دل کو آلائش خواہش اور ملوثات تمنا سے پاک پاتا ہے بلا استدعا ئے غیرے وہ ہر دل عزیز تختگاہ دل پر بہمہ نور منور اجلاس فرماتا ہے اور جبکہ اسکا اجلاس ہوتا ہے ہر رگ اور ریشہ اور حواس ظاہر اور باطن آلائش محسوسات سے پاک ہو جاتے ہین اور دیدار جمال باکمال پرماتما سے وہ مخزن الانوار بن جاتے ہین جب انشکرن روشنیون سے پُر ہو جاتا ہے تب عکس جمال عالمتاب مثل آفتاب گوشۂ مشرق چشم سے نکلکر باہر ہو رہتا ہے کہ عامل کو ہر مقام اور ہر شے مین پر او ہی نظر آتا ہے یعنے ایسے عامل کو وہ ہر وقت اور ہر حالت مین اندر اور باہر تمامی اشیا کے جلوہ گر اور منور دیکھ پڑتا ہے -

نمبر ۴ بیان ضبطی حواس عشرہ اور فائدہ انضباط کہ جسکو فقرائے ہند سس سادھ کہتے ہین

واضح ہو کہ حسب قول حکماے ہند اور یونان پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور پانچ قواے اعمالی ہین اور اونکا تعلق نفس حیوانی سے ہے اور اس نفس حیوانی کے کمالات مین ایک

ایک کتاب موسومہ بہ طلسم فرنگ مولفہ پنڈت موتی لال صاحب موجود ہے آپ اسکے معائنہ سے جملہ
مشکلات ذہن انسانی رفع ہو جاوینگے اگرچہ پنڈت صاحب نے اس طریق معرفت سے
درگذر کر ایک علم قائم فرمایا ہے مگر نام اسکا اسی وجہ سے مقناطیس حیوانی رکھا ہے کہ جس قدر
نمائش کمال اسمین ہوتی ہے وہ باعث نفس حیوانی کا ہے پس قدرت پرمیشر کو دیکھنا چاہیے کہ
نفس حیوانی کہ جسکا تعلق جیو آتما سے ہے اسمین اس قدر کمالات ہین تو نفس روحانی
اور انسانی کہ جسکا تعلق نفس ناطقہ سے ہے کس قدر کمالات ہونگے بدین وجوہات انسان کو
چاہیے کہ ضبطی حواس خمسہ اور قوائے افعالی اس کمال کو حاصل کرے کہ ہر ایک اہل کمال اور
اہل معجزہ اسکے مقابلہ مین مثل شعبدہ بازان روزگار ہیچ میرزا اور بیچ محض تصور مین قدرا ہین
اور آپ اس درجہ کو پہنچے کہ جہان سے پھر خاتمہ گفتگو ہے۔

تفصیل حواس اور قوائے افعالی

نمبر	نام	تفصیل				
		۱	۲	۳	۴	۵
۱	گیان اندری یعنی حواس ظاہر	قوت لامسہ	قوت شامہ	قوت ذائقہ	قوت سامعہ	قوت باصرہ
۲	منترکرن یعنی حواس باطنی	قوت متخیلہ	قوت مدرکہ	قوت حافظہ	قوت واہمہ	حس مشترک
۳	کرم اندری یعنی قوائے افعالی	قوت دست	قوت پا	قوت تناسل	قوت منفذ [illegible]	قوت نطق

دفعہ — بیان حواس ظاہری اور قوائے افعالی ظاہر ہے اور یہہ بر عیان ہے باقی حالات
بطون قابل تحریر ہین وہ یہ ہین قوت متخیلہ کے ذمہ ہے حفاظت کرنا اسکا جو حس مشترک
سے ملے اور یہہ خزانچی حس مشترک کی ہے مگر ایک خاصیت اسکی یہ ظاہر ہوئی ہے کہ اشیا سے محسوسہ
کی شکل کو بدل دیا کرتی ہے قوت مدرکہ دو قسم کی ہے اول متفکرہ اور دوم متذکرہ اسکا کام
حافظہ کی موجودات کو تجویز کرنا اگر عقل کے قریب ہو تو اسکو کہلاوے اور جو جہل کے قریب ہو
متفکرہ کہلاوے قوت حافظہ اسکا نام ہے امانت رکھنا جو اسکے سپرد ہو اور حاضر کرنا وقت
طلب کے قوت واہمہ اسکا فعل ہے جو چاہے بنا لیوے یعنے سچ کو جھوٹھ اور جھوٹھ کو سچ

اور انسان اور عکس کو مخوف شے بنا دینا اور یہ نقش کر دیتا ہے حس مشترک پر دیدہ اور
نادیدہ اور شنیدہ اور غیر شنیدہ کو اور وسوسہ اور خوف کا پیدا کرنا اسکا کام ہے حس مشترک
اسکا کام ہے قبول کرنا جمیع صورتوں کو حواس ظاہری کے بطون مین جو جمع ہوتے ہین لیکن
جمع رکھنا اونکو اپنے خزانہ مین —

دفعہ ۲ — بعض مقامات بید مین دل یعنے من اور چت کو ایک ہی قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ
یونانی چت کو قوت واہمہ کہتے ہین اور نفس حیوانی اور قوت ارادے کے ذیل مین دونون کو
سمجھتے ہین اور جگہ مین قیام فرض کرتے ہین —

دفعہ ۳ — حواسون اور اندریون کی بالطبع خاصیت ہے محسوسات کو حس کرنا اور بحالت
انضباط مین سرور سے وصل کر دینا اور جب وے متوجہ باہر کے طرف رہتے ہین انکا قول ہے
کہ ادراک تعینات کیا کرین اور جب متوجہ اندرون کے ہون اُس ذات مقصود مین پیوستہ
ہو جاوین * تشریح وجہ یہ ہے کہ جس وقت انسان حواسون کو ضبط کرکے راہ اون سے
منفذ کی بند کر دیتا ہے تب وے باعث تاریکی نہایت انتشار اور گھبراہٹ مین آکر مقام
روشن کو تلاش کرتے ہین اور سکھمنا رگ جو دل کے پاس نہایت روشن ہے کہ جسکی تعریف
بیان آتما شناسی کے دفعہ ۶ مین مفصل لکھا ہوا ہے باعث روشنی اُسکے اُس مقام پر جمع
ہوتے ہین اور چونکہ اسکا سرا ام الدماغ مین لگا ہوا ہے اُس راہ سے اُس مقام کو کہ جو بہت
زیادہ روشن اور برہم لوک اور ستیا لوک سے موسوم ہے روان ہوتی ہین الحاصل انکی
ضبطی مین وہ قوت ہے کہ اپنے خالق کو بلا تکلف اور بلا تامل برہم واصل کر دیتے ہین —

دفعہ ۴ — بیان عمدہ قوت باصرہ یہ قوت نہایت عمدہ اور روشن گوشہ ہر دو چشم مین نہایت
خوبی سے نفاست تمام مگہداشت کی ہوئی ہے اور طرفہ یہ کہ بغیر اوسکے یعنے پتلی اور عدم موجودگی
چشم کے بھی اُسکے باعث سے عجائبات قدرت ایزدی نظر آتے ہین وہ اسی قوت باصرہ کا
جلوہ ہے راقم سنا کرتا تھا کہ انسان کے جسم کے اندر ایک چشم اندرونی ہے ہر چند کہ تحقیقات
مین اسکے بہت کوشش کی مگر کسی حضرات نے اصل کو بیان نہین کیا مگر اب متحقق ہوا کہ چشم
اندرونی کوئی شے نہین ہے صرف قوت باصرہ کا باعث ہے منشی کنہیا لال صاحب

الکھ ہاری نے بھی اس بیان کو گیان پرکاش اور الکھ پرکاش اپنی کتاب تصنیفی مین یہ قلم فرمایا ہے۔

دفعہ ۵ - ایک رکھیشر کا عین الیقین سے قول ہے کہ تمام حواس پران کے تابع ہین اور کرم اندری اور گیان اندری اور انتھ کرن کو اونکے مقامات پر وہ برقرار رکھتا ہے اور ہمیشہ بیدار رہتا ہے کبھی سوتا نہین اور مختلف راہون سے اطراف اور جوانب مین سیر کرتا ہے اور اپنے ہمراہ ہمیشہ بدن اور حواس کو رکھتا ہے اور جس جس مقام مین وہ جاتا ہے یہ سب بھی جاتے ہین باوجودیکہ ان سب سے وہ علیحدہ ہے اس واسطے کہ بدن اور حواس فانی ہین اور پران لافانی اور اوسکے ہی مین حرکت جیو آتما۔

دفعہ ۶ - حواس باطنی کے ضبط سے مکت یعنی سرور دائمی اور حواس ظاہری کے روکنے سے بہشت یعنی آرام اور عیش بنوع بنوع کے نصیب ہوتے ہین۔

دفعہ ۷ - بسبیل تمثیل حواس ایک مرد مسافر راہ مین بیٹھا تھا اور ایک شکاری اپنا شکار مفرور تلاش کرتا ہوا آ کر سمت اور سراغ شے مفرورہ کا مستفسر ہوا درویش نے جواب دیا کہ آنکھ کا کام ہے دیکھنا اوسکو قوت نطق نہین اور زبان کا کام گویائی ہے اسکو قوت بصر نہین پس جسکو قوت نطق اور بصر دونون ہو وہ مطابق رویت کے بیان کرے اور وہ صادق ہو پس یہ نہایت محال ہے کیونکہ جسکو رویت ہے اسکو قوت بیان کی نہین رہتی بدین وجہ کہ اسکے معصوم سے خیال دوئی دور ہو گئی رہتی ہے اور جس کے دل سے پردہ دوئی اوٹھ نہین گیا رہتا اوسکو حقیقت سے آگاہی بخوبی نہین ہوتی۔

دفعہ ۸ - ان فقرات سے حاصل مطلب سمجھ لینا چاہیے گو یہ مفہوم بہت نازک ہے فاما عقل سلیم کے نزدیک ممکن التعمیل اور ذہن ذکا کے نزدیک قابل العمل ہے۔

دفعہ ۹ - بیان نشست سادھ انسان شائق کو چاہیے کہ تنہا مین بیٹھکر حواس خمسہ ظاہری کو ضبط کرے اور بعدہ حواس باطنی کو بیدار کرکے انکو بھی اونکے افعال سے معطل کر دیوے جبکہ حواس عشرہ بلا کسی ترکیب کے اپنے تصفیہ قلب اور عقل رسا کے زور سے ضبط مین در آوین چاہیے کہ ایک آئینہ بلوری کو کہ قفے مجلی اپنی آنکھون کے روبرو رکھے اور بلا گرنے پلکون کے

اپنی آنکھوں کی پتلیوں میں جو ایک قسم کی روشنی ہے بغور تمام دیکھا کرے —
۲- انتیجہ اس دیکھنے کا یہ ہوگا کہ باعث جماد طبیعت حواس خمسہ ضبط میں درآوینگے جسوقت
حواس خمسہ ظاہری اُس شے مجلی کے دیکھنے سے ضبط ہونگے حواس باطنی بھی اپنے افعال سے
معطل ہو جاوینگے بعدہ تشریح **دفعہ ۳** بیان ہذا کو دیکھو الحاصل ترکیب بالا مین ضبطی حواس
خمسہ ظاہری ہے زان بعد کثرت مشق سے عامل کو وہ درجہ میسر ہوگا جو خاتمہ گفتگو اور تہائے
مراتب سے کہ بعد ہر دم پردۂ زمین سے فلک الافلاک تک شعاع نور تابان اور درخشان اُسکی
نظروں میں معلوم ہوا کریگی اشعار مثنوی گلزار ابراہیم سے بردہ اسیر کچھ ہین اسے ذی شعور ظاہر
ہی معج زمین و دریا سے نور ہے زمین و آسمان بھی پردہ نور ہے گر نہ دیکھے تو یہ ہے تیرا قصور ہے
دفعہ ۱ — ایک اور آسان ترکیب ضبطی حواسوں کی بتلاتا ہون گویا آدمی کو فرشتہ بناتا ہون
وہ یہ ہے کہ جسوقت آدمی کو غلبۂ نیند ستاتا ہے تمام حواس اکیجا ہو جاتے ہین اور جسطرح
آنکھوں کی پتلیان بھی اولٹ جاتی ہین بعد بیخبر ہو کے ملک کی سیر سے کرایا کرتا ہے
پس شائق کو چاہیے کہ جب نیند آوے آنے دیوے مگر احتیاط کرے کہ لشکریان لشکر خواب
اُسکے متاع ہوش کو لوٹ نہ لیجاوین یعنے ٹال مٹول کر کے حالت شیرین خوابی پیدا کرے
کہ جسکو عالم لاہوت کہتے ہین جب چند روز ایسی مہارت بہم پہونچا دیگا ایسی ایسی عمدہ
تعبیرین دیکھنے لگیگا کہ جسکی تشریح طول صرف معائنہ سے تعلق ہے

تمہید بیان آتما شناسی اور ظہور جلوہ نور رہا تھا کہ جسکے ضمن توضیحات مین
بیانات سچ سادھو اور انا ہد شبد یعنی سلطان الاذکار اور حبا جاپ اور نیز
دیگر طریقہ ہاے ریاضت جو نہایت نایاب و بخیلوں کے ذہن سے جنکا ملنا
نہایت مشکل تھا اور فی زمانہ بھی دستیابی جنکی اہم ہے درج ہین —

آج تک اس پردہ زمین اور آسمان اور دنیا مین اُسکے کہ جسکو ترلوک کہتے ہین ہر شخص کو خواہش
آتما شناسی رہا کی مگر تشنہ شیان کو جلد ترکوئی صاحب پرمہ بدیا اور عامل علم ابھی تبلا نہ سکتے تھے
انواع اور اقسام کی حیلہ سازیان کر کے وقت کو ٹال اُنکی اوقات کو خراب اور شائق کو کم شوق کر دیتے
تھے مگر چونکہ اس ناظم کو بحکم پرماتما اخفا کسی اسرار غیبی کا منظور نہین لہذا ایک شعر مثنوی سے بدم کیا

معنی اور مضمون کو بالتشریح شرح کرتا ہون کہ جس سے تمامی اقسام جوگ پست کندہ مختصر بیان مین
معلوم ہوجاوین شعر چشم بند و گوش بند و لب به بند * گر نه بینی نور حق بر مین بخند * اس شعر کے
اول مصرع مین تین طریقہ معرفت کے جو تحریر پاوین دے بالکل جاوی اور نشان وہ نور پرم جوت
کے ہین ہر چند فقرا اس رمز نازک کو ظاہر نہین کرتے نہایت محنت شاقہ اور اثبات شوق
کامل شائقین پر بڑی عظمت سے ظاہر کرتے ہین بلکہ مشہور امر ہے کہ علم اکبر یعنے برہم بدیا ہمیشہ
سینہ بسینہ چلا آتا ہے سینہ مین دیکھا نہین گیا تھا مگر اب آتما نہایت خوش ہو کے فرماندہ ہے
کہ جبکا ظہور بالتشریح کسی نے نہین کیا وہ اب کیا جاوے کیونکہ جنکے مفہوم مین خالق اور مخلوق
دو ہین وے مگر ایا نہ تقریر پیش کرتے ہین اور جب کہ ہمہ اوست اور ہمہ از وست کا معاملہ ہے
تو پھر حجاب کہان باقی ہے اور جب حجاب نہین تو پھر چھپائے سے کیا حاصل اور کس سے چھپایا جاوے
کیونکہ دو آدمی جب ہوتے ہین تب شرم اور حجاب کیا جاتا ہے اور جب خود ہی خود ہر جگہ
موجود یعنے سرب بیاپک ہے تو پھر کس کا شرم کون کرے لہذا شرح لکھا جاتا ہے اور ظلمات
اگیان جو اگیانیون کے جگر پر چھا رہا ہے توضیح برہم گیان اور تشریح آتماشناسی سے اس طرح
اُٹھا دیا جاتا ہے کہ جیسے سورج نکلنے سے تاریکی شب جاتی رہتی ہے —

دفعہ ا توضیح چشم بند مخفی نرہے کہ فن ریاضت مین جسقدر آنکھ کو شرف دی گئی ہے ایسا
مشرف کوئی عضو نہوئی ہے ہر قسم کے کمال اس مین بھرے ہوے ہین سہج سمادہ جو اعلے مراتب
وصال پرماتما ہے اسی چشم سے متعلق ہے اسکی ترکیب یہ ہے کہ عامل تخلیہ مین بیٹھ کے اپنے
دونون آنکھون کے محاذی اور متصل بینی کو ایک ہاتھ کی دو انگلیون سے خوب دباوے
پھر جو اسکو نظر آوے قدرت ایزدی سمجھے چونکہ یہ امر نہایت اخفا کے قابل ہے لہذا تھوڑا
اور مختصر بیان کیا گیا کہ عقلمندون کے لیے اشارہ کافی ہے اور جہلا کے لیے ایک کتاب بھی
کافی نہین ہوتی اور اسی طریقہ کا نام جوگ سہج سمادہ ہے اسکے عمل آوری مین ایسی ایسی روشنی
نوع بنوع نظر آتی ہے کہ جسکا مفصل حال دفعہ ۸ بیان نمبری ۶ مین مندرج ہے —

دفعہ ۲ تشریح گوش بند کانون کے بند کرنے سے آواز اناہد شبد سُنی جاتی ہے اور یہ
آواز ہر متنفس کے تہ دل سے بلاناغہ اور ہر دم برآمد ہوا کرتی ہے * بیان شرح

اُسکا یہ ہے اُس آوازانا ہد کا نام آوازہ برمھ ہے اور یہ دو قسم پر منقسم ہے اول آواز الفاظ مرکب اور دوم آواز مطلق کہ اسمین تمیز حروف کی نہین ہوتی چاہیے کہ دونون کو برمھ جانے اور دونون سے مشغول رہے کیونکہ آواز مرکب کے وسیلہ سے آواز مطلق مسموع ہوتی ہے ۲ آواز مرکب پرنو ہے اُسکے وسیلہ سے عامل بلندی پر پہونچتا ہے اور اشید مین محو ہوتا ہے جسطرح مکڑی تار کے وسیلہ سے بلندی پر چڑھتی ہے اور موذیون کی آفتون سے بچتی ہے اوسی طرح آدمی پرنو کے شغل سے محفوظ ہمہ آفات ہوجاتا ہے اب طریقہ عمل تبلاتا ہون گویا خانہ کعبہ بتاتا ہون اور نقیر منشون کو برمھ مین ملاتا ہون۔

دفعہ ۳ - چاہیے کہ دو اُنگلیون سے دونون کان کے سوراخ بند کرے پھر دل کی آواز کو جو خود بخود ہر وقت ہوتی رہتی ہے بہ تامل یک لحظہ اور بضبطی انفاس راست اور چپ اور بخیال بالاے دماغ اور اپنے کو مطمئن کرکے سُنے جو آواز کہ سنائی دیوے اُسی کا نام اناہد شبد سمجھو اور یہ آواز دس قسم کی ہوتی ہے اور اُسکا جاے صعود مقام وہم ہے بلکہ جس ایوان شاہی مین وہ بادشاہ عالمیان رونق بخش رہتا ہے اُس دروازہ پر جو باجے بجنے کے واسطے معین ہین اُنکی یہ آوازین ہین کہ جس سے عالم و عالمیان کو فخر ہوتا ہے اور جبتک کامل مشاقی نہین ہوتی بطرز گوناگون آوازین سنائی دیتی ہین کہ جنکی تنقیح و تعین و مطابقت آوازہ گانہ مین نہین ہوتی۔

	توضیح آواز دس قسم اناہد شبد کی	
نمبر	قسم آواز	کیفیت تصدیق اور سماعت ہونے اُن آوازونکی عامل کو
۱	چھنّل آواز چڑیا	وقت سماعت اُسکے بدن کے بال کھڑے ہوجاتے ہین۔
۲	سلسل اور مکرر ایضاً	بدن مین کاہلی اور ایک عجیب قسم کی سستی پیدا ہوتی ہے۔
۳	آواز گھنٹہ یعنی جرس	عشق اور محبت کا جوش دل مین ہو آتا ہے۔
۴	آواز سنکھ یعنی ناقوس	مثل نشہ کے سر گھومنے لگتا ہے۔

۵	آواز بین	آبحیات ام الدماغ سے ٹپکے لوادہ تا ہے ۔
۶	آواز تال یعنی تاڑی	وہ آبحیات بعد اوترنے ام الدماغ کے حلق مین پڑتا ہے ۔
۷	آواز نَے یعنی بانسری	کشف اور اشراق ہوتا ہے اور ضمیر خلائق پر آگاہی ہوتی ہی اور دور دور کی آواز سُنی جاتی ہے ۔
۸	آواز پکھاوج کہ ہاتھ کے مارنے ہی نزدیک کان کے ہوا دیتی ہے ۔	اور نادیدہ اشیا کو دیکھتا ہے غرض کہ اس شبد کے سننے کے ذریعہ سے شائق مستغرق ہوجاتا ہی وہ آواز جو تمام مخلوق کے دل سے بر آمد ہوتی ہی اس کنشادہ پیشانی سے سماعت کرسکتا ہی
۹	آواز نفیری خرد	اسکے سُننے سے سامع ایسا لطیف ہوجاتا ہی کہ جہان چاہے اوڑ کے چلا جاسکتا ہی اور عوام کی آنکھ سے محجوب ہوسکتا ہی کہ وہ سب کو دیکھے اور اُسکو کوئی نہ دیکھے اور وہ دیوتاؤن کو بھی دیکھتا ہی یعنے راہ ملکوت کی نظر نہ آنے کا پردہ جو اُسکی آنکھون پر پڑا ہوا ہے وہ اُٹھ جاتا ہے ۔
۱۰	آواز گرج بادل کی گرد دوں کے موافق ہوتی ہی ۔	یہی آواز اناہد ہے اسکے سُننے سے برہم سے مشغول کل ہوجاتا ہی اور تمام نیک اور بد اور خیال اور مفہوم عقلی اور کشف اور وہبیہ اور سیدھی اور کرامات اور معجزات کو لونڈو نکا کھلونا یعنے اشیاے بازی سمجھتا ہی ۔

تحقیقات اناہد شبد کی نہایت آسان ہی اور بے تکلف بلکہ اگر کوئی آدمی کسی وقت اپنے دل کو ہر قسم کے خیالات سے روکے تو بغیر کان مین اُنگلی دینے کے اناہد شبد مسموع ہوگا چنانچہ یہ فقیر بغیر کان بند کیے ہوے اناہد شبد سُنتا ہی اور اندک تبدیل ہونے خیال اور تصور کے وہ کیفیت کافور ہوجاتی ہی اور دوسری ترکیب یہ ہی کہ کانون مین روئی ڈالکر اور اُنکو اولٹ کر عمامہ یا مورپٹھہ سے خوب کس باندھے اور اُسکے اوپر ایک رومال بھی باندھے جس شکل سے کہ شائقین نظر آرائشی داڑھی کو باندھتے ہین پھر ان بعد دونون کان پر یا ایک پر ایک ہاتھ کی ہتیلی رکھکر آواز اناہد کو سُنے پھر تو بلا تکلف عمدہ عمدہ سر دوسرا مخفیہ سن پڑے گی چنانچہ فقیر اکثر حالت موسم سرما مین جب کہ اوائل اپنے مشق کا تھا ایسا ہی کرتا تھا۔ دفعتہً ۔ غور اور فکر کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ آواز ہر بشر کے اندر ہر وقت با قیام مختلف خود بخود ہوا کرتی ہے سماعت اسکی بسبب اشتغال محسوسات کے نہین ہوتی ۔

دفعہ ۵ - اگر دل کو محسوسات سے نہ روکے تو کانون کے بند کرنے سے بھی وہ لذت نہ ملے گی آواز سنے گا اور جو محسوسات کو دل سے روکے گا اُسکی کیفیت اُسے خوب معلوم ہوگی دھیان کی پکوست گرہ کا اور پلیش ہوا ہے وہ اناہد شبد سے گذر کر اڈنگار کی دھن مین پہونچ جا سن کی پہارست شبا مین پہونچتا ہے اور ست شبد اور پرماتما مترادف ہین دیکھو دفعہ ۲۳ -

دفعہ ۶ - اس عمل کے مشق سے غیب کی آواز سننے کی قدرت ہوتی ہے مگر غیب کی باتون کو کسی سے کہنا نہ چاہیے ورنہ مشاق اس مرتبہ سے گر پڑتا ہے اور جب تک تو آواز سنتا رہے اسی کے خیال مین بھول نہ جاوے ورنہ اصل مطلب سے کنارہ رہجاویگا چاہیے کہ اُنکی جانب توجہ نہ کرے اور سلاتی آواز دہم کا رہے جو ہمین مقصود ہے -

دفعہ ۷ تصریح بیان بند کرنے کا بیان مین اسم اعظم کی مفصل توضیح کی گئی ہے کہ اجپا جاپ [illegible] تیغی گفتار ادھم در اوسی ہنگ و ہنس نہیں [illegible] سے ہے بلا حرکت لب اور زبان دل سے جپا کرے کیونکہ یہ اسم اعظم ہر ایک مقصد کا بر لانے والا اور تمامی [illegible] کا رفع کرنے والا ہے دیکھو دفعہ ۱۱ بیان نمبری ۸ کا اور بیان نمبری ۱۳ کی جملہ دفعات کو جو اسی بیان سے متعلق ہین -

دفعہ ۸ - متقدمین کا پرانا قاعدہ یہ ہے کہ سکھاسن بیٹھکر دونون ہاتھ کی انگلیون سے دونون کان اور دونون پر ناک اور دونون چشم اور دونون لب بند کرکے دھیان پر توجہ کرے مگر اس ترکیب مین عامل کو تکلیف شدید ہوتی تھی اور اسی عمل کو پرانا یام سنسکرت مین کہتے ہین چونکہ وہ قاعدہ نہایت مشکل اور فی زمانہ شائقین سے اُسکا استعمال مخفی و دشوار ہے اور ہم نے جو [illegible] اُنکی توضیح کی ہے وہ نہایت آسان اور قابل استعمال ہے اور ایسا آسان ہے کہ ہر شخص بلا شوق سے بہ آسانی عمل کر سکتا ہے -

دفعہ ۹ - بہت مشکل ہے کہ انسان نور پرماتما کے دیکھنے کا قادر ہو ہر چند کہ ہر شخص نگر قادر ہو مگر بحکم حاکم حقیقی ایسے ایسے مشکلات کا آسان کرنا اس فقیر حقیر کے ذمہ اور حل کرنا ہر ایک دقائق لاینحل کا اس ذرہ بے توقیر کے تعلق ہے لہذا مفصل بیان پرماتما کے نور دیکھنے کا لکھتا ہوں اور ایک عمدہ طریقہ دیکھنے عکس اپنے پرتو نور کا شائقین اس علم اکبر کو بتاتا ہون وہ یہ ہے کہ صبح کے وقت جب سورج نکلتے ہین چندے اُنکی طرف اپنی آنکھ چند مرتبہ لگاوے اور اتنی ہی مرتبہ پھر بند کرے

اگر اس طرح پر چند روز مشاقی بہم پہونچاوے گا دھیان اُسکا نہایت مرتبہ اعلےٰ کو پہونچے گا کیونکہ انسان
بسبب کثافت باطنی یک بیک جلوۂ نور دیکھ نہیں سکتا مگر چونکہ آفتاب مین وہ نور نہایت خوبی سے
بھرا ہوا ہے اور ہر ایک نیر اسی نیر اعظم سے اقتباس نور کا کرتے ہین پس شائقین کو اس مشق
اعلےٰ سے وہ کیفیت حاصل ہوگی کہ راقم کے احسانات تحریر بیان سے کبھی سبکدوش نہونگے اور پھر
مین وہ عرفان حاصل ہوجاویگا کہ شائقین اپنے مین آپکو دیکھ لیوینگے پھر تو اسی کا حاصل مقصود
اور فہو المراد ہے اور اسی کا نام اقتباس نور عقلا نے قرار دیا ہے اسکے بعد دیکھو دفعہ ۱۳ بیان
نمبری ۳ کا اکثر حضرات نو آموز اس فقیر سے پوچھا کرتے ہین کہ در حالیکہ پرماتما کی کوئی مثال اور صورت
یقین ہے پھر اسکا دھیان کیونکر کیا جاوے اور گنجینۂ مقصود کیونکر ہاتھ آوے لہذا منتظر جواب اُنکے
یہ ترکیب انفس اور پسندیدہ لکھی گئی ہے کہ شرف سے اسکے ہر شخص کا دھیان نہایت خوبی سے
پختہ ہوجاویگا اور پرماتما کے دیدار جمال باکمال مین روز بروز غلبہ اشتیاق بڑھتا جاویگا۔
دفعہ ۱۰۔ ایک عمدہ قاعدہ جو کیا بھیاس کا یہ ہے کہ جو کوئی سکھمنا رگ کی راہ سے کہ وہ
نہایت روشن اور باریک ہے پران کو حبس نفس کی ترکیب سے اوپر کھینچے کہ پران اور دل
اور پرنو ایک ہوکر اُم الدماغ مین پہونچ جاوے اور زبان سے تالو کو بند کرے اور حواسون کو
ایسا روکے کہ پھر وہ محسوس نہ کرسکین ایسا مائل ہر طرح کا کمال پاتا ہے اور مزید بران یہ کہ
پران کو روکے مین جیو آتما ہوجاوے پھر تصور پرم آتما کا کرے اور جیو آتما کا تصور چھوڑ دیوے
اور دماغ مین تصور کو قائم رکھے اس عمل سے ہر قسم کے کمالات کا عامل مخزن بن جاتا ہے۔
دفعہ ۱۱۔ ایک اور قاعدہ عمدہ بیان مین توصیف بگیانیون کے بدفعہ ۵ لکھا ہوا ہے
دیکھ لو۔
دفعہ ۱۲۔ واضح ہو کہ فن ریاضت مین مقام درستی تصور ہے جسکا تصور درست ہوگیا اور
ہر دم اور ہر لحظہ اُسی پرماتما کے دھیان مین مشغول رہا پھر تو اسی کا نام جوگیشر اور دانا ہے
اور اسکے واسطے یہ بھی ضرور نہین ہے کہ زمانہ داری کو ترک کرے اور بیہودہ واہیون کی طرح
در بدر یا جنگل مین گھومے ہندی مثل ہے چہ کرتے کرم کرے بیدھ نا ناہ مین راکھے جہان
کریا بندھا نا + کبیر داس کا قول ہی ؎ گرہ اندر جو رہے اور اسی ؎ کہین کبیر تا کے ہم داسی ؎

دوسرے یہ کہ لذات محسوسات سے بالکل کنارہ ہو کر تخلیہ نشینی سے مستغرق دھیان پرماتما بنا رہے اور کسی طرح کا تخیل محسوسات اپنے گوشۂ خاطر مین نہ رکھے تیسرے یہ کہ ایسے فکر اور شعور کا مخزن ہو جاوے کہ اُسی سوچ اور بچار مین وہان تک غوطہ کھاتے کھاتے پہنچ جاوے کہ جس تختگاہ دل پر پرماتما براجمان ہے چوتھے یہ کہ کبیر داس نے فرمایا ہے کہ سوتے بیٹھے رہے اوپا سے نہ کہین کبیر ہم اُسی ٹھکانے ،، یہ کلام کبیر داس کا متعلق بیان سہج سمادھ کے ہے پانچوین یہ کہ صفائی قلب جو گریۂ و زاری سے ہوا کرتی ہے رو رو تے رو تے پرماتما مین دھیان لگائے ہوئے اس درجہ تک پہنچ جاوے کہ آئینۂ لوح محفوظ جو آتما کی روشنیون سے منور ہو رہا ہے آتما خود دیکھ لیوے کہ ہر بشر آتما ہے بشرطیکہ اُسکی قدر کو جانے اور مغز تحریر راقم تک پہونچے فقیر کو یہ بھی لکھ دینا ضرور پڑا کہ ضمن تصور مین کوئی جاہل ایسا نہ ہوئے جیسا کہ سوڑ رہ کا قصہ مشہور ہے چھٹوین یہ کہ تخیل محسوسات کو اس قدر چھوڑ دے کہ گوشۂ دل مین بالکل خیال محسوسات نہ رہے پھر تو یہ وہ درجہ ہے کہ فرشتے اور بڑے بڑے جوگیشر اُسکے قدمون پر سر رگڑین ساتوین یہ کہ تعلقات اور تعینات سے آزاد ہونا اور وہم اور گمان اور خیال کے کوچے سے نکلکر مرتبہ حق الیقین حاصل کرنا یہ وہ مرتبہ ہے کہ راجہ جنک بدیہہ کو جو حاصل تھا ،، باقی قاعدہ جوگ بیان نمبری ۱۲ مین درج ہین دیکھو

بیان توضیح صفائی قلب اور قواعد شغل اتصال جسکے عمل سے شائقین درجہ معراج سے بھی اعلے مدارج پر بے تکلف پہنچ جاتے ہین کہ جس مقام سے پھر واپس آنا نہین ہو سکتا

دفعہ ۱ ۔ وہ آتما آنند سروپ ہے اور دل مین بصورت نور کے مقیم ہے اور دھارنا اور سمادھ سے نظر آتا ہے بلکہ وصل کر لیتا ہے اور اپنے نور منور مین اس طرح پر ملا لیتا ہے کہ پھر اُسکو آواگون کی تکلیفات ہونے نہین باقی ہین ۔

دفعہ ۲ - از روے بید یرجہ سے ملنے کے لیے چھ حکم نازل ہین ایجس و م ۲ انضباط
حواس ۳ دھارنا یعنے تصور کسی شے کا بعض کا قول ہے کہ دل کہ یا ناف کا ایک چیز خاص سے
اسکا نام عشق حقیقی اور دھارنا ہے کہ جسکا مفصل حال حصہ دوم کتاب ہذا مین لکھا ہوا ہے ۴ مضبوط
اور قائم کرنا تصور کا اُس ذات پاک مین کہ جسکو دھیان کہتے ہین ۵ حق الیقین یعنی یقین کو
درست کرنا کہ جو موسوم بہ گیان ہے بعض کا قول ہے کہ پانچین جزو ترک ہی یعنے حیرت کو
دلایل عقلی سے دفعہ کر کے مرتبہ بمرتبہ علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین حاصل کرنا
توضیح تینون یقینون کی ۔ علم الیقین وہ ہے کہ جو علم کے حصول اور تجربہ کارون کی
صحبت سے میسر ہو اور عین الیقین وہ ہے کہ جو جوگیشرون کو مشاہدہ حال پرماتما سے کشف
اور اشراق ہوتا ہے اور حق الیقین وہ ہے کہ جب ناظر اور منظور اور طالب
اور مطلوب اور عاشق اور معشوق ایک ہو جاتے ہین اور خیال دوئی مطلق جاتا رہتا ہی
۶ محویت یعنی فنا فے اللہ اسکو سمادھ استغراق کہتے ہین ان چھون کے مجموعہ کا نام جوگ ہے
اور اغلب ترکیب سے جیو آتما کو پاتا ہے جو کہ محض نور ہے ۔ جو کوئی ان چھون ترکیب سے کوئی
ایک ترکیب پر بھی عمل کرے اور ان پر قادر ہو جاوے وہ سب شے پر محیط ہو جاتا ہے
اور اُس حالت مین اگر انا الحق کہنے لگے تو مضائقہ نہین شعر قصہ منصور جب دوئی کا
دل سے پردہ اُٹھ گیا ۔ تب انا الحق کہہ اُٹھے تو جرم کیا ۔

دفعہ ۳ - چاہیے کہ تمام حواس ظاہری کو کھینچ کے دل مین جمع کرے اور دل کو کھینچ کے
پران مین رکھے اور خواہش لذات محسوسات کو دور کر اطمینان سے بیٹھکر جیو آتما کو آتما مین
محو کرے اس حالت کا نام تریا یعنے لاہوت ہے یہ حالت بہت مشکل سے نصیب ہوتی ہے
مگر طریق آسان توضیح کا بھی کسی مقام پر لکھونگا ۔

دفعہ ۴ - زان بعد چاہیے کہ نوک زبان کو تالو سے لگا حلق کے سوراخ کو بند کرے کہ اس
ترکیب سے حرکات دل اور حواسون کے بند ہو جاتے ہین اور دل اُس ذات لطیف
مین محو ہو جاتا ہے پس جو شخص یہ عمل کرتا ہے بہ مجرد کہ حد سے زیادہ لطیف اور روشن
ہی پاتا ہے اور حق الیقین سے اپنے تئین آپ دیکھنے کا قادر ہو جاتا ہے اور خیالات

جیو آتما اور پرم آتما اور آتما کا تفاوت لفظی بنظر امتحان عقل مشتاقان ہے چھوٹ جاتا ہے اور ہر قسم کے شک اور یقین اور وہم اور گمان اس سے دور ہو جاتے ہیں ٭ حاصل کلام اس مشق سے صفائی قلب حاصل ہوتی ہے اور نیکی اور بدی فعلوں کی رفع ہو جاتی ہے اور نگاہ نتیجہ اعمال پر نہیں رہتی ہے جیو آتما کے مرتبہ سے گذر کر پرم آتما ہو جاتا ہے بس یہ عین سرور لازوال اور منتہائے مراتب کمال ہے اور جب مشتاق جیو آتما سے آتما ہو جاوے گا پھر وہ اس قابل بلا تکلف بن جاوے گا مصرعہ آن را کہ خبر شد خبرش باز نیامد ٭

دفعہ ۵ ۔ ایک اور طریقہ برہم سے مشغول ہونے کا بعد انتخاب تمامی بید اور شاستر کے یہ ہے چار زانو ہو کے بیٹھے یا جیسی عادت ہو ۲ سر اور گردن ہلنے نہ دے اور بلند رکھے کج ہونے نہ دیوے ۳ دل اور حواس کو کسی طرف محسوسات کے جانے نہ دیوے اور دل کو حواسوں سے ملا دیوے ۴ دل کے سوراخ میں جو محل برہم کا ہے بغور معاینہ کرے اور دل ناف سے دس انگشت کی بلندی پر رہتا ہے اور اسی کے اندر وہ نور لازوال جلوہ گر رہتا ہے ٭ وہ صفائی دل کے واسطے نیک افعال اور راست گوئی شرط ہے اور تضرع بھی واجب ہے ٭

دفعہ ۶ ۔ جس مقام پر یہ شغل کیا جاوے اونچی اور نیچی جگہ نہو ہموار ہو اور کسی قسم کی گرمی یا لو کی اور موجب انتشار طبع نہو اور رہگذر گاہ عوام بھی مسدود ہو اور ایسا مقام محفوظ ہو کہ غیر کی آواز بھی سنائی نہ دیوے اور مرغوب اور دلچسپ جگہ ہو غرض کہ شغل سے پہلے اسکا بندوبست کرلیوے ۔ ازاں بعد چاہیے کہ اعتقاد اپنا درست رکھکر حواس ظاہری اور باطنی کو ضبط رکھے اور سہج سمادھ یا اناہد شبد کا بھی استعمال رکھے بعدہ اسکو چاہیے کہ فعل نیک کیا کرے اور بدفعلی کی جانب کبھی اپنے کو رجوع نہ کرے اور جملہ لذات اور خیالات کو نیز کو دل سے دور کرے اور کثافت ظاہری اور باطنی سے اپنے جسم اور دل کو ہمیشہ پاک رکھے ۔

دفعہ ۷ ۔ جس قدر توہمات اور خطرات اور خوف دل میں ہوں سب کو دور کرے اور جانے کہ برہم میرا محافظ ہے پس بے خوف اور بے خطر ہو کے محو ذات الطف ہو جاوے اس عمل کے حالت سرور میں جو کیفیتیں نمود ہوتی ہیں اور جس درجہ کا استغراق ہو جاتا ہے

اوسی مدارج کا نام معراج ہے اب تم سمجھو کہ ایسے مشتاق کو ہمیشہ معراج نصیب رہتا ہے بلکہ وے اس درجہ کو بھی ناچیز سمجھکر فنافی اللہ ہوجاتے ہین۔

دفعہ ۵۶ ۔ جبکہ انتظام حسب شرائط دفعہ ۵۵ کرلیوے چاہیے کہ اس کتاب کے بیان نمبری ۵ کو بخوبی معاینہ کرے اور استعمال سے حظ وافی اٹھاوے واضح ہو کہ جب پرمیشر اپنی کرپا کرکے مشتاقان اپنے کو اپنی طرف رجوع کرتا ہے اس وقت ظہور روشنی عناصر بتدریج موصوف ہوتی ہے ۱۔ روشنی اودی ۲ سوم زرد ۳ سبز ۴ سفید ۵ سرخ بعدہ جب جہت شش اور انکار اختیار مین آتے ہین تو انکے عمل درآمد مین گا ہے تاریکی اور گا ہے مثل دود گیاس وگا ہے مثل روشنی آفتاب وگا ہے مثل چمک بجلی وگا ہے مثل چاندنی ماہ شب گرما وگا ہے مثل ہوا روان وگا ہے سفیدی قلیل یعنے میلی روشنی وگا ہے مثل مشعل بعدہ عین نور برپا نظر آتا ہے اور اس وقت ایسا نشہ اور سرور ہوجاتا ہے کہ مشتاقان محو اور اپنی خودی سے بیخود ہو کر الست ہو کر انا الحق کہنا شروع کرتے ہین اور عین برہم ہوجاتے ہین اور درجہ معراج کو بازی اطفال سمجھ کر نظر توجہ سے آنکھ نہین دیکھتے اور ناچیز محض اور بیقدر مطلق سمجھتے ہین بلکہ اسکے خیال کو بھی وے بالکلیہ چھوڑ دیتے ہین الغرض جو کچھ کہ ہے وہی ذات برحق اور اسکے تصور کا یہ ہے کہ گداؤن کو مستغنی اور الست اور شاہنشاہ عالم بنا دیتا ہے اور تمام مخلوق کو اسکا محتاج کرکے اسکو بے نیاز کردیتا ہے اور کفور سے غفور بنا دیتا ہے اور رہ محقق قابل سمجھنے کے ہے کہ معراج کے درجہ مین جو ہر دم فائز رہتا ہے وہ پرمیشر کو ہر گوشہ میں پایک سمجھکر یکتائی اور خاموشی اختیار کرلیتا ہے اور یہ مفہوم اسکی ہوجاتی ہے کہ جیسے ہی نفس ناطقہ ہر جسم مین جلوہ گر ہے یون اپنی پتلی کو جس طرح چاہتا ہے کھیل کھلاتا اور نچاتا ہے دخل در معقولات بلا مفہوم علت غائی ہو بیچ بیش عقلا شرمندہ کراتا ہے جسکا ایسا مفہوم ہو وے مرد کامل عیار اور رسیدہ سمجھنا چاہیے اور یہ مرد کہ جو تعصب مذہبی اور گردنکشی اور خون ریزی خلائق اور جہاد خلقت خالق کو واسطے القاء اپنے نام کے بہتر جانتا کیونکہ یہ سب علامات پابندان لذات محسوسات کے ہین اور جو گرفتار دام صیاد محسوسات مثل ہرنان صحرائی کے رہے گا وہ بلاشک کور باطن اور سنگدل ہوجاوے گا

اسی واسطے صاحبان برہمہ ودیا کو ضروری ہے کہ خواہش لذات محسوسات کو اپنے گوشہ دل سے
نکال دیوین اور صدہا مقام کتب ہذا مین اسکی ہدایت لکھی گئی ہے اور آئیندہ بھی لکھی جاویگی
دفعہ ۹ حضرات بے علم اور صاحبان باعلم کہ جنکی قوت مدرکہ تیز نہین ہے اور جودت طبع
ترقی پر نہین اور آتماشناسی کے دقائق سے بے بہرہ محض اور برہمہ شناسون کی صحبت سے بھی فیض انگیز
نہین یا اوسکے خادمون سے کبھی ذلہ خوار نہین ہین اُنکی حرکات لغو دیکھو اور بگوش انصاف
سنو نادان بعد اعتبار کرو کہ وے کیسے اصل کو چھوڑ فرع کو پکڑ گمراہ ہین اور آتماشناسی جو ان حرکات
لغو سے بالکل علحدہ ہے کس درجہ غافل ہین اور ہمراہ ان کاملان اور مقبولان پرماتما سے زیادہ
اُنکے نافل ہین اور قدیم سے تا آخیر ایسے مکارون سے دنیا خالی نہین رہیگی کیونکہ معلوم کہ
پرماتما نے کس مصلحت سے عقلا کے ساتھ جہلا کو بھی پیدا کیا ہے جیسا کہ گل کی شاخ مین خار۔
راقم نے بچشم خود دیکھا ہے کیمیا کے بنانے والے اور جادو کے جاننے والے اور گنڈہ اور
تعویذ کے باندھنے والے اور غیب سے قسم بقسم کی چیزین منگانے والے اور لڈو نگس اور لڈو اور
پھول کے برسانے والے اور شراب کو دودھ بنانے والے یا سورج اور چندرمان کو دو کرکے
دکھانے والے یا رات کا دن اور دن کی رات دکھانے والے اور دریا مین کھچڑی کے پکانے
والے یا اس قسم کے جتنے حرکات لغو اور شعبدہ ہائے عجیبہ اور غریبہ کے کرنے والے ہین انکو حضرات
مخالفین عقل اور گیان اشرف اور معزز سمجھتے ہین اور اصل مطلب سے کنارہ رہتے ہین اور
یہ نہین سمجھتے ہین کہ بظاہر درویش نمایون کی حرکات عجیبہ یا بازی گردن کے افعال خفیفہ بے اصل
اور بے بنیاد محض ہین پس گرفتاران جہالت ایسے ہی لوگون کو صاحب کمال سمجھتے
ہین اور خود حصول کمال سے محروم رہتے ہین حالانکہ نشان فقرا اور گیانی اور
مجذوب نمبر ۱۰ سے ۱۳ تک اس آئینہ تصوف کے درج ہین پس جو ان اوصاف سے
موصوف ہوا انکو صاحب کمال سمجھنا زیبا اور روا ہے کیونکہ وہ پرمیشر سے مل گئے رہتے
ہین اور انکو ضرورت اپنی نمائش یا معجزہ یا اولیا یا رسیدہ کھلانے کی باقی نہین رہتی فقط بر
رسولان بلاغ باشد وبس۔

نمبر ۶ بیان اٹھ جانے پردہ دل یعنی نقاب حجاب یا اور نظر آجانا جمال شاہد معنی۔

دفعہ ۱ - پیشتر اسکے دوسرے بیانات مین لکھا گیا ہے کہ آتما دل مین مقیم رہتا ہے مگر گیان اور ریاضت کی تجلی کی آنکھون سے نظر آتا ہے اور کیفیت اُسکی مشابہ اس تمثیل کے ہی کہ جیسے فانوس کے اندر روشنی -

دفعہ ۲ - آتما جو سب سے اعظم اور اعلےٰ تر ہے وہ درمیان دل کے مقیم اور حد سے زیادہ لطیف اور رہین سرور اور تمامی اُنکے ارادات کا مخزن ہے اُسکو قابو کرنا یا اُسکی ماہیت کو جاننا یا اوسکو محسوسات سے دیکھنا غیر ممکن ہے اوسکو عارف اور حکیم بھی جزو کل سے جان نہین سکتے اور جو اُسکے جاننے کا شوق کرے اُسکو لازم ہے کہ پہلے اپنے کو تشریحات ذیل سے معرا کرے
۱ - کمی غذا - ۲ - استیصال بنیاد غضب ۳ - کنارہ کشی خلایق اور ضبطی حواس ہر ایک جانب ۴ - مساوی سمجھنا آثار سردی اور گرمی زمانہ کو یعنے رنج اور راحت اور تکلیف اور عیش کو ۵ - مستغنی ہوجانا تعریف مذمت عوام سے اور نہ متغیر ہونے دینا اپنے چہرہ کو اس وجہ سے ۶ - نکرنا خواہش اور خوف دوزخ یا بہشت یا کسی قسم کے اشیاء فانی دنیوی کا ۷ - نہ رکھنا کسی چیز کو بغل اپنے لیے ۸ - لاطمع رہنا پرستی عزلت ۹ - رضا جوئی مرشد - ۱۰ - کنارہ کشی صحبت جہلا ۱۱ - صرف مضبوط کرنا اپنے تصور کو کہ نور پرماتما اندرون اور بیرون جھلکا کرے اور نہ لیجانا کسی دوسری طرف اپنے تصور کو -

دفعہ ۳ - انھین گیارہ اشیاء مین دس نمبر تک متعلق دسون اندری اور اا نمبر کا کام متعلق بدل ہے پس جو اس امر کو سمجھے اپنے منزل مقصود کو پہونچے -

دفعہ ۴ - جمع کرنا مایا کا نام حجاب ہے اور اُٹھ جانا اس نقاب کا ہر شخص کے گیان سے ممکن ہے ہر چند کہ اُس ذات کو نادان اور جاہل نیست بتاتے ہین اور عاقل اور عالم اور چارون بید اور چھون شاستر اور اٹھارہون پوران اوسکی ہستی کے مقر ہین اور ہر کوئی بصورت اور رنگ مختلف کے جدا جانتا ہے حقیقت مین وہ کچھ اور ہی ہے اور جو مفہوم اور مذکور ہے سب سے نیارا ہے اور وہ پردہ جو اُسکے دیدار جمال باکمال کے واسطے مانع ہے یہ ہے اشعار گلزار ابراہیم بھر رہے ہین دل مین دنیا دی خیال ٭ آوے کیونکر اوسمین نور ذوالجلال ٭ چاہیے تجھکو اگر وصل صنم ٭ دل کو خالی غیر سے کر یک قلم ٭ بیٹھ خلوت مین بہت سا

انتظار ہے تا سیر ہو مجھے وصل نگار ہے اگر اس راہ کا تجھکو خیال ہے غیریت جتنی ہے سب پر خاک ڈال
جب جاہ و مال و فرزند و پسر الفت لعل و جواہر سیم و زر رہ طمع کو جس جس طرف کا ہے خیال ہے یہی پس
مانع راہ وصال ہے —

دفعہ ۵ — اُٹھنا اس حجاب کا محض غیر ممکن ہے مگر ممکن بھی اُس حالت میں ہے کہ جب سالک
اپنے دل کو ۱ - الفت ۲ - عداوت ۳ - طمع ۴ - حرص ۵ - غضب ۶ - تردد
۷ - شہوت ۸ - تکبر ۹ - حسد ۱۰ - تعصب ۱۱ - ہوس ۱۲ - غفلت ۱۳ - ظاہر
۱۴ - غرض ۱۵ - کینہ علاوہ ازین جمل ہر قسم اور جو کچھ کہ شہوت اور غضب اور کسل اور
مردم آزاری کے تعلقات ہیں پاک کرلیوے اور علوم متعارفہ سے تمامی موجودات اور محسوسات
کی حقیقت سمجھ لے اور اُنکی ناپائداری پر یقین کرکے متلاشی شے پائدار اور مستقل کا ہووے
اور ایسی محویت حاصل کرے کہ تعینات دوئی کا قطع ہوجاوے تم سے سچ کہتا ہوں اور یقین
تمکو سمجھاتا ہوں کہ پرمیشر مین ملجانا کچھ بہت مشکل نہیں ہے اور عکس اوسکے جمال کا دیکھ لینا کہ یہ اوسکا
طریقہ برہم شناسی کا ہے کیا مشکل مگر نقص اسی قدر ہے کہ دل سے دوئی جلد جاتی نہیں جب
دل سے دوئی دور ہوجاوے صرف اسی کی خواہش اس دل کو رہے تو پس سمجھو
کہ تم پورے آتما ہو —

دفعہ ۶ — اوس پرمیشر کے جاننے اور سمجھنے کے لیے تھوڑا سا حجاب ہے کہ اُسکو سوا آتما
اُسکے دوسرا کوئی پہچان نہیں سکتا پس چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اوسکی صفت حلول کرے
پھر اپنے کو آپ پہچان لیوے —

دفعہ ۷ — آتما جسکو چاہو جیسکو چاہو سمجھو کچھ گناہ نہیں آتما کی شناخت سے آتما ہو جاتا ہے اور تعینات
جیو اور برہم کی یہی حجاب ہے دور ہو جاتا ہے پس اپنے کو آپ پہچاننا یہ اُسکی صفت ہے
دوسرے یعنے پابندان دوئی اگر اُسکو پہچانیں یہ اُسکی ندرت ہے اسی قدر حجاب سے
اسکو دور کرے پھر تو حاصل مراد ہے —

دفعہ ۸ — جبکہ دل سے پردہ دوئی اُٹھ جاوے منصور کی طرح انا الحق کہکر اشعار ذیل کو پڑھا
کرے شعر یار کو میں نے جابجا دیکھا ۔ کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا ۔ و یکرشہ گو ہر [illegible]

نہ ہے سنگ مین ٭ و لیکن چمکتا ہے ہر رنگ مین ٭٭ دیگر اینکہ در ہیچ جا نداری جا ٭ بو العجب ماندہ ام کہ ہر جائی ٭٭ —

دفعہ ۹ — آتما جسکو نفس ناطقہ کہتے ہین یہ بقا اور فنا کا حاکم ہے اور ہر طرح کی مقدرت رکھتا ہے پس اس کا عامل بھی بعد دیدار جمال اُسکے ویسا ہی ہو جاتا ہے کہ جسکے مقدرت کے اظہار مین قلم و زبان عاجز اور منشی وقائع نگار حیران ٭ باقی بیان اس پردہ اُٹھ جانے کا بیان نمبر ۲ کی دفعہ ۱ مین ہے دیکھ لو ٭

نمبر ۲ بیان پیدائش عالم اور مایا اور تفریق بمفاصل لفظی جیو آتما اور پرم آتما اور آتما

دفعہ ۱ — جب اُس پاک بے نیاز کو خواہش پیدا کرنے عالم کی ہوئی اسی کی خواہش کا نام مایا قرار پایا اور اس امر کا علم کہ اسکو خواہش پیدائش عالم کیون ہوئی سوائے اسکے دوسرے کو آج تک نہوا اور جسکو علم ہوا مطابق قول سعدی ہو گیا ٭ آنرا کہ خبر شد خبرش باز نہ آمد ٭٭

دفعہ ۲ — برہم اور مایا اور عالم کا نام موجودات ہے اور اس برہم جگہ مین برہم اور مایا مثل دریا اور پانچون حس بمنزلہ چشمہ اور پانچون عنصر لطیف مثل گرداب اور پانچون پران مثل حباب اور پانچون عنصر کثیف مثل امواج اور اہنکار مثل سرچشمہ ہے اور یہی سبب ظہور مخلوقات اور حیات اور ممات کا ہے اور جیو آتما کہ اسکو نفس بھی کہتے ہین اس مین قیام کرتا ہوا ہے اگر یہ جیو آتما پرم آتما سے ملجاوے تو لا زوال ہو جاوے —

دفعہ ۳ جیو آتما اور مایا اور عالم برہم سے موجود ہوئے ہین اسی مین یہ لین ہو جاتے ہین —

دفعہ ۴ — پرم آتما اور جیو آتما دونون قدیم ہین پرم آتما کے معنی دانائی کل اور جیو آتما کی اصطلاحی معنی دانائی جزویات ہے بدین وجہ پرماتما ذی اختیار رہے —

دفعہ ۵ — مایا کے معنی اچھا نا رائن اور کل عالم اُسی سے صورت پذیر ہے اور جس نے دنیا اور عقبیٰ کو پیدا کیا اور جو مادہ پیدائش ہر عالم ہے اُسکے ارادہ اور ترک کا نام مایا ہے اور ارادت ازلی اور خواہش رب العالمین اور اودیا اور علت اولی اور عقل کل مترادف ہین

دفعہ ۶ — پرم آتما لا انتہا اور لا تعد ہے اور تمام عالم کا وجود اُسکی مایا سے ہے با اینہمہ وہ منزہ افعال ہے

دفعہ ۷ — جو مایا اور پرم آتما اور جیو آتما کی حقیقت کو جانے وہ برہم ہو جاوے اور جو برہم

اور جیو آتما کو ایک کر ڈالے آتما بن جاوے۔

دفعہ ۸۔ مایا مقید اور فانی ہے اور جیو آتما مطلق اور لازوال ہے اور اُسکو قدرت ہے کہ مایا کو لذت فنا چکھاوے اور یہ جیو آتما قائم جاودان ہے جو کوئی اس مضمون کو سمجھے اور اپنے دل کو پرماتما مین محو کرے اور تعینات کو درمیان سے دور کرے وہ مایا کی قید سے رہا ہو جاوے پس مجہول کے حجرے مین جو مقیم ہے وہی آنند سروپ آتما ہے اور وہ لاتعین اور بے نام اور نشان اور عالم کا بطون اور لازوال ہے اور عقل اور حکمت اور معقول اور منقول سے جسکی نفی اور اثبات پر بحث ہے وہ نہین ہے ان سے برتر اور تقریرات سے منزہ مفہوم ہے۔

دفعہ ۹۔ آتما فی الحقیقت محیط عالم ہے لیکن اعمال کے نتائج نیک اور بد سے اجسام مین مقید ہو اور علحدہ علحدہ ہر جسم مین ہر شخص اُسکی موجودگی کا اطلاق دیتا ہے مگر فی الاصل وہ نہایت لطیف اور واحد ہے حتی کہ کسی حواس ظاہر یا باطن سے وہ ادراک مین نہین آتا خلاصہ مفہوم یہ ہے کہ ہر شے مین وہ موجود ہے اور ہر شے کا وجود اُس سے موجود ہوا اور ہر شے سے وہ علحدہ ہے

دفعہ ۱۰۔ آتما نے ست اور رج اور تم تین شے سے ایک نقاب کہ جسکو جسم کہتے ہین بنایا اور اُسمین اپنے تئین چھپایا جیسے کہ فانوس کے اندر روشنی پس حجاب کے اُٹھانے کے واسطے گیان اور دھیان شرط ہے شعر مصقلہ عقل کو تو صاف کرو دل کو اگر۔ اسمین محجوب ہی جو خود ہی نظر آویگا۔

دفعہ ۱۱۔ جو شخص ادم کے جسم کی حفاظت کرتا ہے اور وہ جب بدن سے جدا ہوتا ہی بدن کو دُکھ ہوتا ہے اور اُسکو کچھ پرواہ نہین ہوتی جب جیو آتما بدن کو چھوڑتا ہے بدن حرکت سے باز رہتا ہے اسواسطے یہ حرکت دہندہ قرار دیا گیا ہے اور جو نادانی اور جہل کو دور کرتا ہے اور عقل سلیم رکھتا ہی وہی آتما ہی اور پران کے معنی اصطلاح حکما مین حرارت جیو آتما ہی چاہیے کہ جیو آتما کو تیر اور آتما کو نشانہ بنا اور دل کو قوی کرکے لگایا کبھی خطا نہو گی اور عین آتما ہو جاویگا اور جسم کو تلے کی لکڑی اور سر پرنو کو اوپر کی لکڑی اور تصور کو حرکت چوب خیال کرکے مدام شغل پرنو کا کرے پس جو جوہر ذات کہ پوشیدہ ہی نظر آویگا۔

دفعہ ۱۲ جیو آتما کسی سے پیدا نہین ہوا از خود موجود ہے لیکن اسکو مایا سے الفت زیادہ ہے باینوجہ یہ اپنی حقیقت اصلی سے غافل ہو رہا ہے اور محسوسات کی لذات مین مبتلا ہے گو شاید

سلف ۱۰ اس بیان و قول کا جامی نے یوسف زلیخا مین کہا ہے

تلسی داس نے راماین مین لکھا ہے چوپائی ایشر انس جیو ابناسی ۔ چیتن امل سہج سکھ راسی سوم سدبایالس بھیوگوسائین ۔ بندھیو کیٹ مرکیٹ کی نائین ۔ پس سمجھو کہ جس طرح شرابی شراب کے نشہ مین بیہوش ہو جاتا ہے اور دین اور دنیا سے بیخبر اسی طرح یہ جیو آتما لذات محسوسات کی خواہش کے نشہ سے متوالا بنا رہتا ہے اور محسوسات کے وسواس سے پریشان رہا کرتا ہے جیسے کہ مار گزیدہ بیہوش ہوجاتا ہے یہ لذات دنیا کا پھندا بے تمیز بن جاتا ہے حالانکہ جس طرح بازی گر کی حرکات کی کچھ اصل نہین ہے اسی طرح اس عالم کی کچھ اصلیت نہین اور جس طرح دیوار پر کسی حسین اہرو کی شبیہ دیکھنے سے کچھ لذت نہین ملتی اسی طرح خواہش ناقص سے کچھ نفع نہین ہوتا پس جب جیو آتما لذات محسوسات کو چھوڑ دیتا ہے جیو آتما کے مرتبہ سے گذر پرماتما ہو جاتا ہے وہی عیش سرور لازوال اور منتہاے مراتب ہی ۔

دفعہ ۱۳ ۔ شائقین پر مخفی نرہے کہ آتما جیو آتما کیون ہوگیا اور کس طرح ہو جاتا ہے محققین کا قول یعنے بید کا یہ چاہی کہ جیو آتما حسل و رنجات سے منزہ ہی رج اور ست اور تم یہی تینون اسباب بند اور نجات کے ہین اور جیو آتما بسبب عقل اور دل اور اہنگار کے انکے افعالون کے نسبت کو اپنے تعلق کرتا ہے اور مقید ہو جاتا ہے جس وقت اس نسبت کو چھوڑ دیوے وہ قید سے رہا ہو جاتا ہے اور یہ تینون از خود کوئی فعل نہین کرتے فاعل ہر فعل کا جیو آتما ہی اور ان پر ناحق کی تہمت ہی بطور آہکر جب کوئی کسی شغل مین رہتا ہی اس حالت مین جب کوئی اس سے متکلم ہوتا ہی وہ اسکی بات کو نہین سنتا اگر متکلم جب جواب طلب کرتا ہی مخاطب مجیب ہوتا ہی کہ اسوقت میرا جی اور جگہ گیا تھا پس ظاہر ہی کہ قوت سمع متعلق گوش اور دل کے نہین ہی بلکہ ہر ایک خواہش کا تعلق جیو آتما سے ہے اور جیو آتما سبب افعال صرف بسبب نسبت کرنے اپنی جانب کے پایہ لطافت سے خارج ہو کر کثافت اور رذالت مین پڑتا ہی اور رج اور ست اور تم جو قید کے سخن موضوع اور موزون ہین مبتلا رہتا ہی غرضکہ جہل اور ظلم اور غضب اور شہوت موجب گرفتاری ہین ۔ جب کہ ان تینون کی حرکات کے نسبت اپنی طرف نہ کرے وہ آزاد ہے اس رمز نازک کے سمجھنے کے لیے مادہ عقل اور اجتماع کامل قوت مدرکہ شرط ہے ۔

دفعہ ۱۴ ۔ جب اس نور پاک لازوال آتما کا کسی قدر حصہ یعنے انس کہی جسم مین متمکن ہوا اُسکا نام

برہم قرار پایا اور جب برہم سے ملا یا وصل ہوا جیو آتما ہو گیا گیان ہونے سے پرم آتما ہو جاتا ہے
بے گیان سے فقط آتما رہجاتا ہے جو فی الاصل ہے —

دفعہ ۱۵ — یہ کوئی نہ سمجھے کہ ایک حصہ غیر تعین کے دھیان کرنے سے کیونکر اپنے اصلی جزو
مین دھیانی پہونچ جاتا ہے لہذا بنظر زود فہمی عوام تشریح اُسکی کی جاتی ہے —
قاعدہ ہے کہ کل اپنے جزو سے ہمیشہ مرکب رہتا ہے اور کبھی جزو کل سے علحدہ نہین ہوتا تو اگر
دھیانی اپنے کل سے ملجاوے بدین دلیل کہ اُسکا جزو بھی کل سے ملا ہوا ہے تو پس اس
قرینہ سے تم سمجھو کہ بلا تکلف ہر جزو اپنے کل مین ضرور مل سکتا ہی اسکے وقوع کا سمجھنا علاوہ
عوام جنکو منطق خواہ تحریر اقلیدس کا کچھ بھی بہرہ ہوگا جزو سے کل کا مشترک رہنا خوب سمجھینگے
لیکن فی زمانہ ہر شخص کی لیاقت ایسی نہین ہی کہ جنکی تحصیل مین منطق خواہ تحریر اقلیدس ہو بنظر
سمجھنے اون صاحبون کے ایک عمدہ تمثیل مین اظہار اس عقدہ مالاینحل کی دیتا ہون تاکہ ہر خاص
اور عام کے دل پر بالیقین اس کا ادراک ہوجاوے تمثیل جیسے کٹھ پتلی کے ناچ مین ایک
شخص درمیان ایک پردے کے بیٹھتا ہے اور ہر ایک پتلیون مین ایک ایک تار بس خوبی
سے لگائے رہتا ہی کہ جس طرح پر وہ چاہتا ہے حسب دلخواہ اپنے نچاتا ہے اور ہر ایک پتلیان
اسکے اشارہ پر اس خوبی سے اپنا اپنا فعل عیان ہوکر برملا دکھاتی ہین کہ دیکھنے والے
مطلق پایان امتیاز سے گذر جاتے ہین اور ایک نمونہ قدرت ایزدی سمجھتے ہین مگر غور کا
محل اور امتیاز کی جگہ ہے کہ تار والا صرف ایک شخص رہتا ہے اور پتلیین متعدد اور سب
پتلیون کو تار اُسی کے ہاتھ مین رہتا ہے اور جیسی جیسی اُسکی خواہش ہوتی ہے ایک یا بالکل
پتلیون کو اُسی خواہش کے اشارہ پر نچاتا ہے اور جب چاہتا ہے اپنے پاس اُسی تار کے اشارے
کھینچ لیتا ہے پس سمجھنے کی یہ تمثیل ہے جسکے بعد اس امر کو عقل کامل اور تامل کافی سے سمجھے گویا
معافہم کے اپنے کو منزل مقصود پر فائز المرام سمجھے —

دفعہ ۱۶ — غور کرنے سے ہر شخص دریافت کرسکتا ہے کہ جواہر شفاف اور صیقلی مثل یاقوت و الماس
زمرد اور نیلم اور بلور اور آئینہ وغیرہ اشیاء صیقلی جو کیچڑ مین پڑجاوین آلودہ کثافت ہوجاتی ہین
اور اُنکا حسن اور جوہر محجوب ہوجاتا ہی اور جب پانی سے دھلایا جاتا ہی تو اُنکی کدورت دور ہوجاتی ہی

اور جیسا کہ اصلی جوہر اُسکا ہے پھر نمایاں ہو جاتا ہے اور روشنی چمکنے لگتی ہے اسی طرح جیو آتما کی حقیقت کو سمجھو کہ یہ نور بے نہایت ہے لیکن تخیلات محسوسات اور تمنائے لذات سے اوسکے مکدر نظر آتا ہے جب جیو آتما کو عقل اور گیان ہو اور ریاضت اور نیک افعال کے پانی سے دھویا جاوے اور محسوسات اور لذات کی آلائش اُسکے دل کے جسم سے جاتی رہے پھر وہی پرم آتما اور آتما اور نور مطلق ہے اس سے زیادہ اور کوئی مقام اور منزل اعلےٰ نہیں ہے یہی منتہائے مراتب ہے اور اسی کو حاصل کرنا چاہیے مثل جسطرح تل مین تیل اور پھول مین بو اور دہی مین گھی اور لکڑی مین آگ اور برگ حنا مین سرخی ہے اوسی طرح جیو آتما مین آتما ہے اب غور کا مقام ہے کہ پھول مین خوشبو نظر نہین آتی مگر یقین ہے کہ دہی اور دودھ مین مکھن ظاہر نہین رہتا مگر محنت شاقہ سے جدا ہوتا ہے اور جدا ہونے کے بعد پھر اُسمین نہین ملتا اسی طرح آتما تمام اشیا مین موجود ہے تمیز کو عقل سلیم درکار ہے نادانی ہے پایا غایت مشکل ہے

دفعہ ۱۷ — اس بیان مین لغایہ دفعہ ۱۶ ہر قسم کی توضیح کی گئی مگر اصل مطلب نہایت تہ مین تھا چونکہ اصل منشا اپنا بلا تجالت امرے شرح کہہ امور ہے لہٰذا نہایت تہ کی بات ظاہر کیجاتی ہے وہ یہ ہے کہ درمیان آتما اور جیو آتما جو مایا موسوم ہے وہ کیا شے ہے اور کیا وجہ ہے کہ ایک شے کو اوسکے باعث سے دو قرار دیا جاتا ہے اول کثیف اور دوم لطیف پس درمیان مین جو حد فاصل ہے اوسی کا نام نقاب حجاب دوئی ہے جب انسان دوئی سے گذر جاتا ہے یعنے کلہم خیالات دوئی کو ہمہ نوع چھوڑ دیتا ہے تب پرم آتما کا درشن بلا تکلف ہو جاتا ہے اور جیو آتما جو باشث اوسکے حجاب کے پرماتما سے علیحدہ ہے ایک مین ملجاتا ہے اس مضمون کو بششٹ جی نے سری رام چندر جی کو جوگ بششٹ مین سمجھایا ہے تشریح سری مہاراج رام چندر جی نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ نور پرماتما میرے سامنے چمک کر بجلی کی طرح نکل جاتا ہے جواب آپ خیالات دوئی کو مطلق ابھی فاصلہ دریا متلاطم مین رہنے نہ دیوین زان بعد جب یکتائی ہو جاویگی نور لازوال بدرجہ مساوی برابر العین رہا کریگا اور اس تمیز دوئی سے اُسمین قیام ہو جاویگا —

دفعہ ۱۸ — بعض جاہلون کا قول ہے کہ آیا کوئی صورت مجسم ہے اگر ہے تو ... اور ... سے ... اور ... مگر مفہوم اُنکا سراسر غلط ہے ...

اونکے ضرور ہوا کہ توضیح کامل کردوں اب سمجھو کہ مایا دو قسم کی ہے ایک وہ کہ جسکے معنی کی توضیح بیان ہذا کے دفعہ ۵ مین کی گئی ہے اور دوسرے وہ کہ جسکی تشریح دفعہ ۱ مین ہے اسکے خلاف جو سمجھے ہین اپنی غلط فہمی کا ایسا ٹھوکر زبردست اور ایسا طمانچہ سخت کھاتے ہین کہ جسکے صدمہ سے سنبھلنا محض دشوار ہو جاتا ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ ہر شخص اپنے عقیدہ کا نتیجہ پاتا ہے کہ جسکی توضیح دفعہ ۳ نمبری ۱۴ مین آگے کی گئی ہے۔

نمبر ۹ بیان واصل ہونے پرماتما سے حسب مقولہ گوشائین تلسی داس اور ملجانے پرم جوت مین حسب مقولہ مولوی روم اور شاہ بو علی قلندر مردان مرتاض اور واقفان اسرار حضرت اوند حقیقی۔

دفعہ ۱۔ گوشائین تلسی داس نہایت مردم رسیدہ اور کامل تھے اور قول اونکا قابل اعتبار اور اعتماد بلکہ رامائن بھاشا تصنیفی اونکی فی زمانہ سند گردانی جاتی ہے اونکا ایک کلام یہ ہے —

دوہا ست بچن اور دینتا پرتریا مات سمان ٭ یا ہوسے ہرنا ملین تو تلسی جھوٹ زبان ٭ پس ثابت ہوا کہ پرماتما تین کام سے اپنے متلاشیون کے نہایت خوش ہوکے اپنا درشن دیتا ہے۔ اولاً راست گفتاری ثانیاً ترک زنا کاری ثالثاً اختیار عجز اور انکساری۔

دفعہ ۲۔ الکھ پرگاش ترجمہ ہر چہار بید کے دوسرے انپکہند مین لکھا ہے کہ جب پران حواس ظاہری اور باطنی پر غالب ہوتی موسوم ہو جاتا ہے اور جوتی کی حقیقت کو سمجھے اور جھوٹھ نہ بولے اوسکی زبان سے جو سہواً کوئی بات غلط بھی نکلجاوے بلا شبہ سچ ہو جاتا ہے —

دفعہ ۳۔ پس ہر گیانی کو چاہیے کہ التشرتے پر ارتھنا کرے کہ قول اور فعل اسکے یکسان ہوجاوین اور احکام بید فراموش نہون اور راستی نصیب ہوجاوے۔

دفعہ ۴۔ علم اور عقل سب سے اعلےٰ ہے کیونکہ بغیر اسکے نیک اور بد اور خرد اور کلان اور کذب اور راست کی امتیاز نہین ہوتی ہے کیونکہ علم اور عقل کے سوا کوئی رہبر اور دستگیر اور شفیع اور دور کرنے والا حیرت اور وہم اور رجا کا نہین ہے۔

دفعہ ۵۔ اور آزاد اور جیم کو بغیر نیک افعالی میسر ہونا محال ہے اور نیک افعالی

وہ ہے جس سے کسی متنفس کو تکلیف اور رنج اور نفرت نہو۔

دفعہ ۲۔ راست گفتاری اور حصول علم اور انقیاد نیک افعالی اور ضبطی حواس ظاہری اور باطنی اور قوائے افعالی جانب لذات محسوسات سے اور امداد و نباہ خاص اور عام کو محبت اور مروت اور شجاعت سے اور تمامی مخلوق کو یکسان تصور کرنا اور ایسی حرکت نہ کرنا کہ جس سے کسی کی دل شکنی اور باعث ملال ہو اوسی کا نام عبادت اور ریاضت ہے اور اسکا مرتبہ سب سے زیادہ قرار دیا گیا ہے

شعر سعدی راستی موجب رضائے خداست ٭ کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست۔

دفعہ ۳۔ خودی کو دور کرنا اور خاک مین ملجانا یعنے اپنے کو مٹا دینا یہ وہ درجہ ہے کہ شاہ بوعلی قلندر اور مولوی روم کی شعرین پڑھنے سے معلوم ہوویگا اشعار تا توئی کے یار گردد یار تو ٭ چون نباشی یار باشد یار تو ٭ تو مباش اصلا کمال این است وبس ٭ تو درو گم شو وصال این ست وبس ٭ ہر کہ این پندار من عاشق شنید ٭ بیشک اندر محفل جانان رسید ٭ ہر کہ او از خویشتن بیزار گشت ٭ بیشک آنکس محرم اسرار گشت ٭

اب زیادہ توضیح فضول ہے اور قول فضول محض بے غرور ہے۔

نمبر ۱ بیان بدیا اور اودیا اور ہر جہار اوستہا اور وقوع اقسام خواب اور توضیح اُسکی اشکال موقوعہ کا

بیان اودیا دفعہ ۱۔ اودیا وہ ہے کہ جس سے تو ہمات پیدا ہون اور فانی اور ناپایدار چیزون پر رغبت ہوا کرے اور جو اسباب تعلقات اور گرفتاری کو مہیا کرے اور بیم و رجا کے بے حقیقت اجزا کو باحقیقت دکھلاوے اور راہ راست سے ٹیڑھی راہ پر بھٹکا وے اُسی کا نام اودیا اور جہل اور بیعلمی ہے۔

بیان بدیا دفعہ ۲۔ جس سے وہم اور شک اور حیرت اور حسرت دفع ہوا اور جس سے اودیا کو مع اُسکے تعلقات کے فنا سمجھے اور جس سے حواس عشرہ اور قوائے افعالی یعنے ۱۴ اجزا مفصلہ ذیل ایک رائے ہوکے فرمان برداری کرین اور محسوسات کی طرف میل نہ کرین گو کہ انتہائے نظر تک سیر کرین وہ بدیا ہے اور علم اور دانش تفصیل چودہون اجزائے مع موکلون کا ۱ قوت باصرہ ۲ قوت سامعہ ۳ قوت شامہ ۴ قوت ذائقہ ۵ قوت لمس ۶ دل ۷ چت یعنے حاکم قوت متخیلہ ۸ بدہ یعنے قوت مدرکہ ۹ اہنکار ۱۰ نطق ۱۱ قوت دست ۱۲ قوت پا ۱۳ قوت آلۂ تناسل

سے ان تینون اجسام سے بچون کی طرح کھیل کرتا رہتا ہی۔

دفعہ ۱۱ - جب اُن تینون اجسام سے نکل کے محویت اُسمین ہوتی ہے جو کہ قسمت پذیر نہین ہے اور پیدا کرنے والا اور زندہ رکھنے والا اور فنا کرنے والا تینون حالتون کا ہے تب جیو آتما سے آتما ہو جاتا ہی پس اسی درجہ کا نام تریا ہی۔

دفعہ ۱۲ - ان تینون حالتون سے جو جدا ہی اور سب مین شامل ہی اُسی کا نام آتما ہی۔

دفعہ ۱۳ - جیو آتما حالت سکھپت مین اور برہمہ حالت جیرت مین ایک ہو کے لذت سروری حاصل کرتے ہین اُسوقت دوئی درمیان مین نہین رہتی ہی اور تفریق جزو اور کل کی معدوم ہو جاتی ہی۔

دفعہ ۱۴ - حالت سپن مین آتما ادراک لطافت کرتا ہے اور لطافت حواسون سے ادراک محسوسات لطیف کا اور روشنئ قلب اور رہن گربھ اسی حالت سے مراد ہی۔

دفعہ ۱۵ - حالت سکھپت مین اعتبار واحد اور جمع اور غیریت کا نہین رہتا اور حواس کسی طرف مطلق متوجہ نہین ہو سکتے جیو آتما اور آتما ایک ہی ہو جاتا ہی اور دانائی سے پُر ہو جاتا اور کمال حالت سرور مین جا رہتا ہی۔

دفعہ ۱۶ - بیان اشکال و وقوع خواب ہاے ہر قسم

راقم کو جتانا اس امر کا بدل منظور ہے کہ ہر شخص خواب دیکھتا ہی مگر جس شخص سے اُسکی اصلی کیفیت استفسار کرتا ہے کوئی واقعی شرح نہین کر سکتا عمدہ عمدہ عامل اور فاضل اور پنڈت اور فقیر اسکے اظہار سے متعذر اور مجبور رہتے ہین لہذا حال منفصل لکھا جاتا ہی تاکہ عوام بلا اعانت غیرے صرف انھین دفعات کے معائنہ سے فائز المرام ہون ۔

دفعہ ۱۷ - انسان کے جسم مین جو دل ہے اُسکا خاصہ اُسکے بیان مین درج ہو چکا ہے یہان بھی شمہ اسکا لکھا جاتا ہے واضح رہے کہ دل آفتاب جسم کا ہے اور حواس اُسکے شعاع یعنے کرن ہین طلوع آفتاب دل سے سب شعاع نمود ہوتی ہین اور غروب سے سب اُسمین سما جاتی ہین قس علی ہذا جب آدمی خواب غفلت مین ہوتا ہے حواس ظاہری اپنے افعال سے معطل ہو جاتے ہین پس اُسوقت نہ کچھ دیکھتا اور نہ سنتا اور نہ سونگھتا و نہ لمس و نہ کسی عضو سے محسوس کرتا اُسی

حالت کا نام سواپ ہی سواپ کے معنی ہین کہ اپنے تئین آپ پاتا ہی

دفعہ ۱۸ - حالت سکھپت یعنے خواب غفلت مین جیو آتما جو دل مین مقیم ہے پرم آتما کے پاس پہونچتا ہی یعنے اپنے عین الکمال مین ملجاتا ہی اور حالت بیداری مین جوکہ دیکھتا اور سنتا اور چکھتا یا ذائقہ کرتا ہی حالت سپن مین اسکو مکرر تحقیق کرتا ہی اور تخیل سے نادیدہ اور ناشنیدہ بھی دیکھتا ہی بسبب اسکے کہ جیو آتما فاعل ہر فعل کا ہی اور جسم کثیف سے جدا ہوکے جسم لطیف سے مثل اپنی عادت کے فعل اور تمیز کرتا ہی اور اُس حالت مین ایک رگ موسومہ افضل العروق کہ جس سے صفرا پیدا ہوکر دل مین آتا ہی وہ راہ آمد و رفت حواس ظاہری اور باطنی اور قوا افعالی بند کر دیتی ہی بدینوجہ کوئی خواب نظر نہین آتا اور نہایت سرور حاصل ہوتا ہی اسکا نام سکھپت ہی اور برعکس اسکے واقع ہونے کے خواب دیکھتا ہے اُس حالت مین تمام حواس اسطرح بے حس ہوجاتے ہین کہ جیسے پرندے درخت پر وقت بسیرے کے آرام کرتے ہین -

دفعہ ۱۹ جب روح حیوانی باہر سے اندر کی طرف متوجہ ہوتی ہے اُس حالت کا نام خواب ہے حقیقت اُسکی یون ہے کہ جب ابخرے کثرت سے دماغ کی طرف بسبب رطوبت بدن کے جاتے ہین حواس ظاہری ادراک محسوسات سے باز رہتے ہین اُسوقت طبیعت آرام کو چاہتی ہی اور کاہلی ہوجاتی ہے پس تمام قوا اپنے افعال سے باز رہتے ہین جب کسی شخص پر خواب کا غلبہ ہوتا ہے حواس ظاہری معطل ہوجاتے ہین اور حس مشترک اُس حالت مین کام کرتی ہے اور بعض بیکار رہتا ہے اور کوئی کام اُسکے ہاتھ مین نہین رہتا کیونکہ نیند کے وقت طبیعت غذا کے ہضم کرنے کو متوجہ ہوتی ہے اور آرام طلب کرتی ہی اُس حالت مین نفس اور حواس ادراک معقولات سے معطل ہوجاتے ہین پھر قوت متخیلہ لوح حس مشترک کو صور محسوسات سے معرا پاتی ہے پس جس قدر کہ صور محسوسات اُسکے خزانے مین ہوتے ہین لوح مشترک پر نقش کرتی ہی اُسکا نام خواب ہی -

دفعہ ۲۰ دیکھنے والا خواب کا چند اقسام کا خواب دیکھتا ہے اُس وقت سمجھتا ہے کہ یہ سب ظہور حالت بیداری مین ہوتا ہے اور اپنے کو بیدار سمجھتا ہے بعد تحقیقات عقلا نے خواب کی تین قسمین مقرر کی ہین اول رویاے صادقہ - دوسرا رویاے معبرہ تیسرا اضغاث

اور احلام

دفعہ ۲۱ ۔ رویاے صادقہ کی تعریف یہ ہے کہ جو کچھ خواب مین دیکھے وہی پیش آوے طریقہ ہونا اسکا یہ ہے کہ نفس ناطقہ اُس حالت مین کسب اشیاء عالم عقول اور جوہر عقلیہ سے کرتا ہے پس جو دیکھتا ہے سچ ہوتا ہے الفاظ عالم عقول اور عالم روحانی اور جوہر روحانی اور لوح محفوظ مترادف ہین پس سمجھو کہ جسکے نفس ناطقہ کا آئینہ زنگ لوثات اور مکدرات سے صاف اور مجلی ہوگیا ہو اور جسکو فرصت اور فراغت حواس ظاہر کے اشتغال سے زیادہ ہو بیشک عالم عقول سے اُسکا نفس ناطقہ متصل ہوکر جس قدر صورتین کہ اُسکی لوح محفوظ مین ہونگی دیکھنے سکیگا۔ یہ ایسا ہے جیسے کہ مقابل اُس آئینہ کے جسمین کوئی نقش یا تصویر ہو دوسرا آئینہ رکھا جاوے اور وہ بھی مثل اُسکے صاف ہو ایک کا عکس دوسرے مین پڑے اُسی طرح سے آئینہ لوح محفوظ کے نقش آئینۂ نفس ناطقہ مین ہو جاتے ہین پھر قوت حافظہ حفاظت کرتی ہے جبتک کہ وہ خواب سے بیدار ہو بعد بیداری جو وہ دیکھتا ہے سچ ہو جاتا ہے اور جو کہتا ہے صحیح ہوتا ہے قوت متخیلہ اُسمین کچھ اپنا تصرف کرنے نہین پاتی بدین نظر اسکا نام رویاے صادقہ ہے۔

دفعہ ۲۲ رویاے معبّرہ کی تعریف یہ ہے کہ جسکی تعبیر بعینہٖ واقع نہو بلکہ ضد پر یا بشکل اُسکے ہو جب قوت متخیلہ کسی کی قوی ہوتی ہے اور نفس ضعیف پس قوت متخیلہ سبقت کرکے نفس ناطقہ کے دیکھے ہوے کو اُس حالت سے بحالت غیر تبدیل کر دیتی ہے اور بجاے اُسکے کوئی اور صورت بنا لیتی ہے۔ یہ قاعدہ ہے کہ جب ذہن مین ضعف ہوتا ہے اُس حالت مین جو خواب دیکھتا ہے اُسکی ضد پر ذہن انتقال کرتا ہے یا مثل اُسکے دیکھتا ہے۔

دفعہ ۲۳ اضغاث اور احلام کی تعریف اسکے معنی ہین خواب ہاے پریشان کہ جسکی تعبیر نہو اسکے وجود محض بے اصل ہین کیونکہ اس قسم کے خواب بسبب زیادتی آلایش دنیا کے نظر آتے ہین اصطلاح فلاسفہ مین مذکور ہے کہ جنکے افکار نامعقول ہین وے ایسے خواب دیکھتے ہین۔ دیکھو بیان الف غیاث اللغات اور بیان خواب انوار نامتناہی مین ۔

نمبر ۱۱ - بدیہہ مکت اور جیون مکت کی شرح کہ جسکے شرف علم اور عمل سے راجہ جنک بدیہہ ثانی بن سکتا ہے

دفعہ ۱ مکت عجیب کیفیت کا نام ہے اصلی معنی اُسکے سرور دائمی ہین اور تعینات سے دل کو دور کرنا اور خواہش سے آزاد ہونا یہی مکت ہے اور پابند حواس رہنا اسی کا نام بندھن ہے۔
دفعہ ۲ اب اقسام مکت ظاہر کی جاتی ہے پرمیشر مین ملجانے کی راہ دکھلائی جاتی ہے جسکو شوق ہو عمل کرے اور جسکو ذوق ہو استعمال مین لاوے پہلی قسم کا نام جیون مکت ہے کہ جسکے معنی ہین کہ عین حیات آزادی ہوجاوے اور دوسرے نوع کا نام بدیہہ مکت ہے کہ بعد انتقال آزادی ہوتی ہے تشریح جیون مکت صاحب جیون مکت کو جہان اور جہانیان سب دکھلائی دیتے ہین مگر اُسکے تصور مین سب معدوم معلوم ہوتے ہین جیسے کہ سورج وقت شام کے باآنکہ انتقال کلی نہین کرچکا لیکن نظر نہین آتا ہے اور ایسے شخص کا کاروبار دنیا کوئی ہووے یعنے جیسا کہ دنیا دارون کا دستور ہی رہتا ہے مگر تمام مخلوق مین اُسکو آتما ہی نظر آتا ہے اور رنج اور راحت سے وہ متغیر نہین ہوتا یکسان اپنا حال رکھتا ہے اور کسی کی صحبت سے اُسکو گریز نہین ہوتی و نہ کسی کی ہمنشینی سے خوشی کیونکہ دوست و دشمن مین اُسکو امتیاز ہی باقی نہین رہتی کیونکہ حسد اور بغض اُسکے انتشکرون سے نکل گیا رہتا ہے اور جیون اور مرن کو بھی برابر تصور کرتا ہے۔ تشریح بدیہہ مکت یہ درجہ اُس شخص کو نصیب ہوتا ہے جسکو جیون مکت نصیب ہوگئی ہو اور دم واپسین کے وقت مین کسی شئے کی تمنا باقی نہ رہگئی ہو یعنے جسقدر اشیاے خواہشی ہین سب کو وہ پہلے ہی سے ترک کرچکا ہو ایسا شخص بعد مرنے کے اپنی اصل سے جا ملتا ہے یعنے جو کل شئے مین محیط ہے اُسمین سما جاتا ہے جو بیان احاطۂ تحریر اور تقریر سے باہر ہے یعنے یہ وہی ہوجاتا ہے کہ جو بیان آتما کا ہے فقط بر تمثیل اس بیان کے ایک حکایت الکہ اسواج مین لکھی ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ اندر دلومن نامی ایک راجہ اہلا نام اپنی جورو سے جو نہایت حسین تھی مسرور رہا کرتا تھا اندر نام ایک شخص اُس شہر مین بستا تھا اُسنے روایتون مین سُنا تھا کہ اہلا نام زوجہ گوتم رکھیشر پر اندر راجہ دیوتان

عاشق ہوا تھا پس مجھپر بھی فرض ہے کہ بلحاظ ہم نامی راجہ کی زوجہ ابلا پر عاشق ہو کر اپنا تصرف کرون
چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا اور جب اُسکا عشق ظاہر ہوا تو وہ راجہ بھی اُسپر عاشق ہو گئی آخرکار
غلبۂ عشق نے جسطرح دونون کے دل کو ملایا تھا دونون جسمون کو بھی ملا دیا اور ہر قسم کا خوف
اور شرم درمیان سے نکل گیا الغرض راجہ کو جب خبر ہوئی عقوبت ہاے نوع بنوع اُنپر کی
تاہم اُنھون نے اپنے غلبۂ عشق سے کتائی یا ہم کو نہ چھوڑا تب واسطے فہمائش کے راجہ نے
طلب کیا نتیجۂ فہمائش پر دونون کا جواب یہ ہے کہ ہم عشق کی بدولت دو سے ایک ہو گئے
اور رنج و راحت جسمانی کو چھوڑ کر روحانیت مین پہونچکر بیغم ہو گئے اب ہم نہین جانتے کہ تو کون ہے
اور کیا ہے ہمارا دل جو باہم ملگیا ہے کسی طرح جدا نہین ہو سکتا تو یہ سمجھ کہ یہ عشق جسپر ہم سوار ہین ایسا
بیباک ہے کہ دوزخ سے نہین ڈرتا اور ایسا غنی ہے کہ بہشت کو نہین چاہتا ہے
اور سواے معشوق دوسرے کو دیکھنے نہین دیتا تم بدن کو تکلیف دیا چاہتے ہو ہم پہلے ہی سے
اسکی محبت چھوڑ چکے ہین ہمارا دل ہزارون بدن سے خوبصورت بنانے کو قادر ہے اور ہم وہ شے ہین
کہ بدن کے معدوم ہونے سے معدوم نہین ہوتے ہین ماحصل کلام یہ ہے کہ جب آتما سے ایسی
محبت کرے کہ اپنے کو بھول جاوے تب وہ سب درجے نصیب ہوتے ہین ۔

دفعہ ۳ اگیان کے سبب جسم سے محبت کر کے غم اور خوف ہوتا ہے اور جب گیان نصیب ہوتا ہے
انند روپ کے درجے کو پہونچتا ہے

دفعہ ۴ کرمون سے بالکل کنارہ کش ہو جانا گیانیون سے بھی غیر ممکن ہے پھر اگیانی کس طرح سے
ضوابط اسکا ہو سکتا ہے ۔

دفعہ ۵ ہر قسم کا فعل متعلقہ جسم انسانی مثل خورد و نوش و خواب و بیداری وغیرہ اور زندہ رہنے اُسکے
لوازمات کے حصول کی کرنا اور نیز حفاظت اور نیز جنکے سبب سے بظاہر یہ سامان مہیا ہوتا ہو
اُنکی خدمت کرنا جبین حیات ترک ہو نہین سکتا چنانچہ فقرا بھی ضروری سمجھکر خواہ مخواہ کرتے رہتے ہین
پس دنیادار کس طرح الگ بری ہو مگر دل سے اُنکو فانی جاننا اور دوا کا استعمال کرنا جیون مکت کے
درجے مین پہونچاتا ہے اور تیسری سیڑھی اُس کوٹھے کی ہے

دفعہ ۶ جب تک آدمی اپنے کو فاعل ہر فعل کا سمجھتا رہیگا پابند محسوسات رہیگا اور جب تک

نمود اشیاء فانی آسکے بطون مین رہیگی حصول مدعا سے وہ بہت ہی دور ہے جب یہ دونون
نقص دفع ہوجاوینگے صفت آزادی کی اُسمین حلول کریگی پس اسی مرتبہ کا نام مکت ہے

دفعہ ۶ صفائی دل سے شاہد مقصود کا جلوہ نظر آتا ہے اور بحالت خواہش کامل وہ خود اپنے جمال باکمال دکھلانے سے دریغ نہین کرتا اور جسکو بسبب کثافت عقل کے علانیہ نظر نہین آتا مگر جبکہ اپنا تصور وہ کماحقہ مضبوط رکھیگا وہ خواب مین دیکھ سکتا ہے اور عالم ملکوت یعنی خواب مین اسطرح نظر آویگا جیسے کہ متحرک اور ساکن پانی مین اپنا منہ نظر آتا ہے پس اُس حالت مین حق کو مثل روشنی اور عالم کو مثل سایہ کے دیکھیگا نور حق دیکھنے کے تین درجہ ہین اول و اوسط و ادنٰی اول مرتبہ عارفون کا ہے کہ دل کے آئینے مین اپنے کو آپ دیکھتے ہین اور دوسرا اور تیسرا مرتبہ سالکون کا ہے کہ بیرا پاتما کے دھیان کے شرف سے فائز المرام ہوتے ہین —

دفعہ ۷ جو عارف محسوسات سے جدا ہوکے محویت پیدا کرتا ہے بے اندوہ ہوجاتا ہے پس ہر شخص کو واقف ہونا چاہیے کہ وہ بالاتر عقل اور حواس سے ہے پس حواس کو دل کو اور دل کو عقل کل کو اور عقل کل کو اُس ذات پاک کو جو لی نشان ہے تصور کرکے اس ترکیب سے عامل تمام قیود سے بری ہوجاتا ہے اسی کا نام جیون مکت اور بدیہہ مکت ہے —

دفعہ ۸ ہر شخص نے کیفیتین راجہ جنک بدیہہ کی سُنی ہین زیادہ لکھنا فضول ہے ہر کیوا دیا ہم کو لازم ہے کہ شوق پیدا کرے کہ ویسی ہی کیفیت وہ ویسا ہی درجہ نصیب ہو —

نمبر ۱۷ بیان نہ جگانے سوتے ہوئے آدمی کو کہ جسکی توضیح نہایت فائدہ بخش اور سود مند ہے

جب آدمی سوجاتا ہے تمام حواس ظاہری اور باطنی اور قوا اعمالی دل سے ملجاتی ہین اور اپنے اپنے مقامات کو چھوڑ کر رہتی ہین جب اپنی خوشی سے آدمی جاگتا ہے حواس آہستہ آہستہ اپنے مقام پر جا قائم ہوتی ہین اور ناگاہ جگانے سے احتمال رہتا ہے کہ کوئی قوت یا حواس اپنے محل پر پہونچ نہ سکے جس باعث سے اُسکی آنکھ کی بصارت یا کان کی سماعت مین خلل ہوجاوے فی الحال یا دوسری حواسون کی نسبت بھی ایسا ہی سمجھنا چاہیے ایسے مرض کا علاج حکما سے بھی نہین ہوسکتا ہے دیکھو صفحہ ۲۱۹ الکھ پرکاش کا —

دفعہ ۲ اکثر دھیانی بنظر اسکے کہ عوام اسکو نہ چھیڑین اپنی آتما کے دھیان مین مثل آدم خوابیدہ کے

ظاہر اسو جاتے ہین اور سرور لا انتہا مین مست ہو جاتے ہین اُس وقت اُنکو جو کوئی جگا دیتا ہے
اور وہ اپنی بیخودی سے جبریہ جاگتے ہین اُنکو ایسا شاق گذرتا ہے کہ قہر درویش بر جان درویش
ایسے ہی موقع کی مثل ہے پس ایسے موقع کا جگا دینا نہایت گناہ عظیم ہے کیونکہ ایک شخص
بسرور کو مغموم کر دیتا ہے۔

دفعہ ۳ اسی جگا دینے کا وہ نتیجہ ہوا کہ جسکے واسطے سری مت بھاگوت مین راجہ پرچھت
کی کتھا کا نشان دیدینا کافی ہے۔

دفعہ ۴ بیان مین اقسام خواب مختص رویاے مراقبہ کے درج ہے کہ حالت خواب مین
نفس ناطقہ واسطے ملاحظہ نقش و نگار جو اسوقت کے تشریف لیجاتا ہے اور اپنی خوشی سے آمد و رفت
رکھتا ہے حالت جگا دینے انسان کی بغیر جگنے اُسکے ایک قسم کی کلفت اُس پرماتما کو بھی ہوتی ہے
لہذا سوئے ہوئے آدمی کو جگا دینا زیادہ تر ممنوع ہے۔

نمبر ۱۳ بیان اسم اعظم یعنے اجپا جاپ کہ جسکو شغل پرنو کا کہتے ہین اور بید وان اور بیدانتی کا اسی طریقہ پر عمل ہوا کرتا ہے

چونکہ امور مخفی اور اسرار غیبی کا ظاہر کرنا اپنے فیض رسانی او فیض بخشی کا ایک ثمرہ ہے لہذا اس
بیان مین اسم اعظم کا ذکر لکھا جاتا ہے کہ جسکا مختصر ذکر بیان آتما شناسی کی دفعہ مین لکھا ہوا ہے۔

دفعہ ۱ بیدون مین لکھا ہوا ہی آدم تت ست یہ نام پرماتما کے مہا اُتم ہین اور عوام صرف
کتابون مین نام اسم اعظم کا پڑھتے ہین مگر تلاش کرنے کی جہد اتنی نہین کرتے کہ اس عمل سے عرفان
کے درجے مین پہونچین۔

دفعہ ۲ ذکر کرنا اسم مذکورہ کا تین صورت سے مقرر ہے ۱ بلند آوازی سے کہ دوسرا سُنے
۲ آہستہ زبان سے کہ غیر نہ سُنے یہ مرتبہ اوسط ہے ۳ بغیر حرکت زبان کے دل سے کہے کہ یہ
مرتبہ اعلیٰ تر ہے اس ترکیب سے جو عمل کرے گناہون سے پاک ہو کر عرفان کا مرتبہ پاوے
اور اسم بزرگ کی اجپا جاپ سے جو جو کشف اور کمال چاہیگا بلا تردد حاصل ہوا کریگا باقی رہی تعریف
اس اسم سعلی کی تمامی بیدادا اور بیدانت اور الکھ پرکاش اور گیان ساگر مین مالامال ہے زیادہ لکھنا

دفعہ ۳ علیٰ ہذا القیاس کسی چیز کا پشچی یا سنی کو کرادو وانے عقیدے کا نتیجہ ضرور پاویگا دیکھو بھگت پال پو پشپی مین کہ صدہا جاہلون کو بے قرینہ عقل کی امداد سے کو چہ گردی بارگاہ پرماتما کی کیفیت کا مختصر وقوف حاصل ہوگیا ہو۔ الغرض پرمیشر نے پشچی کو بڑی عزت اور درجہ اعلیٰ بخشا ہی اور تعلق خاطر کو عجب فخر عطا کیا ہی۔

نمبر ۱۴ بیان اقسام سیدھی اور طرز حالات کا اُسکے کہ جسکا عامل مختار جمیع اقتدارات ملقب ہوتا ہے

ریاضت پرماتما کی ایسی عمدہ تاثیر رکھتی ہے کہ انسان کو فرشتہ بنا دیتی ہے اور محنت شاقہ سے پرماتما سے بھی ملا دیتی ہے اسی کا وہ نتیجہ ہے کہ ہر قسم کے اقتدارات کا وہ مخزن ہو جاتا ہی اور شہنشاہ عالم کہلاتا ہے مگر عقلا نے اُن صاحبون کے حال پر کہ جو ریاضت شاقہ سے بھاگتے ہین اور پردہ دولی کے نہ اُٹھنے کے باعث سے پرماتما بالغ کہلاتے ہین اٹھارہ قسم کی سیدھین اُنکے حصول مطالب کے لیے موضوع فرمائے ہین۔

دفعہ ۲ پوتھی شکھ ساگر جو ترجمہ سری مت بھاگوت کی ہی اُسکے ایکادش اسکندھ کے پندرھوین ادھیائے مین لکھا ہوا ہی کہ سیدھی اٹھارہ قسم کی ہی آٹھ کلان اور دس خورد هنر مندان بچار سیدھی اور ہین کہ جو مردان مرتاض کو ریاضت کے نتیجے ہین یا پرمیشر عطا فرماتا ہے اُن اٹھارہ ون کے طریقہ عمل کا لکھ دینا اس خیرخواہ عوام ہند پر ضرور ہے کیونکہ اُنکے ماحصل کا ملنا متعلق بدھیان پرمیشر ہے۔

نمبر	قسم اور صفت	کیفیت حصول ہر ایک سیدھی
۱	صفت اپنی کو لڑکا بنالیوے	ہر پنج عناصر مین گرمی اور سردی اور سپ اور شہد اور سختی بصید دل اور شعور کامل معاینہ قدرت حق کرے یہ سیدھی نصیب ہو
۲	جسم خرد کو کلان بنالیوے	پانچون بھوت آتما اور پانچون تت کا جو دھیان دھر سیدھی حاصل کر
۳	جسم کو مثل پنبہ ہلکا بنا کر جہان چاہے اُڑتا پھرے	ہیرانٹ سروپ نارائن کا جو دھیان کرے۔ ایضاً
۴	جسم سبک کو گران بنا دے	چتر بھوجی چھوٹا سروپ کا دھیان چاہیے۔ ایضاً
۵	ہزارون کوس کا حال بیٹھے ہوے دیکھ لیوے	مہت تت روپ کا دھیان شرط ہے۔ ایضاً

۶	ہزاروں کوس کی باتیں سنے	اہنکار روپ کا تصور کرے یہ سدھی حاصل ہو۔
۷	جو چیز جہاں سے چاہے منگا لیوے	بشن روپ کا دھیان کرنا مشعر حصول مطالب ہے
۸	سب دیوتا اطاعت میں رہیں۔	باسدیو روپ کا دھیان ایضاً ایضاً۔

آٹھ سدھی لکھی گئی باقی اور سدھوں کا وصف لکھا جاتا ہے اور طریقہ عمل بلجا دکھلایا جاوے گا
۹ جسم پر ضعیفی آنے نہیں پاتی ۱۰ جس جگہ طبیعت دوڑاوے طرفۃ العین میں پہونچ جاوے۔ ۱۱۔ دوسرے کی شکل کے مانند اپنی شکل بناوے ۱۲۔ اپنی جان کو دوسرے کے بدن میں لیجاوے ۱۳۔ جب چاہے تب مرے ۱۴۔ جس مقام پر جانے کی طبیعت چاہے اور جسکے ساتھ عیش کی خواہش ہو وہاں جاکر عیش کرے۔ ۱۵۔ جس چیز کے لیے خواہش ہو فی الفور موجود ہو جاوے ۱۶۔ جسکو جو حکم دے وہ بجا لاوے اور خود واقف حالات ماضی اور مستقبل اور حال کا ہو جاوے ۱۷۔ دوسرے کی طبیعت کی بات جانے اور سردی اور گرمی زمانے کی موثر نہو ۱۸ جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی کو روک دے اور زہر جو بدہ انسان کو چاہے تو اُسکے جسم میں زہر کا اثر ہونے نہ دیوے۔ یہ اٹھارہ سدھی مشہور ہیں ۱۹ جہاں چاہے پیدا ہو ۲۰ جسکو جس مرض کی دوا دیوے شفا ہو جاوے ۲۱ جو کہے راست ہو ۲۲ تب سدھی اسکے حصول ہونے پر ریاضت میں مرتاضوں کے کچھ کسی کا خرخشہ کارگر نہیں ہوتا واضح ہو کہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ نمبر کی سدھیاں باعث ریاضت کے مردان مرتاض کو حاصل ہوتی ہیں اور باقی سدھیں ہر شخص کو استعمال سے مل سکتی ہیں۔
دفعہ ۳۔ اجمالاً توصیف عمل سدھوں کی یہ ہے اور ادھیاو مذکورہ بالا میں درج ہے ۱۔ اہنکار روپ کا دھیان کرنے والا دنیا کی خواہش چھوڑ کر نہایت خوش بیٹھے پرم آنند ہو جاتا ہے ۲۔ سیت روپ پرمیشر کا دھیان دھرنے سے انسان پر ضعیفی کا اثر ہونے نہیں سکتا ۳۔ پرماتما کے دھیان سے دور کی بات سنائی دیتی ہے ۴۔ سورج روپی پرمیشر میں تصور قائم ہونے سے ہزاروں کوس کی چیزیں دکھلائی دیتی ہیں ۵۔ باو روپ پرمیشر کے دھیان سے چشم زدن میں جہاں چاہے چلا جاوے۔ ۶۔ جوگ ابھیاس کر کے اگن میں من لگانے سے اپنی شکل حسب دل خواہ تبدیل کرنے کی مقدرت ہوتی ہے ۷۔ انتہکرن میں آتما کے دھیان دھرنے سے دوسرے کے جسم میں اپنی جان لیجانے کی طاقت ہو جاتی ہے ۸۔ ستوگن کے دھیان سے جسکے ساتھ چاہے عیش کرتا پھرے ۹۔ سر پنج عناصر

دھیان کرنے والے جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی روک دے سکتے ہین۔ ا۔ جو آدمی ہمیشہ آٹھون پہر
اپنی طبیعت مین ہر ایک کام کا انجام متعلق بحکم اور اجازت پرمیشر کے سمجھا کرے ضروری اور لازمی
اور شرطیہ ہے کہ سب کام اُسکا پختہ اور درست اور عمدہ اور بہتر ہوا اور کسی امر مین نہ دال نہ آوے
اور ہر دل عزیز قرار پاوے۔

دفعہ ۴ جو آدمی اندریون کو اپنے بس مین رکھکر سچے من سے پرمیشر کا دھیان کرتا ہے اور ہر
فعل کا فاعل سمجھتا اور کل شے مین اُسکو محیط جانتا ہے اُسکے سامنے بائیسون سدھی ہاتھ جوڑ کر
کھڑی رہتی ہے۔

دفعہ ۵ پس انسان کو لازم ہے کہ آتما کا دھیان چھوڑکر کسی دوسرے جانب کو نہ بھٹکے جب تک
اور دنیا کے تماشاے فانی کو نہ سمجھکر گرفتار تقلید گذشتگان اور گمراہون کا تھا اتنی عمر اُسکی ضایع اور
بلاحساب رائگان گئی اور جب سے کہ پرماتما مین دھیان لگا کر اپنی خودی سے گذر کر منزل بیخودی کا
مسافر ہوئیگا اُس دم سے شمار اُسکی زندگی کی ہووےگی اے برادران ہند آتما نے بہت سے مقام
نصائح اور وعظ فرمایا ہے کہ پنبۂ غفلت کو اپنے گوش سے نکال حاصل مدعا کی جانب اپنے دل کو رجوع کر
وہ درجہ حاصل کرو کہ عوام مین افضل اور اعلی قرار پاؤ دیا ابشمہ حضرات غافل اور نیم عاقل کو چہ ضلالت سے باہر
نہ آکر شراب بیخبری کے نشہ مین مدہوش ہوکر ایسے بیخبر اور متوالے خواب غفلت مین سو رہے ہین کہ خوف
ملک الموت اور دہشت عاقبت اندیشی بالکلیہ اُنکے گوشۂ دل سے نکل کے مانند روح حیوانی کے
سیاحی اور اوقات گذاری کو بہتر اور افضل سمجھتے ہین اب سے اے حضرات ہند ہوش مین آکر عاقبت اندیشی
سے شرف سعادت کونین حصول مین درلاؤ اور لہو ولعبی اور بیفائدہ کامون مین اوقات عزیز کو
ضایع نہ کرو۔ کیونکہ خویش وضعی اور محبت فرزند اور زن یا الفت والدین یا اُنس خوبان روزگار
مانع آتما شناسی ہین۔

دفعہ ۶ راقم کو بجز تحریر نصائح اور کچھ سود نہین ہے اور یہ بھی خوب جانتا ہون کہ اس نقارخانہ
مین طوطی کی آواز کو کون سنتا ہے فاما چونکہ اس فقیر کا خمیر خلق رفاہ گمراہان خلائق ہے لہذا ضروری
سمجھا گیا کہ اپنی جانب سے وعظ اور نصائح کے جو مندرج ہین اور اس برن پنجم کا لیست جو سب
برنون کا ضمیر اور سب برن مثل دانۂ مالا کے ہین انکو زیبا اور فرض ہے کر دیے اور لکھدیے جاوین

پس چونکہ عوام کا دستور چاپلوسی اور خوشامد ہے مگر فقیر کو اس سے کیا مطلب بلکہ اسی چاپلوسی اور خوشامد کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام ہند میں سے طریقہ بیدانی کا مفقود ہوتا جاتا ہے اور گمراہی کا سامان موجود ہوا آتا ہے تھوڑا سا غور کر کے سمجھو کہ اس ہندوستان یا ساری ہفت اقلیم میں پہلے سب ہندو تھے اور ہر شخص بید پڑھتا اور دوسرے قسم کے علموں کے حصول سے متمتع ہوتا تھا جب سے حضرات برہمنوں نے بید خوانی سے عوام کو غیر مستحق قرار دیا اور در پردہ اپنے ہم قوم کی افزائش عزت ملحوظ رکھی اسی دم سے علم اور عمل ہند سے اٹھا اور دوسرے ملک والوں نے لوٹ لیا اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلطنت ہند باعث بیعقلی اور مشورت حضرات کوتہ اندیش گوہر گنجینہ جواب تک مفتخر جننے سے بار نہیں آتے غارت گئے اور اسی علم چھپانے کا ثمرہ یہ ہوا کہ ہزاروں ہندو مسلمان اور کرسٹان ہو گئے اور تاہنوز یہ سلسلہ جاری ہے پس یارو تم بھی غور کرو کہ قابل تدارک یہ فرقہ ہے یا لائق تعظیم قطع نظر اسکے تم سمجھو کہ اگر تمامی ہندوؤن کو اپنے اصول مذہب سے واقف کاری ہوتی تو ایسا عمدہ مذہب چھوڑ کر دوسرا دین کیوں قبول کرتے خیر ہر چہ گذشت بماضی پیوست یہ خون انھیں حضرات ناقص العقل کی گردن پر باندھا گیا جنھوں نے علموں کو مثل پارچہ حیض کے چھپانا جائز رکھا پر مشیر زندہ رکھے جناب منشی کنھیا لال صاحب الکھدھاری زاد لطفہ کو جنھوں نے منشیانہ علاج سے بید کو ظاہر کیا اور عوام کی اطلاع کے لیے باین کم بضاعتی اپنے ہزاروں روپیے صرف کر کے الکھ پرکاش اور الکھا مدانج اور گیان پرکاش جو ترجمہ ہر چہار بید اور جوگ بششٹ اور سری کرشن گیتا کے ہیں ترجمہ کر کے چھپایا ہے ورنہ اس مذہب کا درخت خشک ہوا جاتا تھا صرف منشی صاحب موصوف نے سرسبز اور شاداب کیا ہے ہند میں بہت سے امیر اور مالدار ہیں مگر کسی کی توفیق نہیں ہوئی کہ ان کتابوں کو چھپوا کر عوام ہند کو کہ صاحب علم ہیں تقسیم کر دیں یا انکی ایسی اعانت یا دستگیری کریں کہ جناب موصوف اپنی قوت بازو کی اعانت پاویں کس شد ... یا نشود ... گفتگو نمیکنم

نمبر ۱۵ بیان ما حصل کسب کمال و کشف اور معجزہ و بیانہ بیان یہ ماننا کہ جو درجہ جوگیشران نامی کو عطا ہوا کرتا ہے

دائم بیحد غور اور تلاش کے دریا مین غوطہ زن تہا کہ فقرا کو کیونکر کشف اور کمال حاصل ہو جاتا ہی آخر اسی غواصی مین پہلے صدف ہاے گوہر پوشیدہ ہون کے ہاتھ آئے مگر نفس ناطقہ نے انکو لڑکون کا کہیل بتلاکے اور اصلی کیفیت کی اس طرح پر ہدایت فرمائی کہ پابندان لذات محسوسات جو اپنے حواسون کو قابو مین کرتے اور کور باطن ہونے کا اعتراز خود جمع کرتے ہین انکو چاہیے کہ اپنے حواس عشرہ کو ضبط کرین جب تخیل محسوسات کل دل سے جاتے رہینگے اور طبیعت اوپر تصور الٰہی یعنی دہیان کامل پر تمام مستغرق اور مستقل مرتبہ استغراق کو پہونچ جاوینگے اسدم ہر قسم کی کمالیت اور کشف حاصل ہو جاویگی پس اس ترکیب سے بہتر کوئی دوسری تدبیر عمدہ نہین ہی۔

دفعہ ۲ دوسرا غوطہ جانب تصحیح اور راست ہو جانے بیان عابدون کے ہوا تو نفس ناطقہ یون ناطق ہوا کہ راست گوئی ایسی عمدہ خاصیت رکھتی ہی کہ جب انسان ہمیشہ سچ کہنے کی عادت کریگا اور جہوٹ کبہی زبان سے نہ نکالیگا وہ جو بات کہیگا خواہ مخواہ پرمیشر اُسکو سچ کر دیویگا یہ شرف راست گوئی کا ہی بیان مفصل اسکا بیان نمبر ۹ مین نہایت فصاحت سے لکہا گیا ہی دیکہو۔

دفعہ ۳ ایک امر اور یہ باقی رہجاتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ فقرا دوسرے کے اسرار دل پر آگاہ ہو جاتے ہین اسپر الہام یون ہوا کہ فقرا اپنی صفائی قلب سے کہ باعث ریاضت کے مجلی ہو گیا رہتا ہی پس جب کسی امر کا دریافت اُنکو منظور ہوتا ہے تو اُسے آئینۂ دل مین کہ محل پرمیشر کا ہے اور پرمیشر حاوی ہر مقام اور ہر مقام اُسمین محیط بدین دلیل کہ ہر جزو اپنے کل سے ہمیشہ ملا رہتا ہے بلا تامل انکو امر مستفسرہ باغور کرنے اس طرح پر آئینۂ دل مین نظر آتا ہے کہ وہ مقام مطلوب گویا ہمارا اُسمین اور حرکات اور سکنات وہان کے رو برو ہو جاتے ہین پس دیکہنا چشم ظاہری اور چشم دل دونون یکسان ہے بدین نظر روشن ضمیران جن جن مدارج اور مقاصد کو چاہتے ہین حسب دلخواہ اپنے دیکہا کرتے ہین اور جب تک خواہش کرتے ہین وے کیفیتین بدستور قائم رہتی ہین ورنہ مثل افراد طاش اور گنجفہ کے ابتر کر دیتے ہین کیونکہ ایسے خیالات اور تماشا کو وے لوگ محض پوچ سمجہتے ہین وجہ اُسکی یہ ہے کہ اگر وے اسکو پوچ نہ سمجہین اور اُسمین طبیعت کو رجوع لاوین تو وہ بہی پابندی محسوسات کی دلدل مین داخل ہو جاوین اور اُنکو تخیل محسوسات سے ہر آن کنارہ کشی کیے رہنا گویا کل مدار ریاضت اور تصوف کا ہے۔

دفعہ ۳ ہر شخص کو یہ مرتبہ مل سکتا ہے جو خیل محسوسات کو ترک کر دے اور دھیان پرماتما
مین ہر دم مشغول رہے پس اے میرے برادران ہند اس مرتبہ انگیز کو نہایت غور سے مطالعہ
کرکے ایسی مشتاقی بہم پہونچاؤ کہ اس زینے پر حاوی ہو کر خاتمہ مراتب پر بلا تکلف پہونچ جاؤ
شعر کر تو ایسی محنت اے ناداں دل + تا شود آخر ش تو پاگل +

نمبر ۱۶ سولہ کلا جسم انسانی کا بیان کہ جسکی توضیح فرشتہ بناتی ہے اور وضاحت معنی اصلی نرگن اور سرگن کے

ہر ایک امر مخفی اور رمز عجیب کو صاف صاف کہنا گویا آدمی کو فرشتہ بنانا ہے ہر ایک شخص کو شک
اس بات کی ہے کہ فرشتے نورانی ہوتے ہین اور انسان مخمر آب و گل ہے تو وہ کیونکر فرشتہ ہو سکتا ہی اور
وہ کون طریقہ ہی کہ راجہ جنک جو بدیہہ موسوم ہے کہ جنکی روایت آج تک مشہور ہے اور وہ درجہ
کسی کو میسر نہوا یہ کیونکر ممکن ہے فقط لہذا وہ عقدہ بیان جوابا لکھتا ہون شعر خوشتر آن باشد کہ سر دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگران +

دفعہ ۱ پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور چار قوا افعالی اور ۵ پران اور ۱۶ دل
جب تک یہ ۱۶ جدا جدا بدن مین موجود ہین ظاہر ہے یہ مکت حاصل نہین ہوتی ہے کہ لوازمہ بشریت
کچھ نہ کچھ باقی رہتا ہی مگر معرفت اور گیان توحید سے باوجود موجود رہنے جسم کے جیون مکت ہو جاتی ہی —
دفعہ ۲ جیسے کہ پانی سب دریاؤن کا سمندر سے نکلکر نام اور صورت علیحدہ قبول کرتا ہی آخر
سب نام اور صورت چھوڑ کے پھر سمندر مین ملجاتا ہی اسی طرح پر علم آتما دیکھنے والا اس تماشا کا ہی یہ دین
سب کلا اور صورت پیدا ہوتی ہین اور اس سے تعلق رکھتی ہین اور آخیر مین اسی مین سما جاتی ہین —
دفعہ ۳ جب یہ ۱۶ کلا محو ہو کے اسمین سما جاتی ہین اور نام اور صورت وغیرہ کچھ باقی نہین
رہتا ہی تب وہ پرش کہلاتا ہی وجہ یہ ہی کہ تمامین پر ہو جاتے ہین اور جب یہ ۱۶ کلا ظاہر ہوتی ہین جیو آتما
کہلاتا ہی غرض کہ صورت سے بے زوال اور آزاد جبلہ گرفتاری سے ہوتا ہی —
دفعہ ۴ جو نام اور صورت اور رنگ و بو کہ ہی وہ ۱۶ کلا کے اندر ہی او سرگن کہلاتا ہی اور جو اس سے
باہر ہی وہ نرگن ہی اور نہ وہ چیز منسوب ہوتی ہی وہ نہ کہلاتی ہین کیونکہ جسمین وہ نہو تا وہ موجود اور موسوم نہو اور

وہ جو دونون سے باہر ہی بلکہ باہر سے بھی باہر ہی کہ جو موسوم ہی وہ وہ نہین ہی۔

دفعہ ۵۔ جب تک ۱۶ کلا کے اندر عمل کرے جیو آتما اور بندہ ہی کوئی ہو اور جو ۱۶ کلا سے باہر ہو پرم آتما ہی کوئی ہو۔

دفعہ ۶۔ اور جو نفی اور اثبات کلا اور اُسکے شمار سے درگذر ہے وہ آتما ہے کوئی ہو دیکھو صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴ کتاب الکھ پرکاش مطبوعہ گیان پریس آگرہ۔

نمبر ۲ گیان یعنے عرفان کی تعریف کہ جسکے استعمال سے اولیا اور مرد کامل عیار اور واصل پرماتما ہو جاتا ہے

گیان ایسی عمدہ شے ہے کہ جسکے علم اور تحقیق سے ہر فرد بشر اولیاؤں کے زمرے مین گنا جاتا ہے اور مرد کامل عیار اور واصل پرماتما خدا کا ہو جاوے واضح ہو کہ انکا نہایت خوش ہو کے اپنے پیرکاروں کے لیے راہ راست عرفان بتلاتا ہو اور گمراہان طریقہ معرفت کو کیا عمدہ ہدایت جو قابل دلنشینی ہو فرماتا ہی

دفعہ ۱۔ حواس قابو کرنے سے جوگی اور دل کے قابو کرنے سے عارف کہلاتا ہی اور سب لذات محسوسات اور ادراک مظنونات سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہی وہ خطرات دنیا اور عقبیٰ سے آزاد ہو کر عرفان کے گھوڑے سوار ہوتا ہے۔

دفعہ ۲۔ اس طریقے کے پیروکاروں کے لیے تین طریقے بید مین قائم کیے گئے ہین پہلا اوپاسنا بمعنی عشق یعنی ایسی محبت صادق کرے کہ دوئی درمیان سے جاتی رہے دوسرا کرم کانڈ جسکے معنی ہین نیک افعال مین سعی کامل کرنا از روے علم معقول یعنی بید تیسرا گیان جسکے معنی ہین معرفت اسرار پرماتما۔

دفعہ ۳۔ انسان جب پیروی حصول مدارج عرفان کی حسب ہدایت بالا کرکے منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے مراتبات سہ گانہ بالا از خود ترک ہو جاتے ہین۔

دفعہ ۴۔ عارفون پر جہالت اپنا اثر نہین کرسکتی اور تمامی مخلوقات اُنکی نظرون مین یکسان اور مساوی نظر آتے ہین کیونکہ پردہ دوئی کا اُنکے دل سے اُٹھ گیا رہتا ہے اور جلوہ نور پرماتما اُنکے دل مین ہر دم درخشان اور تابان بنا رہتا ہے۔

دفعہ ۵۔ کسی طرحکا گنہگار اور سراپا عصیان سے بھرا ہوا ہو جب عرفان کے درجہ پر پہونچے گا آتش سوزان عرفان اُسکے قصورات کے خرمن کو اس جلدی سے جلا کر پاک وصاف کر دیتی ہی کہ جیسے سنار پیلے سونے کو جلا کے زر خالص بنا دیتا ہی اور جب زر خالص ہوئے گا بے بہا ہو جائے گا۔

دفعہ ۶۔ عارف کو تمنائے دولت اور خواہش جاہ و ثروت اور التجا حشمت او شوکت کچھ نہین رہتی مستغنی ہر ایک خواہش سے عرفان کر دیتی ہی۔

دفعہ ۷۔ ہر چند کہ عرفان سے کچھ دولت اور حشمت حاصل نہین ہو جاتی مگر عارف کے نزدیک ان نعمتون کی کچھ قدر باقی نہین رہتی کیونکہ ان نعمتون کو وہ فانی اور ناپایدار سمجھتا ہی اور اپنی خواہش کو اُنکی جانب رجوع نہین لاتا کیونکہ دنیا و خواہش متعلق حواس ہے اور عارف حواسون کا ضابطہ ہوتا ہی اور بیگیان ایسی عمدہ شئے ہی کہ تمام خواہشون کو جلا دیتی ہے۔

دفعہ ۸۔ کرم کا کرنا اور چھوڑنا حسب موقع اور مناسب ہی جب تک خودی معدوم نہو کرم کو کرتے رہنا چاہیے اور جسکی نظر سے دوئی جاتی رہتی ہے وہ کرمون سے آزاد ہو جاتا ہے یعنی اُسکو پھر ضرورت کسی کرم کرنیکی باقی نہین رہتی۔

دفعہ ۹۔ جو کہ کرم جوگ کرتا ہے وہ صاف دل ہو کر اپنے جسم اور حواس پر قادر ہو جاتا ہی پھر پرماتما اُسپر دیال ہو کر اُسکے ناقص اعمال کو حساب سے منہا کر دیتا ہی یہ بھی بیان ویسا ہی ہی کہ جیسے تنکے کی اوٹ مین پہاڑ ہو دیکھو بیان نمبر ۲۶۔

دفعہ ۱۰۔ برہم کا جاننے والا یعنی بیگیانی باوجودیکہ سب فعل کرتا ہے مگر اپنے کو فاعل کسی فعل کا نہین سمجھتا بدین وجہ اُسکے افعال قبیحہ اُسکو گنہگار نہین کر سکتے ماسوا اسکے افعال قبیحہ کے گنہگار کرنے اور نہ کرنے کی رمز کو وہ خوب جانتا ہے اور دنیا مین ایسے لوگ اپنے مسکن آبائی مین رہتے ہین مگر عالم سے کشیدہ خاطر اور بیزار اور اُن پر تکلیفات یا خواہش دنیوی اپنا اثر نہین دکھلا سکتی ہین جیسے کہ پانی اپنا اثر کنول کے پھول یا پورین کے پتے پر نہین کر سکتا باوصفیکہ ہمیشہ وہ پانی ہی مین قیام رکھتے ہین۔

دفعہ ۱۱۔ عارف افعال کے نتیجہ کی تمنا کو ترک کر کے اور ہر ایک تمنا سے آزاد ہو کر پرماتما سے ملتا ہے اور تفرقہ کا گرفتار اپنے اعمال کا بدلا چاہا کرتا ہے لہذا وہ مقید رہا کرتا ہے۔

دفعہ ۱۲ - یگانگی سے سب طرح کی قوت حاصل ہوتی ہے لہذا یگانگی کسی کا محتاج نہیں رہتا اپنے آتما کے درمیان مین مست رہتا ہے جس محویت کی وجہ سے صاحب تماشے ہر نوع کا پیش نظر رہتا ہے پس جب اصل مالک سے جاملا تو اسکو پھر تمنا کسی چیز کی کیونکر باقی رہے -

نمبر ۹ ابیان شناخت یگانگی کہ جنکی تعظیم اور تکریم مقبول پرماتما عوام پر فرض ہے

دفعہ ۱ - عارف کو لازم ہے کہ جسقدر کام کرے پرمیشر کو اسکا فاعل سمجھے اور اُسکی سزا اور جزا کا اپنے کو مستوجب نکرے پس وہ صاحب کمال ہے -

دفعہ ۲ - نیک افعال ہونا اور توہمات سے منزہ اور اپنے حال موجودہ مین خوش اور کسی سے کچھ غرض یا التجا نرکھنا اور شہوت اور غضب سے بری اور دل اور اندریون کو زیر حکم عقل کے رکھنا اور تکلیفات رسمیات سے آزاد اور قانع اور صابر مرضی پرمیشر پر رہنا اور جو کچھ میسر آوے اُسپر شاکر رہنا بقول ہر چہ آمد پیش نگذارد درویش اور کسی کے جاہ اور جلال اور کمال پر حاسد نہونا اور برآمد اور غیر برآمد مدعا کو مساوی سمجھنا اور کسی حیوانات کو نکھانا اور نہ کسی جاندار کو ستانا کیونکہ جان بخشی اور خواہش گوشت خواری سے دل سیاہ ہوجاتا ہے کہ جس دل کے صاف کرنے کے لیے ہزارون فکر لازم آتی ہین اور کرنی پڑتی ہین اور لذات محسوسات کو ترک کرنا اور حق کا نگران رہنا عین یگانگی اور عرفان ہے -

دفعہ ۳ - حواس عشرہ نہایت سرکشی مین رہتے ہین اور دل کو اپنی طرف کھینچا کرتے ہین مگر جب کہ عارف بدل النفس ناطقہ کی طرف متوجہ رہا کرے گا اُس حالت مین حواس اُسکے تابع بنے رہینگے الغرض عشق پرماتما عجیب اثر رکھتا ہے -

دفعہ ۴ - عارف جب کہ شہوت اور غضب کو روکے اور دلکو قابو کرے پھر اوسکے حواس جو محسوس کرین اور لذت محسوسات حاصل کرین داخل گناہ نہین ہے -

دفعہ ۵ - ضابطہ حواس ہمیشہ بیدار دل رہتا ہے اور جب دل صاف یعنی بیدار ہوا صاحب کشف اور کمال بن جاتا ہے -

دفعہ ۶ - اپنی خواہش اور طلب لذت سے شہوت رانی نکرنا اور پھر اولاد اور

تو تم تھاہ ہوا چنانچہ جب گوپیان گئین اور جمنا انکے کلام فرمودہ سے گھٹ گئی وے پار چلی گئین اور
سولہ ہزار تھال جو نو نوع کی غذاؤن سے پر تھا پیش کرکے استدعی انکی خورش کی ہوئین الغرض دُرباسا نے
بالکل کھالیا اور کچھ نہ چھوڑا اور جب گوپیان پار اوترا آئی تھین پھر طغیانی جمنا جیون کی تیون
ہوگئی تھی تب گوپیون نے رکھیشر مذکور سے پوچھا کہ اب ہم کس طرح پار اوترین انھون نے کہا
کہ جمنا سے کہدینا کہ اگر دُرباسا دودہ کی خورش سے ستی ہون تو تم پانی کو راستہ دو
چنانچہ اسی کلام کے کہنے سے جمنا مین قابل آمد و رفت راستہ ہوگیا اور گوپیان اوتر آئین مگر با خود ہا
نہایت متعجب ہوئین کہ یا پرمیشر یہ کیا معاملہ ہے کہ سری کرشن جی باوجود ملاپ ہمارا اور کھانے سولہ ہزار
سکھیون کے اچھوتا نند کہلاتے ہین اور دُرباسا باوجود خورش اتنا کے ستی دودہ خورندہ
موسوم ہین جب فرداوہ ہم لے انکے دلون کو نہایت گہرا دیکھا تب وے سری کرشن جی کی
قدمبوسی سے سرفراز ہوکر اپنے راز دل کو ظاہر کرین تب جناب معزالیہ موصوف نے اپنی زبان
مبارک سے اس طرح بتلایا کہ تم سب کو کیا شک ہے اس شک مین ہم عالم خلائق یا خود ہا
اصل حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنی خواہش سے تم لوگون کے ساتھ مل جل نہین کرتے ہین البتہ جب تمہارا
تم لوگون کا ہوتی ہے رفع کر دیتا ہون ویسے ہی دُرباسا رکھیشر دودہ طعامی ہین اور
سولہ ہزار تھال کی غذاؤن کو صرف انکے کلام کا استدعا پر کھایا ہے کچھ اپنی خوشی سے نہین کھایا
فقط پس سمجھو کہ جو شخص بے حرص خود کوئی کام نہین کرتا اوسکا علم اور جسم دو قید سے چھوٹ سکتا
سعدی کا قول ہے شعر چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزی بدہ وگرنہ ستمگر بزور
بستاند دیگر تو ہم ہر در سے مستی امیدوار شو پس امید پر ز شیشان بکار

نمبر ۹ اتار کے دنیا کی توضیح جو شخص دنیا داروں کے لیے قابل دید اور

فقرا کے لیے لائق عمل و شنید ہے

دفعہ — جب تک کوئی کرم کرکے افعال کی لذات سے سیر ہو ترک کرنا افعال کا اوسے
دشوار ہوگا پس کمال سے محروم رہیگا —

دفعہ ۲ — اگر کوئی بظاہر حواس کو روک بیٹھے اور دل اُسکا تخیل محسوسات کا کرتا رہے وہ کند ذہن اور سیہ باطن ہے اور جو حواس ظاہری اور باطنی اور دل کو بواجبی روکے اور قوائے افعالی سے بے غرض نفسانی فعل کرکے وہ بیشک قابل قرب پرماتما ہے —

دفعہ ۳ — جو پہلے کرم یعنے افعال مروجہ کو کرتا نہین وہ تیاگی ہونے کی لیاقت رکھتا نہین اور جو فاعل نیک افعالی ہے وہ برہم سے لین ہونے کے قابل ہے —

دفعہ ۴ — جہلا جوگ کے معنی ترک تعلقات جانتے ہین اور نادانان زمانہ جنگل ورزی بتلاتے ہین اور اصلی معنی جوگ کے بموقع مناسب فعل کرنا ہے —

دفعہ ۵ — بد افعالی کو چھوڑنا اور نیک افعالی کو بھی دل سے بے ثبات اور بے بنیاد سمجھنا ترک مطلق ہے لیکن ادن فعلون کی محبت دل سے دور کرنا اور اُنکے نتائج پر متوقع نہ ہونا یہ تارک کی عمدہ صفت ہے شرح چونکہ انسان سے ترک مطلق افعال کا محض غیر ممکن ہے پس جو تمنائے نتائج اور ہر ایک تمنا کو تمامہ دل سے ترک کرتا ہے وہ تارک ہے کیونکہ جو نتائج کا متوقع رہیگا وہ وہ فعل کرے گا جو پرمیشر کو مرغوب بلا رنج احدی ہے اور جو نتائج کا متمنی ہوگا وہ ہزار کو اپنے مطلب کے واسطے ستا کے جو کچھ کردنی اور ناکردنی ہے بمفاد مدعا اپنے سمجھکے اُسکے کرنے سے دست کش نرہے گا —

دفعہ ۶ — جو کوئی نیک افعالی بغیر طمع عوض کے کریگا اوسکو کبھی نقصان نہوگا کیونکہ نقصان اُسوقت معلوم ہوتا ہے جب نفع کی امید کرے اور نپاوے اور جسکو نفع کی غرض ہی نہین اُسکو نقصان کی آفت بھی نہین پس جو اتفاقیہ بلا خواہش پرمیشر کی کرپا سے اوسکو نتیجہ ملے وہ نفع مین سمجھے اور ایسا مفہوم رکھے گا کہ کبھی ناچیز سمجھے گا ایسی سمجھ والون سے جو اتفاقاً از راہ سہو کوئی خطا بھی ہو جاتی ہے اُس سے اوسکو ضرر بھی نہین ہوتا کیونکہ مضرت وہ ہے کہ جس سے غم اور اندوہ ہو اور تیاگی کو خوشی اور غمگینی کچھ بھی نہین ہوتی اور تحسین اور نفرین کی کچھ پروا بھی نہین رکھتا لہذا پرمیشر بھی اوسکے قصورات کو معاف کر دیتا ہے —

دفعہ ۷ — جو جہلا اور جھوٹا جگ اور دان اور تپ کے نتائج کی امید رکھتے ہین اُنکو سمجھو کہ وے اسیر کمند مایا ہو کر تاریکی مین بھٹکتے اور ٹھوکر کھاتے پھرتے ہین اور منزل مقصود کو پہونچنے سے

بہت ہی دور پڑے ہوئے ہین اور ہمیشہ اپنے کو گنہگار اور مجرم قرار دیکر حرکات نوع بنوع کی کرتے رہتے ہین۔

دفعہ ۸ ۔ تیاگی کی یہین صفت ہے کہ اپنے زن و بچہ مین رہکر بخوشی و خرمی گذران کرے مگر دل سے ان کو غیر سمجھتا رہے اور مردہ اور لاوارث کی طرح اپنے دل کو رکھے اور جاہل جنگل مین جا اور گھر کو چھوڑ دوسرون کے نکڑے کی امید پر نوع بنوع کی شکلین بنائے گھومتے ہین وے محض بے علم اور بے عقل اور پورانے زمانے کے پیرنا بالغون کے مقلد ہین انکی شان مین زیادہ لکھنا محض فضول ہے اونکی توصیفات جسکو دیکھنا ہو منشی گردھاری لال صاحب کی گیان ساگر کی چھٹی موج مین دیکھ لیوے کافی اور بس ہے تشریح بید کی سرتی ہے کہ جو اس ہستی کو نیست سمجھے وہ ہستی ظاہری سے نیست ہو جاوے اور جو اسکی ضد پر اور بالعکس سمجھے نتیجہ متضاد پاوے ۲۔ آتم بدھ ہے کسی ہند مین نہین رہتا بس تعلقات کرم کانڈ سے آزاد ہو اوسکے واسطے وے کریا کرم جو پابستگان تعلقات کے لیے درکار ہین کوئی کرنی لازم نہین ہین۔

دفعہ ۹ ۔ جو جسم اور دل کو قابو مین کرے اور خواہش محسوسات کو تیاگ دیوے اُسکو لازم ہو کہ خلوت مین بیٹھ کے دل کو آتما سے لگاوے۔

دفعہ ۱۰ ۔ ایک ایسے صاف اور ہموار مکان مین جہان نشیب اور فراز نہو سبز گھاس کو بچھاوے اور اُسپر پوستین ہرن یا شیر کا رکھکر سیدھا ہو کے بیٹھے اور بدن کو کسی طرف اور کسی طرح حرکت نہ دیوے اور ناک کے نتھنون کو توجہ تمام دیکھے اور نظر کو کسی طرف جانے نہ دیوے فقط یہ عمدہ طریقہ آتما شناسی کا ہے فقراے کامل کا قول ہے کہ مہاراج سری کرشن جی شامی دواپر کے ستیا القیون کو ترکیب بالا کی تعلیم فرمایا کرتے تھے اور بکثرت اس طریقہ کا رواج تھا۔

دفعہ ۱۱ ۔ جو آتما کا طالب ہو اُسکو چاہیے کہ مستقل مزاج ہو اور ملوثات سے آزاد ہو کر اپنا تابع بناوے پھر پیشتر کے دھیان مین اپنا دل مرجوع لاوے کیونکہ دلیل ظاہر ہے کہ جس مکان مین اثر ہوا کم ہوتا ہے وہان شمع روشن کی روشنی مین جنبش کم ہوتی ہے علی ہذا جس دل مین ہوا اور حرص کم ہوتی ہے وہ کسی طرف حرکت نہین کرتا ہے پس جب اس ترکیب سے اپنی ذات کی طرف توجہ کرے پرم پد یعنے غایت مرتبہ کو پہونچیگا۔

دفعہ ۱۱ ۔ جب انسان اپنے پرماتما مین خوب محو ہوجاوے اور اسکے سامنے جو کوئی حرکت کسی قسم کی کرے اور اسکو اصلا امتیاز اور خبر اسکی نہو اور مستغرق تصور پرماتما بدرجہ کامل ہوگیا ہو کہ جسکا مترادف فنا فی اللہ ہے پس وہی حالت استغراق کامل سے موسوم ہے چنانچہ اہل تصوف اس رمز کو خوب جانتے ہین اور بحالت استغراق خوب لطف اوٹھاتے ہین ایک شاعر نے کہا ہے **شعر** پیش مردن میرا سے نکو سیت جان بجانان وہ زحال خود گذر؛ دیگر جان بجانان دہ وگر نہ از تو بستاند اجل؛ خود تو منصف باش اے دل این نکو یا آن نکو +

نمبر ۳ توضیح طریقہ حصول سلیقہ برمہ گیانی کہ جسکے حلول سے انسان فرشتہ تمثال ہوجاتا ہے

دفعہ ۱ ۔ حاکم غیب فرماندہ ہے کہ برمہ گیانی وہ ہے کہ حقیقت نفس ناطقہ اور روح اور طبیعت کو جو مترادف بالمعنی ہین پہچانے اور تصفیہ قلب سے اسکی کیفیت اصلی کو سمجھے اس تدبیر سے اسکے دل مین گیان کی روشنی ہوجاویگی اور روہ دگن اور تموگن اور ستوگن کے دام سے نکل کر باہر ہوجاویگا اور یہ تینون گن جو مقتضائے بشری اور لازمہ جسمانی ہین انکی حرکات پر کچھ التفات نکرے رنج اور راحت اور مذہب اور گروہ اور خوشبو اور بدبو کو مساوی سمجھے گا اور اور کوئی تعظیم یا تحقیر اسکی کرے یکسان تصور کریگا اور دوست و دشمن کو برابر جانیگا اور کسی سے الفت یا نفرت نکریگا پس وہ تمامی قیود سے آزاد رہیگا کیونکہ وہ شخص دنیا ے دون سے بے تعلق اور اسکے کارخانے سے دامن افشاندہ ہے ــ

دفعہ ۲ ۔ اعمال کے نتایج کی بالکل امید قوی جو رکھتا ہو قطع کرے کیونکہ یہ مقتضائے پست ہمتی کا ہے اور لائق شان اولوالعزمی یہ ہے کہ خواہش کو دل سے دور کرے اور جملہ اعمال یعنے کرمون کو ترک کر دیوے اور سمجھے کہ عمل اور عامل اور نتیجہ اسکا تمام اسباب فانی ہین فقط آتما کی صنعت اور مصنوع ہے کیونکہ آتما جو بیا وہ دانی ہے اسکے پانے کو کوئی عمل اقسام مذکور سے درکار نہین ہے فقط گیان سے خود بخود حاصل ہوتا ہے اور عشق پرماتما کے رکھنے سے وہ خود عاشق ہوجاتا ہے ــ

دفعہ ۳ ۔ گیانی اس چیز کو جو نام اور نشان اور رنگ و بو رکھتا ہے فانی سمجھ کر اسکو سار نہین کرتا

اور اوس بے چون و چرا کو جو بصفت جاودانی موصوف ہے ہر شے مین موجود دیکھتا ہے پس عوام جسکو در بدر تلاش کرتے ہین اوسکو دل مین پاتا ہے اور لذت بے حد حاصل کرتا ہے اور جو سرگن کے پوجنے والے ہین اور بیکنٹھ کی امید رکھتے ہین اور دوزخ سے ڈرتے ہین اُنکو نادان اور بے وقوف سمجھتا ہے اور اُنکے حال پر افسوس کرتا ہے کہ یہ بھی نہایت تاریکی مین بھٹکتے ہین گیان کا لازمہ یہ ہے کہ نرگن اور سرگن اور ظاہر اور باطن کو واحد سمجھے دیکھو دفعہ نمبری ۱۶ کا۔

دفعہ ۴ ۔ محسوسات کی لذات کو ناچیز جانے اور تعینات کی الفت نہ کرے اُنکو فانی تصور کرے اوسکو نہ خوف دوزخ ہے نہ خواہش بہشت پس ایسے گیانی کو لذات بہشت مسرت نہین بخشتین اور آفات دوزخ اوسکو مکدر نہین کرتی ہین وجہ اوسکی یہ ہے کہ اُنکی اصلیت کے رمز سے وہ خوب واقف ہوجاتا ہے کہ جسکی تشریح بیان نمبری ۲۶ مین مفصل کردی گئی ہے پس ایسا جو گیانی ہے وہ جاودانی شے پر راغب رہتا ہے اور فانی اشیا پر توجہ نہین لاتا ۔

دفعہ ۵ ۔ گیانی دو قسم کے ہوتے ہین ایک وے جو نرگن کا دعا رنا کرتے ہین اور باطن پرستی مین رہتے ہین اور دوسرے وے ہین جو سرگن اوپاشنا کرتے ہین او بہشت دوزخ سے ڈرتے ہین اب ان دونون حضرات کے لیے عمدہ طریقہ بتاتا ہون وہ یہ ہے کہ قوت ادراک سے حق الیقین حاصل کرے اور اگیان کو فنا کرے پھر گیان کو بھی فنا کردے اور نرگن اور سرگن اور کثرت اور وحدت کو چھوڑ دیوے اور الشیٔ کو واحد سمجھے او قیل و قال سے منزہ ہوجاوے

شعر دیوان اسیر
آزاد جب ہوا تو خموشی کری قبول　زیبا ہے شور مرغ گرفتار کے لیے ۔

دفعہ ۶ ۔ یہ بھی لکھدینا ضرور ہے کہ حاصل مطلب کرم کانڈ اور او پاشنا اور گیان ان تینون سے جدا ہے ۔

دفعہ ۷ ۔ جو گیانی اور عارف ہے وہ تمام خواہشون کو گیان کی آگ روشن کرکے اودیا کی خواہشون کو بھسم کردیتا ہے اور غفلت کی نیند سے بیدار ہوجاتا ہے اور تعینات کی طرف متوجہ نہین ہوتا ہے اور بے خوف اور بے باک ہوکر سب کو یکسان جانتا ہے انسان ہو خواہ کوئی اور بیداری اور خواب کے عالم سے سکھپت مین آجاتا ہے اور آرام سے اُسکو بھی محو کرکے خود بصورت شکل عالم کے ہوجاتا ہے ۔

دفعہ ۹ ۔ جو ہر شے مین آتما کو دیکھتا اور کل کا محیط سمجھتا ہے اور ہر فعل کا فاعل اور ہر ایک صنعت کا صانع جانتا ہے وہی برہم گیانی ہے ۔

نمبر ۱۲ بیان توضیح سلیقہ پرمہنس اور وضاحت طریقہ پرمہنسی کے عمل آوری کا ۔

دفعہ ۱ ۔ پرم ہنس کوئی فعل مثل جگ اور تپ اور برت وغیرہ کے نہین کرتا اور کسی سے کچھ غرض یا تمنا نہین رکھتا اور رخوف ہوتا اور توہمات صعوبت دوزخ بھی خیال مین نہین لاتا اور اسکے پاس کوئی آوے تو منع نہین کرتا کیونکہ اوسکو خیال ہی نہین رہتا کہ آنیوالا کون ہے یعنی بکاحقہٖ محو ذات الطف ہوا رہتا ہے ہشتر اور جنتر اور منتر اور جپ اور تپ اور دھیان اور دھارنا کچھ اُسکے واسطے لازم نہین ہے کسواسطے کہ یہ سب حرکات غرض سے ہوتے ہین اور پرم ہنس کو بےغرض اور لاواسطہ رہنا چاہیے دیکھو سری مت بھاگوت مین توصیفات و تاثرجی کا کرده یا بہلا لوازمات او پاشنا اور کرم کانڈ کے نہ تھے ۔

دفعہ ۲ ۔ پرم ہنس کو ضرور نہین ہے کہ کسی مقام خاص مین رہے کیونکہ کل جہان اوسکا ہے یعنی جس جگہ رات ہو جاوے وہی مقام آرام تصور کرکے شب باشی کرلیوے اور ضرور ہے کہ اس اسم کا موسوم محبت آل اور اطفال اور اپنے خانمان کے بعد آسودگی اُنکی لذات کی ترک کرے اور ضابط حواس ظاہری اور باطنی کا ہووے اور بیم اور رجا دارین کو دور کرے ۔

دفعہ ۳ ۔ جب تک اس مرتبہ کو نہ پہونچے پرم ہنسی بے فائدہ ہے اور جب اس درجہ کو پہونچ جاوے چاہیے کہ جہان مردے جلائے جاتے ہین یا ویرانہ یا جنگل یا کسی درخت کے سایہ مین اپنا قیام کرلیا کرے ۔

دفعہ ۴ ۔ گدائی کو بعد دوپہر روز کے اس طرح جاوے کہ کوئی اُسکی تعظیم نہ کرے عند الطلب اگر کوئی کچھ دیوے خوش ہو اور اگر کوئی کچھ نہ دے ملول بھی نہووے اور کسیکے دروازے پر زیادہ انتظار بھی نکرے ۔

دفعہ ۵ ۔ گوشت اور شہد سنناسی اور پرم ہنس کو کھانا نہ چاہیے سوائے اسکے اور جو کھاوے حکم سمجھے ۔

نرع منع کرجاتے ہین کیونکہ یہ سب رسومات اونکو چاہیے کہ جو شک اور شبہ مین پھنسے ہین اور جو
دوارکا مین جاکر مکت کا داغ لیکر سانڈ بنتے ہین اور دسے ہو کاشی کرورٹ لینے کو بنارس جاتے
ہین یہ او نسے علیحدہ ہوجاتا ہے اور ہر مقام کو واحد سمجھتا ہے جیسا کبیر اس کا قصہ اور یہ دوہا
اونکا مشہور ہے ؎ دھیان برھم ہردے دھرے گھر تیرتھ ہے اپناسی کے گودین
بیہرن داس کبیر

نمبر ۲ مجذوب کے عنوان کی ضیاحت کہ جس درجے مین بہت ہی مشکل سے رسائی ہوتی ہے

مجذوب کا درجہ سب قسم کے فقرا سے اعلی ہے اس درجہ کا پہونچا ہوا دنیا کو مثل خواب اور نقش بر آب کے
تصور کرتا ہے اور ہر شئے کو فانی سمجھتا اور پرماتما کو ہر شئے مین محیط جانتا اور ہر ایک مخلوق کو واحد
سمجھتا اور کیسکی مدح اور ذم کا مطلق خیال نہین رکھتا ہے اور تمامی مصنوع کے خیال سے گذر کر اپنے
خالق کے دھیان مین محو رہتا ہے اور بغیر تعصب اور انانیت خاموشی کو گویائی پر فوق دیتا ہے
اور جو کچھ اوسکی نظرون مین گذرتا ہے نور پرماتما سے پر نظر آتا ہے اور ہر حال مین سرشار
اور مخمور نشہ پرماتما بنا رہتا ہے یعنے تصور کامل پرماتما مین الست ہو پڑا رہتا ہے

دفعہ ۲ — اس طریقے کے پیرو کو چاہیے کہ ظاہر اور باطن مین نیک افعالی سے آراستہ اور
حکیمانہ اعتدال سے پیراستہ اور ظاہر کو خراب مگر باطن کو آئینے کے مانند شفاف اور مجلی رکھے
اور بلا خیال درجہ حاکم اور محکوم کے گذران کرے اور بیم اور رجا کو بالکل بھول جاوے اور قناعت کا
مخزن بنجاوے اور رضا یا سے دل مین مع ہراس اور وسواس کو اٹھنے نہ دیوے اور کسی شئے کا
مطلق خیال باقی نرکھے اور تمامی ترددات محسوسات کو نیست اور نابود کر ڈالے اور زندہ در فنا
اُسا بنا رہے پس جو ان وصفون سے موصوف ہو اوسی کا نام مجذوب ہے اور نہ کہ مثل انگوریون
کے شراب پی اور گوشت کھا اور دوسرون کو اُسکی ہدایت کرنا میان سر پر اوٹھاوے
اور کنھیارام کے گھر کا نام بنساوے اور بابا شیوارام کے ٹھاکر جی کی حسرتا مرت کا لذت کہ جس سے
کنھیارام تین روز تک مدہوش تھے نہ پاکے مثلون خلائق قرار پاوے لعنت ہے ایسے
اشخاص پر کہ جو شراب محبت الٰہی نہ نوش کر خودی کی شراب مین مخمور رہتے ہین اور اپنی لن ترانی

اور نفسانی اور لذات ربی کے بہروسے چاہ ضلالت مین گرتے ہین اور اپنے دل کو لذات محسوسات زمانہ مین پابند رکھتے ہین مگر آفرین ہے اونپر کہ جو پیمانہ شراب عشق پریا تہا کا پیکر اوسی سرور مین مسرور رہتے ہین اور ہردم فنافی اللہ اور محو ذات اقدس اور انوار سیا کرتے ہین تشریح ایک فرشتے کو شک ہوا کہ کیا وجہ ہے کہ پابندان قواعد مذہبی پریشر کے دیدار جمال تک فائز نہین ہوتے اور بوڑھی صورتین جو کسی مذہب کی مقید نہین ہین واصل پربا تہا ہو جاتی ہین فقط اوسنے معبود حقیقی سے اُسکے دریافت کے واسطے التجائین پیش کین اوسپر الہام ہوا کہ دو شخص فلان مقام مین اپنے اپنے طریقے کے مطابق کاربند ہین اون سے پوچھو کہ ستر ہزار شترون کی قطار ایک سوئی کے سوراخ سے نکل گئی ہے جب اسکا جواب تم پاؤ گے شک تمہارا رفع ہوجاویگا چنانچہ وہ آیا اور دیکھا کہ ایک شخص لمبی ڈاڑہی لیے وضو کرکے چلا چلا کر نماز پڑہتا ہے اور دوسرا دیوانون کی طرح مست پڑا ہوا ہے اُسنے پہلے نمازی بیخبر حقیقت سے اپنے سوال کو پوچھا نمازی نے کہا کہ دیوانہ ہے خبط الحواس آج تک نہ ایسا ہوا اور نہ ہوگا تب وہ مجذوب کے پاس گیا او سوال کا جواب طلب کیا اوس فقیر نے جواب دیا کہ ستر ہزار شترون کی کیا گنتی ہے لکھوکھا قطار ہاتھیون کی اگر وہ معبود چاہے آدہے سوراخ سوئی سے بکشادہ پیشانی باہر نکالے فقط اے فرشتہ تو شک مت کر اوسکی قدرت لاانتہا ہے کسی کو آج تک نہ علم ہوا اور نہ ہوئیگا ہے بے والے اور ہر شخص بیخبر پابند رسومات آباے ایسے ناقص پہندے مین پہنسے ہین کہ جس سے نکلنا اونکا محض دشوار ہے پس تو اپنے شک کو رفع کر اور اپنا راستہ لے۔ ویسے ہی سمجھو کہ پابندان مذاہب مختلف دنیوی کو ہرگز ہرگز وہان تک رسائی نہین ہوتی ہے مگر ہان اوس حالت مین ہر شخص کو رسائی ہوسکتی ہے کہ جب قیود مجہول سے اپنی قوت مدرکہ کے زور سے نکلکر باہر آویگا اور بیخود عشق حقیقی ہووے گا اور از خود خود رفتہ ہوجاویگا وہ البتہ اس درجہ کو پاویگا۔

نمبر ۲۳ بیان طریقہ ریاضت کہ جس طریقہ عمدہ کے اختیار سے ہر دو مرتاض اور جوگیشر کہلاتا ہے

دفعہ — بیوقوفان روزگار اور بے علمان ناتجربہ کار ریاضت کہ یعنی پیروکاران اس طریقہ کو

ترک تعلقات دنیوی تبلاتے ہین یعنی جب آدمی زن و بچے سے علیحدگی اختیار کرے اور نوکری یا کسی پیشہ جائز سے جو حصول منفعت اور سامان زیست کا کرتا ہو اس سے کنارہ کشی کرے تب اس کو بچے مین قدم رکھے اور طرفہ تر یہ کہ مزید بران نظیر بھی دکھلاتے ہین کہ اکثر لوگ زمانہ سلف مین جنگل کے پتے کھاتے اور کوئی پوشاک نہ پہنکر درختون کے پتے اور پوستین پہنتے اور آدمیون کی صحبت سے کنارہ کشی کرتے تھے پس تم بھی جب اپنے قابل گوارا ان سب چیزون کی کرو تب اس راہ کو اختیار کرو اور حضرات خواندہ مولوی روم کے شعر کو نظیر دیتے ہین ؎ چون خدا خواہی و ہم دنیائے دون این خیال است و محال است و جنون ؛ اور یہ نہین سمجھتے کہ اصل مضمون کنارہ کشی خلائق اور دنیا و دون خواہشین جیسے اب مین ظاہر کرتا ہون کہ جسم سے علیحدہ ہونا نہین چاہیے بلکہ اپنے مفہوم اور تصور سے علیحدگی خلائق چاہیے اور دنیا کو چاہنا اور پیشہ کو چاہنا بیشک اسی ہے اور ہو نہین سکتا کیونکہ غرض قابل یہ ہے کہ خواہشین جو محسوسات کی ہین انکو چھوڑو دنیا کو کیونکہ دنیا کو چھوڑ کر کیا آسمان پر رہے گا جو دنیا کے چھوڑنے کا مطلب نکالتا ہے ؎ شعر ؎ دل ہے تیرا ایک اسمین اے حزین ؛ الفتین دو دو سما سکتی نہین ؛ اور قاعدہ یہ ہے کہ جب دل مین کسی قسم کی خواہش نرہیگا تب دل صاف ہوجاویگا اور جب دل صاف ہوجاویگا نور پرماتما جو اس مین پر ہے خود بخود بلا ریاضت نظر آنے لگے گا دل کو مثل گھوڑے کے تصور کرو اور پرماتما کو اوسپر سوار سمجھو یعنے عنان اشہب دل باختیار اوسکے آتا ہے

وصف ۲ — مگر تمکو سمجھاتا ہون کہ پرمیشور شناسی کے لیے صرف تعلق محسوسات کو دل سے باہر کردینا ہے یعنے جبکہ تعلق محسوسات دل سے باہر ہوجاویگا دوئی کی اسمین گنجایش نرہیگی جب دوئی دور ہوجاویگی قربت پرماتما قریب ہوجاویگی اور خواہش تمام تمکو ہدایت کرتا ہون کہ اپنے زن و بچہ مین رہکر عمر بسر کرو ہرگز ہرگز جاہلون کی طرح آوارہ و دشت بلا نہوا ور غیر کے ٹکڑے کے محتاج اپنے گھر کی آسایش چھوڑکر نہو کیونکہ بھوک ایسی شئے ہے کہ ہر بشر کے ساتھ رہتی ہے جب تم کاش خلاف ہدایت میرے حسب طریقہ جہلا اگھر چھوڑ دوگے اور جب بھوک لگے گی تب کیا کروگے خواہ مخواہ جھک مارکے غیرون کے دست نگر ہوگے اور یہ کہو کہ رزاق جو گھر روزی دیتا ہے وہ باہر بھی دیویگا پس تمسے مین پوچھتا ہون کہ جب پرماتما نے تمہارے گھر سب سامان عیش موجود کردیا اور اوسکو چھوڑ کر پھر بار عظیم اوسپر

ڈالتے ہو اس سے کیا نفع منتصر ہی یہ طریقہ صرف پرمہنسون کے لیے موضوع ہی دنیا دار کے واسطے نہین دیکھو راجہ جنک بدیہہ کیسے کامل شخص تھے مگر اُنھون نے دنیا کو نہ چھوڑا یعنی اپنی دارالسلطنت مین رہکر یاد پرماتما او رمحویت آتما سے بدیہہ ہوگئے اور آتما پر بوجھا گھر چھوڑنے کا نہ دیا گھر اور لڑکے بالون کا چھوڑنا اشتہاری او رمجبورون کا کام ہی مگر اپنے گھر مین اس طرح پر رہے کہ جیسے سرا ے مین مسافر پس بیگانہ وار تعلقان سے گذران کرے اور جسم کو کھانا او رپینا او رمباشرت جائز و اچھی طریقے کے مطابق دیا کرے جیسے کہ محتاج کو باقی رہا یہ کہ چھوڑنا کیا ہر د مرتاض کو زیبا ہی وہ یہ ہین ۱ جہالت ۲ عدم توجہی پرورشِ جسم بوا جہی کہ جس سے کوئی عضو بیکار نہو جاوے او رغیرون کی بارہ واقعی ہوسکے ۳ خودی او رنخوت او رتکبر او رنفسانیت ۴ مکر او رتزویر ۵ سنگدلی ۶ جمع عادات اور اسباب خرابی اور گرفتاری ۷ دروغ گوئی او رکذب بیانی ۸ نجالت ۹ غصہ اور غضب بیجا ۱۰ نسیان ۱۱ جہل مرکب ۱۲ دغابازی ۱۳ مردم آزاری او رظلم ۱۴ شہوت رانی بغیر استدعا ۱۵ طمع ناجائز ۱۶ ترک خواہش محسوسات ۱۷ نزاع او ربدمزاجی ۱۸ دشنام دہی اور سخت گوئی اور بدزبانی ۱۹ بداخلاقی اور بے انسی ۲۰ کثرت صحبت زنان ۲۱ خود مطلبی ۲۲ ذائقہ کے لیے خواہشاً کھانا کسی غذا کا ۲۳ معمولی اور ضروری افعال سے نفرت نکرنا ۲۴ تمنا یا غرض اپنی نہ لیجانا کسی مخلوق کے پاس ۲۵ پرستش صورتہا ے بغیر مفہوم غلط نمائی ایجاد انکی ۲۶ مغرور اور خود فراموش نہونا اپنی خوبصورتی اور حسن او رملاحت پر۔

دفعہ ۳ ۔ عقلا ضروری حرکات اور افعال کو لازمہ جسمانی جانتے ہین جیسے بھوکھ او رپیاس اور مباشرت بحالت قوت؛ صرف فرق درمیان جہلا او رعقلا کے یہ ہی کہ عقلا از روے قانون حکمت اور اعتدال اور حسب استدعا صرف بنظر رفع ضرورت کرتے ہین او رجہلا بنظر ذائقہ او رحظ منجانب خود

دفعہ ۴ ۔ مرد مرتاض کو چاہیے کہ مہمان نوازی او رتواضع او رتسلی دنیا او رراست گوئی او ر شیرین زبانی او رسخن بمعقول کہنا او ربید ونکا پڑھنا اور عوام کو راہ نیک بتانا اور دلکو وسواس سے آلودہ نکرنا اور خاموش رہنا یعنی موقع سے تکلم کرنا او رضبط رکھنا حواسون کو اور باطن کو صاف رکھنا ملونثات دنیوی سے او رتصور کو درست اور مضبوط بنانا پرماتما مین اور شہرت نام کو مکاری سے نہ بڑھانا کیونکہ وہ سریع الزوال ہی یہ سب افعال حمیدہ سیکھے۔

نمبر ۴ بھگت کے نام کی شرح اور اُسکی توصیف

دفعہ ۱ - بھگت کو لازم ہی کہ جسقدر فعل کرے پرمیشر کو فاعل سمجھے اور اپنے من کو پرماتما مین محو کیے رہے اور پرمیشر کا شریک کسی کو نہ گردانے یعنے وحدہ لاشریک کا مفہوم رکھے کہ جسکو بید مین لکھا ہی کہ ایکو ہم دو تیو ناست اور اُسکا مخلوق سبکو سمجھے وہی بھگت ہی اور جو اس طرح پر ہمیشہ اپنا دھیان پرماتما مین لگائے رہیگا اخیر نتیجہ اُسکا یہ ہوگا کہ اوسی کشتی دھیان پر چڑھکے بھورفپی سمندر سے پار اوتر جائیگا -

دفعہ ۲ - جس قدر خیرات کرے یہ نہ سمجھے کہ پرمیشر کو دیتا ہون کیونکہ اُسکی کیا چیز ہی کہ پرمیشر کو دیویگا اور وہ پرمیشر کہ جسکا تمام مخلوق محتاج ہی مگر ہان اس مفہوم سے دیوے کہ پرم آتما نے جو اندازہ ضرورت سے زر اور زمین زیادہ دیے ہین وہ حق محتاجان اور غربا کا ہی مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ اپنے زن و بچہ کا حق کہ جنکی پرورش اُسپر فرض ہی دیدیوے اور خیرات دینے کے واسطے کچھ خصوصیت قوم برہمن اور بمقام تیرتھ نہین جس مقام پر اور جسکو چاہے محتاج سمجھکر اور دیکھکر دیوے اور اپنا صدقہ ردّ بلا سمجھے اور یہ بھی خوب سمجھتا رہے کہ جنکے ہاتھ پیر درست ہین اور گرہستی اور نوکری سے اپنا گذر کر سکتے ہین گو بیہودہ نہ جٹا بڑھائے اور گردا اور سیلھی پہنے اور قسم بقسم کا تلک اور چھاپا لگائے گھومتے ہون اُنکو کچھ نہ دے کیونکہ وہ مکار اور کاہل اور جو دیاہین بلکہ اُن سے ہم کلام بھی نہو مگر جبکہ وے نرے نان شبینہ کے محتاج اور عدیم القوشہ ہون بتامل دیکھکر اُنکے شکم بھرنے کے انداز سے دیوے نقد ہو خواہ جنس یا سرما جو نہایت ستاتا ہو اور برہنگی سے وہ تاب سرما برداشت نکر سکتے ہون اور جبکہ یقین کامل اسکا ہوجاوے کہ اپنا سرمائی پوشاک اپنے گھر نہ چھوڑ آیا ہو کوئی زمستانی پارچہ بالکل دیوے کیونکہ عین رضامندی پرماتما کی پرورش محتاجان اور اشخاص بیدست و پا سے ہوتی ہی اور ایسے موقع کی سخاوت ایسی عمدہ ہی کہ اگر مفصل تحریر ہو تو ایک کتاب آئینہ سخاوت کی بن جاوے -

دفعہ ۳ - شیرین سخنی اور نرم کلامی سے متکلم ہونا خاص جو ہر ذاتی بھگتون کی ہی اور عجز و انکساری مختص ہنر اُنکے لیے موضوع ہی -

دفعہ ۴ - بغیر غرور کے زندگی قطع کرنا اور خود نمائی چھوڑ دینا اور کسی پر ظلم نکرنا اور متحمل اور بے تعلق رہنا اور مرشد کی فرمانبرداری کرنا اور صاف اور ظاہر اور مستقل مزاج رہنا اور حواسونکو قابو مین رکھنا اور نفرت محسوسات کی لذات سے کرنا اور عیبون کی پردہ پوشی کرنا اور پردہ فاش کی نیت نکرنا اور اپنے عزیز اور اقارب کی خاطر داری سے ناانصافی نکرنا اور عبادت یعنے دھیان پرماتما کم نکرے اور خلوت نشینی اور تنہائی اور کم سخنی اختیار کرے اور خلوت اور بیٹھک بازی سے پرہیز رکھے اور دغاباز اور مفسد اور عیاش اور قمارباز اور کبوترباز اور دیگر بدوضعان اور مفتریان اور جاہلان سے کنارہ کشی کرے یعنی دنیا مین سلامت روی سے گذران کرے اور علم اور عقل اور صنعت اور زراعت اور تجارت وغیرہ عمدہ پیشون سے زر حاصل کرکے واجبی اور ضروری مصارف مین صرف کرے اور عیش اور آرام سے زن اور بچہ مین اپنی اوقات کو ہمیشہ کے انتظام قائم رکھنے کے لیے توکل پر ہمیشہ قطع کرے اور پرماتما جی کی جانب نرگن برہم کا دھیان چھوڑ کر بھول نہ جاوے اور برہمنان اہل فریب کے سخنان مرغوب اور محوف کو نہ سنے کیونکہ اُنکے بزرگون نے بہت سے اشلوک صدہا پشتکون مین جہلاے ہند کے پھنسنے کے واسطے بنا رکھے ہین کہ جہلا پر کیا اور حضرات اُسی ذریعے سے عقلاے ہند کو بھی ٹھگتی ہین ۔

دفعہ ایضاً - بھگت کے لفظی معنی یہ ہین کہ بھورروپی سنسار کی گتی اوسپر بیاپان نہو یعنے لذائذ محسوسات کا اثر اوسپر غالب نہو پس جو ان صفتون سے موصوف ہو بھگت کہلاتے خالی نرکال اشنان وچھاپا لگانے اور سرخ وسفید چندن جسم پر چڑھانے اور لمبی دھوتی پہننے اور لمبا مالا جپنے اور لذائذ محسوسات مین مبتلا رہنے سے مرتبہ بھگت کو نہین پہونچتا ہی ۔

دفعہ ۵ - اپنے گھر مین اس طرح پر رہے جیسا کہ اس شعر کا مضمون ہی شعر دنیا مین رہ کے سب سے جدا ہو تو جانیئے ؛ عین سلطنت مین گدا ہو تو جانیئے ؛ خوبان کم سخون پہ سبھی ہوتے ہین فدا ؛ معشوق پیر پر جو فدا ہو تو جانیئے ؛ ایسی سمجھ والے مرتبہ بھگت کو پہونچتے ہین ۔

نمبر ۲۵ ترکیب عجیبہ جاہل سے عقلمند ہونے کا بیان

دفعہ ۱ - بہت مشکل ہی کہ جاہل عاقل ہو جاوے یعنے مورکھ سیانا بن جاوے مگر چونکہ اس

له شعر نمی گویم که از دنیا جدا باش ؛ بهر کارے که باشی با خدا باش ؛

کتابون میں ایسے ہی بیانات قلمبند ہوئے ہین کہ جو نہایت نایاب ہین اور بمشکل اور تردد عظیم سے ہاتھ آتے ہین لہذا وہ رمز بھی بیان کیاجاتا ہی کہ جہلا درجۂ عقلا مین فائز ہون وہ یہ ہی۔

دفعہ ۲۔ جو کوئی اپنے نتیجہ افعال کو ایشر کے شنکلپ نہین کرتا اور فائدے کا متوقع رہا کرتا ہی وے سخت غافل اور نادان ہین جو کہ بامید نتیجہ ملنے کے انکو بہتر جانتے ہین اور آتما کو نہین پہچانتے یا کہ اُسکے پہچاننے کو فضول اور بے ضرور جانتے ہین وے پورے احمق ہین اور اس حماقت کا سبب یہ ہی کہ انکا دل حد سے زیادہ اپنے زن اور بچہ اور خویش اور اقارب کی محبت اور حواسون اور اندریون کی لذت مین غرق رہتا ہی اور زن اور زمین اور زر کے اسباب کو منتہا ے مراتب ہر ایک نعمتون کا جانتا ہی پس جو فعل کرتا ہی بمراد زیادہ ہونے اور قائم رہنے اُن اشیاؤن کے کرتا ہی اور نتیجون کا توقع رکھتا ہی۔

دفعہ ۳۔ نہایت غور سے سمجھنے کی بات ہی کہ جسم آدمی کا شہر برمھ سینے برمھ پوری ہی اور عقل سے اُس مین روشنی ہی اور دل مین جو ایک سوراخ نہایت عمدہ ہی وہ خاص محل آتما کا ہی و متحرک کرنیوالا اور صاحب حکومت ہی اُس سے محبت کرا ور شک نتائج اعمال و کرم وغیرہ کو دور کر کیونکہ یہ سب قیود مجہول مطلق کی حرکات ہین اور وہ برمھ غیر مقید ہی۔

دفعہ ۴۔ جب خواہش ہر قسم کی چھوڑ دیوے اور محویت پر ماتما اختیار کرے وہ برمھ کو پاوے اور وہ گیان سے پایا جاتا ہی ریاضت اور اعمال کا محتاج نہین اور وہ دوگانگی سے منزہ ہی اور جب تک دل دوئی سے پاک نہو وہ بہت دور ہی۔

دفعہ ۵۔ دل عجیب لطیف ہی یعنے اُسکی خاصیت ہی کہ جسکا تصور کرے اُسکو خواب مین دیکھے اس کسی طرح غیر ممکن نہین ہی کہ آتما کی خواہش جسکو ہو تمام دل کے رجوع کر دینے سے اُسکو آتما نہ ملے۔

دفعہ ۶۔ جس طرح جہلا دولت دنیا اور لذات محسوسات کو چاہتے ہین ویسے ہی خواہشی ہوتے ہین اور اسی تصور مین مستغرق رہتے ہین پس جو جہالت کو دور کرنا چاہے اور عاقل ہونے کی خواہش رکھے اُسے چاہیے کہ ترک لذات محسوسات کی کرکے محویت پیدا کرے پھر وہ ایسا عاقل ہو جاویگا کہ اچھے اچھے دیوانون سے باتین کرے اور اُنکی خود رفتگی کا عمدہ جز و بن جاوے اور سے خود رفتہ بھی اُسکو کچھ سمجھین۔

دفعہ ۶ - چونکہ ترک تعلقات دنیوی نہایت مشکل ہی اور یک بیک خواہش حواسون کی چھوٹ جاوے نہایت دشوار پس شائقین کو چاہیے کہ واسطے دفع مراتبات بالا استعمال درس کتب ترجمہ ہر چہار بید یعنے الکھ پرکاش و ترجمہ جوگ بششٹ یعنی الکھ امواج و ترجمہ سری کرشن گیتا یعنی گیان پرکاش و آئینہ مذہب ہنود یعنے کتب ہذا کا کرے و بغور مطالعہ کرکے اُنکے جو عقل افروز سے اپنے فیض کو پہونچے کاش مضامین ادق مین اُسکے ذہن کی رسائی نہوسکے تو گیانیون کے مقابلے مین اِن سب کتابون کے بیانات کو خوب حل کرے پھر عقل کا پتلا بن جاوے -

دفعہ ۷ - جب آدمی کو اشغال دنیوی سے فرصت ہو مخصوص رات کے وقت تنہائی مین بیٹھکر تصفیہ قلب کرے اور اپنے پرھ سے اپنے سوالات کا جواب طلب کرے یعنی جسقدر آج کے دن بھر مین کام کیا ہو یا کلام اُسکے حسن اور قبح کو دریافت کرے کہ مین نے کون کون سے کام اور کلام عمدہ کیے اور کون کون سے خراب اور کیا کیا خراب سمجھ کر جنکا ترک ضرور ہے اور کیا کیا برآیندہ کرنا چاہیے کہ جسکو زمانے کے عائد پسند کرین کیونکہ جو شخص بے دریافت انتہا کے کسی کام کے کوئی فعل کرتا ہی وہ مضرت اُٹھاتا ہی اور جو پہلے سے سوچ کرتا ہی وہ منتفع ہوتا ہی ہندی مثل ہی اگر سوچے سدا سکھی -

دفعہ ۸ - اب توضیح کیجاتی ہی کہ درمیان عاقل اور جاہل اور اُنکے اقسام کی کیا فرق ہی پس سمجھو کہ عاقل دو طرح کے ہین ایک عاقل دوسرا نیم عاقل عاقل وہ ہی کہ جس کام کے کرنے کو مرکوز خاطر رکھے اُسکا اخیر انجام خوب سمجھ لیوے جب سودمند معلوم ہوا اقدام کرے اور پرمیشر کا دھیان دھر کر اُس کام کو آغاز کرے اور نیم عاقل وہ ہی کہ بلا سمجھے اور دریافت اخیر فعل مرکوزہ کسی کام کو شروع کردیوے اور جب زوال مین پڑے اپنے عقل کی تکلیف کے زور سے حل مشکل کرے جاہل کی بھی دو تطریق ہی اول جاہل دوسرا جاہل مطلق جاہل وہ ہی کہ بلا خیال انتہا کے کسی فعل کے اُسکا آغاز کردے اور جب زوال مین مبتلا ہو نکل نہ سکے اور مقید دام بلا ہوجاوے فقط اور جاہل مطلق وہ ہی کہ جو برہم کا گیان نرکھتا ہوا اور اپنی کوشش اور محنت کو اپنی لیاقت سمجھتا ہوا اور پرمیشر کو جو ہر فعلون کا نتیجہ دینے والا ہی فاعل نہ سمجھتا ہوا اور شبانہ روز نوع بنوع کی فکر کی دریا مین غوطہ زن رہا کرے اور مشکل رہائی کہ مراد برہم شناسی سے ہی نہ جانتا ہو کاش جانتا بھی ہو تو اُس طرف

دھیان نہ لاتا ہو الغرض تصفیۂ قلب کو بڑا رتبہ ہی بلاتکلف جاہل اس ترکیب سے غافل ہوجاویگا اگر حد سے زیادہ جو عقلمند ہو اور پرماتما کے دھیان سے غافل ہو جاہل ہی اور جو غایت مرتبہ کا جاہل ہو اور پرمیشر مین محویت حاصل کرے وہ عاقل ہی۔

نمبر ۲۶ بیان عدم اظہار رمز اصلی کہ جسکے اخفا کو عقلا نے جائز رکھا ہی

دفعہ ۱ - راقم اگر جملہ باتون کے رمز کو صاف صاف لکھدیوے تو نوع انسان نوع حیوان سے بدتر ہوجاوین ہر چند عقلا حسب رائے سلیم اپنے کاربند رہین گے مگر جہلا خیال اصلی رمز کے حیوانون کیطرح پر استعمال کرینگے اور ایسی ایسی حرکات نالائقہ کے مرتکب ہونگے کہ جس خوف اور پیش بندی سے عقلاے سابق نے دھرم شاستر بنایا اور نوع بنوع کی خوف اور خواہش شاسترون مین ظاہر کیا ہو وے بالکل شیشہ پر طاق ہوجاوین مصرعہ ہنوز شیشہ بطاق ست وعرد مان مستند۔

دفعہ ۲ - جوکوئی آتما کا گیانی ہوتا ہی وہ تمام مخلوق مین اپنے تئین حاوی سمجھتا ہی بدین دلیل وہ آتما سے وصل ہوگیا رہتا ہی پس اپنے کو آتما سے جدا نہین جانتا ہی وشن اور مہیش اور برہما بھی اپنے کو جانتا ہی اور عذاب اور ثواب اور دوزخ اور بہشت سبکو اپنا ہی جسم تصور کرتا ہی کیونکہ فی الواقع بہشت اور دوزخ کوئی مقام نہین ہی عقلا نے جہلا کے سمجھانے اور خوف بدافعالی اور رغبت نیک افعالی دکھلانے کے لیے یہ دونون نام وضع اور اختراع کردیے ہین تاکہ عوام جبتک او دیا مین پھنسا رہیگا خوش قرینگی سے دنیا مین بسر کریگا۔

اب تم سمجھو کہ جیسے گناہ اور ثواب کوئی شی نہین ہی ایک اسم فرضی مثل دوزخ اور بہشت کے ہی ویسا ہی دوزخ اور بہشت کو سمجھو قس علی ہذا دیگر مراتبات کہ جنکی خواہش اور خوف تم رکھتے ہو بے اصل محض سمجھکر پرماتما کے جسقدر اشیا نظر آتی ہین سبکو فانی اور بے اصل یعنی محض نقش برآب مثل خیال اور تماشاے خواب سمجھتے رہو اور پرمیشر کے عشق مین اس طرح پر محو بن جاؤ کہ جس مذاق کی توضیح کیفیت مین منشی بدائع نگار عذب البیان ورطب اللسان رہی۔

دفعہ ۳ - یہ دیوتا جنکی عوام پرستش کرتے ہین ظاہری اور مصنوعی ہین اور وہ جو ظاہر اور باطن سب کا پیدا کرنے والا ہی اور حقیقی اور تحقیقی ہی وہ ہر ایک جسم مین محلول ہی اُسکے پانے اور ملنے کے واسطے

گیان اور پریم شرط ہی ہم خوب سمجھو کہ کوئی دیوتا یا رکھیشر شدہ نبی یا پیغمبر یا اولیا فنا شدہ اختیار نہیں رکھتا ہی کہ پرمیشر سے ملا دیوے کیونکہ جو خود مفقود ہی وہ کب موجود ہو سکتا ہی اور جب موجود مجسم نہیں ہو سکتا تو اُسکی رہبری کی کیا امید ہی اور شفاعت کی کیا توقع پس جو اُنسے امید رہبری یا شفاعت رکھتا ہی عقل کا دشمن ہی اور وہ پرماتما جیسے کہ مفروض غیر محسوس ہی ویسے ہی علم اور عمل کی قوت سے خود بخود نظر آتا ہی بدین نظر حواسون کو ضبط کرنا اور پرماتما مین دھیان لگائے رہنا انسان کو لازم ہی اور اپنے ہر مطلب کو پرمیشر سے طلب کرنا چاہیے جو کوئی دوسرون سے رفع تمنا چاہتا ہی وہ نہایت عمیق اور تاریک چاہ ضلالت مین پھنسا اور گرا ہوا ہی جیسے کہ راجہ نرگ کہ جسکا قصہ سری مت بھاگوت مین ہی اور کسی قدر بیان نمبری ۱۸ دفعہ ۵ اور ۱۶ بھی اس بیان سے متعلق ہی۔

دفعہ ۴ - حالت عمل مراقبات سہج سمادہ یا سن سمادہ یا اناہد شبد کی جو کچھ نظر آوے یا خواب مین دیکھے کسی سے ظاہر نکرے ورنہ عامل کی محنت بالکلیہ ضائع جاویگی اور حصول کمال سے محروم ہی ہو جاویگی۔

نمبر ۲۷ بیان اٹھ جانے پردۂ غفلت انتشکرن

شکم سیری بڑی بلا ہی انسان کو بالکل کاہل اور غافل بنا دیتی ہی اگر انسان کسی قسم کے غلہ سے شکم سیری نکرے اور بجائے خورش غلہ دودھ پیا کرے تو یہ درجہ اعلےٰ ہی مگر یہ محاورت بہم پہونچانا ہر شخص کا کام نہیں ہی اور اس کتاب مین بالکل منشاے بیان اور فیض رسانی عوام کے ہی لہذا وہ ترکیب بیان کی جاتی ہی کہ ہر شخص کے لئے دل سے پردۂ غفلت اُٹھ جاوے اور نور لازوال آتما اُسکے ہردے مین تابان اور درخشان بنا رہے اور انتشکرن ہر عامل کا اس پرم جوت کی روشنیون سے منور ہو جاوے پس وہ ترکیب لکھی جاتی ہی۔

دفعہ ۱ - دن کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بفراغت تمام کھاوے اور شام کو کسی قدر سوکشم بھوجن کرکے ایک پہر کامل آرام کرے زان بعد بیدار ہو کر اپنے پرماتما کے دھیان مین مہارت حاصل کرے ور جب شام کو قبل غروب آفتاب کچھ کھا کر سو رہا کریگا خواہ مخواہ بعد پہر رات یا نصف شب کے اُسکی نیند کھل جاویگی اور رہا داعود بخود نیند نہ کھل سکے تو نیند کھلجانے کی ترکیب بیان نمبری ۴۳ کے دفعہ ۵ مین لکھا ہوا ہی دیکھ لو کاش خلاف منشاے اسکے جو پابندی کریگا اور آدھی رات یا پہر رات

کوئکہ انکی ربط و عادت ہو الیگا کسی طرح پہ یہ پردہ غفلت اُسکے تہ دل سے نہ اُٹھیگا نہایت تجربہ کرکے یہ ترکیب لکھی گئی ہی جسکو شوق ہو آزمالیوے —

دفعہ ۲ — راقم نہایت فراخ پیشانی سے اپنے پر بشر کے ہر ایک مخلوق کو فہمایش منا سبانہ کردیتا ہی کہ اے نا فہلان غفلت شعار غفلت اور گمراہت کو چھوڑ کر یہ علم پڑہ پڑہ واتما مین لینا حاصل کرو اور دنیا مین آنا کے اپنی عمر عزیز کو کہ مثل پانی تر پل کے بہی جاتی ہی ایسے شغل لطیف مین بسر کرو تاکہ دنیا مین بھلے آدمی کہلاؤ اور یہ پیشہ بی تمکو عزیز سمجھے اور یہ تقع غفلت جو تمھارے چہرہ پہ پڑا ہے بادصبا رگیان سے اُڑ جاوے —

دفعہ ۳ — نہایت کوشش اور سعی بلیغ کرنی چاہیئے کہ اپنے کسب جائز کا ماحصل کھانے مین آوے یعنی لقمہ حلال کھایا جاوے اور بدفعلی اور مکاری سے زر حاصل کرنیکا قصد نہ رکھے کاش اتفاقیہ کچھ ہاتھ لگ جاوے یا اوکی عقل کا اندھا دے جاوے اُسکو خیرات مین بلا تامل صرف کرڈالے اپنے مصرف کے لیے نہ رکھے اس تنبیہ مین شاہ بوعلی قلندر نے اپنی مثنوی مین کیا عمدہ توضیح کی ہی اشعار
بہر طاعت لقمہ باید حلال ؞ تا بیفزاید ترا رنج و ملال ؞ لقمہ مشتبہ چو افتد در شکم ؞ قوت او میکند سر رشتہ گم ؞ گر خوری یک لقمہ از وجہ حلال ؞ نور زاید بر دل از حق کمال ؞ گر شوی از لقمہ مشتبہ نفیر ؞ نفس را سازی بفضل حق اسیر ؞ چون بجز ای اقہر لے نادان آز ؞ نفس گرداند دہان حرص باز ؞ پر تو باید دست گران حیلہ ساز ؞ دست بہر ظلم گرداند دراز ؞ میری مت بہاگوت ادہیا بہارت مین لکھا ہوا ہی کہ وقت مرنیکے بہیکم پتامہ نے دُرپدی سے کہا کہ تجھپر جو دُرجودہن نے ظلم کیا اور اس محل مین بیٹھا تھا اگر مین چاہتا تو تجھپر کوئی ظلم نہ کر سکتا مگر چونکہ جودہن مکار اور ظالم تھا اور اُسکے ساتھ میرا خورش تھی نتیجہ خورش غلہ حرام کا یہ ہوا کہ میری عقل اور زور اسمین فتور پڑگیا اور امداد خیر سے باز رہا حاصل کلام یہ ہی کہ صحبت مکار اور دانشمندان نہایت ضرر کرتا ہی اور نتیجہ بد دکھلاتا ہی پس عارفون کو چاہیئے کہ ایسی صحبت اور ایسی خورش سے محترز رہین —

نمبر ۲۸ بیان مہدالاعلی عاملہ اہل ہنود علم اور عمل بید اور بیدانت سے

بید اور بیدانت کے مضامین نہایت غامض اور بطور معما کے ہین نہایت عقل سلیم اور ذہن ذکا سے

اُنکا اصل مطلب سمجھ مین آتا ہی اور اب کہ ہند مین علم بہت کم ہوگیا عوام اپنی نادانستگی سے ہزارہا مین مسلمان اور کرشٹان ہوگئے اگر زمانہ سابق مین مثل کتاب ہذا اور کتابہاے مترجمہ منشی کنھیالال صاحب الکھدھاری کی دوسری کتابین موجود ہوتین یا اُنکے پڑھانے اور پڑھنے کا رواج ہوتو بلا شبہ کوئی متنفس دوسرا دین قبول نہین کرتا کیونکہ علاوہ نشانہی دوسری کتابون کے عام پر روشن ہی کہ فیضی نے تمامی شاستروں اور دارا شکوہ نے تمامی بیدون کا ترجمہ کرکے متعدد کتابین تصنیف کی ہین اگر اون کتابون کو بھی پڑھنے والے پڑھتے اور دوسری کتابین واہیات فارسی زبان کی نہ پڑھتے اور بجاے اُنکے اس کا استعمال کرتے تو راقم بہ تیقن کامل بیان کرتا ہی کہ باعث واقف کار رہنی اصول مذہب مقدسہ اپنے زمانہ سابق سے حال تک ہر ایک پڑھنے والے کتابہاے متذکرہ صدر کے ایسے لائق اور واقف کار ہوگئے ہوتے کہ دوسرے مذہبون کو دلائل کتابی سے معقول کرکے رد کرتے اور ناقص سمجھتے اور جن کافرون نے دوسرا دین قبول کرکے ہندو سے کافر بن گئے اُنکے مانع ہوتے اور جن لشان گمراہون نے اپنے اپنے مذاہب کی وحدانیت کا افہام تفہیم کرکے ہمارے ہند کے باشندون کو بہکا کر دوسرا دین قبول کرایا یہ حضرت ہنود ہرگز ہرگز اُسپر توجہ نہین کرتے کیونکہ جسقدر وحدانیت ہمارے مذہب ہنود مین ہی اُسکا عشر عشیر بھی دوسرے مذہبون مین نہین ہی دیکھو بید اور بیدانت جو ہنود کے مذہب کی اصل پوتھی ہی اسمین صرف پرماتما کا دھیان کرنا اور اُسکو واحد اور لاثانی سمجھنا لکھا ہوا ہی اور اُسکے پڑھنے کے واسطے کسی بشر کو ممانعت نہین لکھی ہی اور نہ کسی قوم کی تخصیص کی گئی ہی مگر برہمنون نے مثل پارچہ خون حیض کے علوم کو چھپایا کہ جو زمانہ قدیم سے واقف کار تھے اُنیر نتیجہ اس پوشیدگی کا یہ ہوا کہ اب اُنکے خاندان مین ہزارون مین سے ایک کو شاید علم ہو تو ہو ورنہ وہ بھی نہین اور جسطرح کہ زمانہ سلف مین اونپر لیاقت کا تھا ویسے ہی اطلاق جہالت کا فی زمانہ اونپر عائد ہوا سخت افسوس کی بات ہی کہ زمانہ قدیم مین تو برہمنون نے بید اور بیدانت کو چھپایا اور زمانہ حال مین حضرت مہتممان مطبع جو قسم ہنود سے ہین کہ جنھون نے کتب مترجمہ فیضی اور دارا شکوہ اور منشی کنھیالال صاحب کو نہین چھپایا اور عوام ہند گمراہ جسکی عدم دستیابی سے ہوے جاتے ہین یہ خون اور الزام ان دونون حضرات کی گردن پر سمجھنا چاہیے کاش کسی اہل مطبع کو یہ گفتگو ہو کہ مطبع کارخانہ تجارت ہی اس قسم کی کتابین

جو چھاپی جاتین تو خریدار اُسکے خرید کا شوق نکرتے اُسکے جواب مین مین لکھتا ہون کہ مسلمانونکی جو اپنے مذہب کی ہزارون کتاب کو ہزارون مرتبہ اہل مطبعون سے چھپوایا وہ کس مطبع مین پڑی ہوئی سڑتی ہین یا منشی کنہیا لال صاحب نے جو مطبع گیان پریس مین اپنی کتابین یا گیان ساگر کو چھاپا وہ کیا نہین بکتین ہزارون اہل ہنود نے ہاتہون ہاتہہ خرید کیا اور لاکہون کو ہنوز شوق ہی اگر وہ کتابین ملین تو مثل عزیز جان کے اپنے پاس رکہین مگر ہمارے اہل ہنود جو صاحب مطبع ہین نہ معلوم کیا سمجھکر ایسی ایسی کتابون کے چھاپنے کی جانب توجہ نہین کرتے اب سے بھی پرمیشر اُنکو توفیق دے کہ جس سے عوام ہند واقف مذہب اہل ہنود سے ہون۔

دفعہ ۲۔ غور کرو کہ دو ہزار سال پیشتر ہند مین ہر قسم کے علم اور عمل اور عالم موجود تھے اور علم کا بڑا رواج تھا بلکہ دوسرے ملکون کے حکما نے اس ہند سے بہت سے علم اپنے اپنے ملک کو لیگئے کہ جو وہان کے باشندے نام تک نہ جانتے تھے دیکھو گلدستہ اخلاق کی جلد دوم۔

دفعہ ۳۔ سری مت بھاگوت جو اب سنسکرت مین موجود ہی سوت نام قوم کا سودر اٹھاسی ہزار رکہیشرون کو جو قوم کے برہمن تھے شاگرد رجہ نکت پر پہونچا دیا اور آج وہ دن ہی کہ برہمنون کو بھی وہ لیاقت اور رمز آگاہی نہین دیکھو گیان پرکاش مین اوصیا ۱ اسکے دفعہ ۹ کی تشریح اور الکہہ پرکاش مین چھاپکلی اُپکہید کو دیکھو کہ جس مین تصریح ہو حکایت مندرج ہی کہ چھاپکلی نام ایک شخص جو خاندان اصلی برہمن سے نہ تھا ایک مجمع گمراہ برہمنون کو برہمہ شناسی کے طریقے کو نہایت خوبی سے بتلا کر پورا برہمن بنا دیا پس خیال کرو کہ برہمہ بدیا کسی قوم اور کسی نطفہ اور کسی رنگ اور صورت اور مرد پر منحصر نہین ہی جسکے جی مین آوے کشادہ پیشانی سے حاصل کرے اور برہمن کے درجے کو پہونچ جاوے اور برہمہ ہو جاوے اور پورا برہمن بن جاوے پس ظاہر ہوا کہ برہمن جنیو پہننے اور چوٹی سر پر رکھنے اور لنبا مالا چھینے اور تلک نوع بنوع کے لگانے سے نہین ہوتا جو برہمہ کو پہچانے برہمن کہلاوے جسکو شک ہو سوچے اور سدن اور میرا اور گنہگار اور پرہلاد کے قصہ جات پڑھ کر سمجھ لیوے اور بعد دریافت اور فہم کامل اُسپر عمل کرے اور نہ اُنکی قومیت اور درجے کو خیال کرے۔

دفعہ ۴۔ جو دل اور حواس اور پران کو قابو کرے اور ریاضت اور زہد اختیار کرے اور صبر وقناعت رکھے اور محویت پر اتما مین کرے اور صفائی اور پاکی سے رہے اور عالم باعمل ہو کر

گیان سے بگیان کے مراتب اعلے پر پہونچے اور صادق الاعتقاد اور نیک افعال ہو اور بدل نیکی کرے اور ظاہر آرائی چھوڑ دیوے اس وصف کا موصوف برہمن کہلاتا ہی اور ایسے شخص کی تعظیم اور تکریم بمفہوم مقبول پر بیشتر کرنی چاہیے اور اُسکی سہو اور خطا سے چشم پوشی کیجاوے نہایت بہتر اور اُسکی ضرورت کو ہر ایک ضرورت پر مقدم تصور کرنا چاہیے اور نہین تو اُسکے شغل مین نقصان عائد ہوگا کیونکہ انسان ایک مدت ریاضت یعنے دھیان پر بیشتر کا کرتا رہیگا تب یہ مرتبہ پاویگا اور جو اس مرتبہ کو پہونچ جاتا ہی حصول معاش کی جانب راغب نہین ہوتا اسکے سامان کی بہم رسانی عوام پر فرض ہی بلکہ ایسے شخص سے کوئی ناگاہ تقصیر بھی ہوجاوے تو معاف کرنا چاہیے تاکہ دوسرے لوگ اس قدر چشم پوشی کو ایک اعلے مراتب اوسکا باعث ریاضت سمجھکر اس طریقۃ النفس کو اختیار کرینگے پس تعظیم اسکی عمدہ صفت انسان ہی اگر اس وصف بالا سے کسی ملک اور قسم اور کسی قوم کا آدمی موصوف ہو برہمن موسوم ہوگا برہمن کا ہونا کچھ نطفہ قوم برہمن اور رحم برہمنی پر منحصر نہین ہی کیونکہ جب کوئی برہمن دوسرا مذہب اختیار کرلیتا ہی پھر وہ برہمن نہین کہلاتا پس نطفے کا اعتبار نہین ہی بلکہ برہمن ایک درجہ عرفان کا ہی جو شخص اس درجے کو پہونچے گا خواہ مخواہ برہمن ملقب ہوگا چنانچہ یہ اشلوک شاہد حال اور مقال ہی

اشلوک جنمنی جاتی سودرہ سنسکاری دج اوچتہ ؛ بید ابہیاسی بھیو پرہ برمھ جانات براہمنہ **تشریح** جیسے چور اور چنڈال ہوجانے کے لیے کسی قوم پر حصر نہین ہی بلکہ طبیعت پر منحصر ہی ویسے ہی برہمن ہونے کے واسطے عرفان شرط ہی دیکھو صفحہ ۲۲۱ بہار شدراین و صفحہ ۲۴ ہ۱ - الکھد پرکاش مین انکو مدد و ہم شام بید کا –

دفعہ ۵ – مردان اس قوم برہمن کے زمانۂ سلف مین بلاشبہہ عابد ہوتے تھے کہ جنکے باعث سے یہ لوگ برہمن یعنی شناسندہ برمھ ملقب ہوئے اور باعث حصول نتیجہ ریاضت کے عوام اُنکی قدردانی کرتا تھا جیسا کہ فی زمانا بھی دستور ہی کہ عوام الناس فقیر اور مرد مرتاض کی قدر بمرتبۂ غایت کرتے ہین اور افتخار روزگار سمجھتے ہین کیونکہ بیشک یہ مرتبہ نہایت اعلے ہی مگر جس جس درجے سے یہ زمانہ گذرتا آیا حصول علم و حدیث یعنے برمھ بدیا کا کم ہوتا گیا اور بہ نسبت متقدمین کے اب متاخرین مین وہ جوہر باقی نرہا اور رفتہ رفتہ سلب ہوگیا –

دفعہ ۶ – بعدہ اُن برمھ شناسون کے خاندان مین جو لوگ ہوتے گئے ریاضت سے محروم

ہوکر اپنے اپنے مطلب حصول زر کے اشلوکین بناکر حضرات ہند کو اپنا معتقد بنایا اور یہ اظہار کرنا شروع کیا کہ قوم برہمنون کی قدر پرمیشر کے حضور مین بہت ہی پس جو اُنکو بہت سا دان اور دچھنا دیگا وہ مقبول آتما ہوگا چونکہ عوام بہت جاہل تھے برہمن بچن پرمان اُنکے کلام کو اپنی بےعقلی اور بےعلمی کے باعث سچ سمجھکر کاربند ہوگیے اور وہ غضب تو تمنے سنا ہی پر ان پہ سنیے کہ اس قوم کے دیوان مین جو افتخار زمانہ اوایل بیجہ شناسان سمائی ہوئی ہی اب بھی اُسی تصور پر معتقد بنا سنے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ اُنکے بزرگون مین جو فخر حاصل تھا وہ کس باعث سے تھا یا فی زمانہ جنھین افتخار رہی وہ کس وجہ سے ہی بلا دریافت او خیال اس وجہ خاص کے اپنے کو مفتخر ہتنے سمجھتے ہین چاہیے اُن مین تمیز آتا اور سمجھ آتا ہو یا نہو یا علم تک بھی ان نامون کا نہو بعد اُس درجے کے جاہل زیادہ ہوتے گئے کہ جنکا مجمع غفیر فی زمانہ ہمسو نظر آتا ہی چشم بد دور بعضے برہمنان عالی خاندان جو صاحب حشمت اور دولت اور لیاقت ہین ایسی اگر سب قوم برہمنون کی ہوتی تو مطعون نہ کی جاتی مگر اُن سے زیادہ بلکہ مالا کو نہ جاہل اور خفیف الحرکت ہین —

وقعہ — یہ نفسانیت کہ جسکو اہنکار کہتے ہین اس اجہل فرقہ کے دلون مین اسقدر سمائی ہوئی ہی کہ جسنے اُنکی عقل پر پردہ ڈالدیا اور جب عقل پردہ پڑا خفیف الحرکاتی اور بیہودہ فعلون مین بکثرت مرتکب ہوکر حصول علوم اور فنون سے قاصر ہوے اور بےعلم اور جاہل ملقب ہوے راقم نے بچشم خود دیکھا ہی کہ قصبہ اوترولیا جو ضلع اعظم گڈھ مین ہی مہینے کنوار ۱۲۸۲ فصلی مین غول کے غول برہمنون کے جو مور و ملخ سے بھی زیادہ تھے دروازہ دروازہ ایک ایک لوٹا شربت کے واسطے جان دیتے تھے اور باوجود دکھانے ڈنڈا کنسٹبلان اسٹیشن کے اپنے مقام سے ٹلتے نہ تھے اب تم ہی سمجھو اور انصاف سے غور کرو کہ یہ حرکت لغو اور نازیبا کے کرنے سے کیا حاصل ہی اور کس شاستر اور پوران مین یا کسی بید مین یہ افعال قبیحہ کا کرنا مندرج ہی کاش کسی متقدمین یا متاخرین کا حکم نہین ہی صرف ننگ پنا ہی تو کیون اُنکو اس قوم کے لائق اور متمول اور باعلم اچھے طریقے نہین سکھلاتے اور کیون کوئی پوتھی اردو زبان اپنے دیس کی بولی مین بناکر چھپوا دیتے نہین تاکہ وے جاہل جو محض حرکات خفیفہ کرتے ہین باز آوین اور یقین اُنکو ہوجاوے کہ فعل عمدہ جو عقلا نے مقرر کیے ہین اُن افعال حمیدہ بفراغت تمام شکم سیری ممکن ہی اور اُنکے زن و بچہ کی دستگیری افعال مجوزہ سے بکشادہ پیشانی

ہوسکتی ہی جاہلون پر تو زیادہ حیف ہی کہ وے بے علم ہین مگر پنڈتون پر اون سے بھی زیادہ حیف کرنے کا مقام ہی کہ ان لوگون نے اپنے زیادتی طمع سے ہندوستانیون کو خراب کردیا وہ یہ ہی کہ اگر یہ لوگ چاہتے تو برادران ہندمین تلک اور جہیز بے انداز اور بے حساب لینے کا جو دستور ہی اور یہ واہیات قاعدہ ہر شخص کو ناپسند ہی اٹھ جاتا مگر بخواہش اور طمع فیصد پانچ روپیہ کے اس واہیات رسم کو اُٹھنے نہین دیتے اور انصاف نہین کرتے کہ ہزارون گھر ہر سال اس رسم قبیحہ کے باعث سے برباد ہوئے جاتے ہین اور جبتک اسکا انسداد نہوگا ہر سال یہ خرابی لاحق رہیگی آفرین صد آفرین ہی لالہ ہربنس لال صاحب رئیس اعظم شہر غازیپور پر کہ جنھون نے چاہا تھا کہ اس رواج عبث اور غیر مستحسنہ کو اٹھاکر بجاے اُسکے پانچ روپیہ پر اکتفا کیا جاوے ہر چند کہ بہت سے صاحبان باعقل اور مصلحت اندیش متفق الراے ہوے مگر جاہلون اور مفتخورون اور پاجیون کی بےعقلی سے یہ ڈول اُٹھنے نہ پایا گو لالہ صاحب موصوف کے خاندان مین ہنوز پانچ ہی روپیے کا رواج ہی مگر اس طریقہ پسندیدہ کو تاحالیکہ عوام ہند جاری نکرین تب تک خانہ آبادی ہندوستانیان غیر ممکن ہی مگر حضرات اتقیٰ باعقل سے امید ہی کہ اس امر قبیحہ اور غیر مستحسنہ کے اُٹھانے مین ساعی ہون کہ جس سے بہتری عوام ہند متصور ہی اور بچشم غور دیکھو کہ زیادہ تلک اور جہیز لینے سے آج تک کوئی متمول نہوا بلکہ جسقدر لیا اسکا اضعافاً مضاعف خرچ کیا پس ایسے فعل سے کیا فائدہ ہوا جس سے لیا گیا وہ مقروض اور خانہ ویران ہوگیا اور لینے والا متمول بھی نہوا یعنے ایسے فعل کے کرنے کا ماحصل کچھ نہین ہی بجز اسکے کہ خانہ ویرانی اُسکا نتیجہ اور اپنے قرابت مندکو تباہ کرنا اسکا ثمرہ ہی فقط فقیر کو بجز الحذر کہتے کے اور کیا لائق ہی جسکا خون اُسکی گردن اور جسکا فعل اُسکے ساتھ ہی الحذر الحذر۔

دفعہ ۸ ۔ دیکھیے جہالت کتنی بُری بُری شے ہی کہ جب سے یہ فرقہ مراتبات برہمہ شناسی اور نوشت خواند بید اور بیدانت سے محروم ہوے اور کسی قسم کے علوم کے حصول کی لیاقت باقی نرہے تب سے اسقدر جہالت دامنگیر ہوگئی کہ اُنکے ذہن سے لطافت انسانی اور کثافت شیطانی اور قدر جامۂ بشریت اور تنفر طریقہ شیطانیت کی تمیز نرہی یعنے بہترون کو دیکھا گیا ہی کہ ادنے ادنے باتون پر باعث جہالت اپنا جان کھوکر شیطان ہوگئے کہ جنکی چوری جابجا بہت دیکھنے مین

آتی ہین —

دفعہ ۹ — طرفہ تو یہ کہ جب کوئی برہمن خود دشمن کسی وجہ بے وقوفی آمیختہ سے اپنے کو ہلاک کر ڈالتا ہی اُسکے ہم قوم چہ جاہل اور چہ عالم اُسکو برمھ کہتے اور پوجتے اور پوجواتے ہین حالانکہ یہ نہین جانتے کہ برمھ کسکا نام ہی اور وہ مرتبہ کسکو ملتا ہی ہرچند کہ بچشم خود دوسرے لوگ دیکھتے ہین کہ فلان شخص جو باعث کم عقلی اور جہالت کے اپنے کو ہلاک کیا شیطان ہوکر عوام کی تکلیف دہی کررہا ہی جیسا کہ مثل مشہور ہی شیطان جان نہین مارتا حیران اور عاجز کرتا ہی تسپر بھی یہ عقل کے دشمن اس حرکت ناشایستہ کو حرکت نازیبا نہین سمجھتے اور اُسکی تقلید اگر خوف انگریز نہوتا ہو اسپر نہوکر نے مین اُٹھا رکھین اور انکا تخیل یہ رہتا ہی کہ یہ شیطان نہین ہی بلکہ ایک حصہ علیحدہ ہوکر برمھ ہوگیا اُسپر دلیل یہ ہی کہ ایسا نہ سمجھتے تو برمھ کیون کہتے اور کتنے پیپل کے درخت پر چڑھکر بیٹھ تو ڑتے اور لٹا لٹکتے ہین ہرچند کہ اس مین پنڈتون اور دیگر لیئق برہمنون کا قصور نہین ہی پر وے بھی کیا کرین جاہلون اور جانبازون سے کسی کا بس کچھ نہین چلتا مگر آیندہ سے اگر حضرات اس قوم کی احتیاط کرین اور مرتکب اس حرکت ناشایستہ کے نہون تو احمقان ہند نہ کہلاوین —

دفعہ ۱۰ — برہمنون نے فی الحقیقت اپنے ہم قوم کی پرورش کے لیے بہت بہت سے رسومات حضرات ہند پر ایسے مقرر کر دیے ہین کہ بڑی دقت اور کاوش سے اُنکا انسداد ہوسکیگا پھر ایک تقریبون مین جو اس فرقے نے اپنے دچھنا لینے کے لیے رسومات اور مقامات قائم کر دیے ہین اگر ان اوقات پر ادا نہ کیا جاوے تو وے ابلہ فریب سمجھاتے ہین کہ نا دہندون کا بھلا اور انجام بخیر ہی نہوگا اگر انکی ہرزہ گوئی محض لاطائل اور پوچ سمجھ لیجاوے کہ ان لنترانیون سے کیا شدنی ہی صرف یہ رسومات ابلہ فریبی کی براہ حرفت اور حاجت روائی قوم مذکور کی ہی اسکے ادا اور عدم ادا سے دہندہ کا کچھ نقصان یا نفع نہین ہی تو کوئی شخص ایسا نہین کرتا مگر جو لوگ اسکو خوب سمجھتے بھی ہین خواہ مخواہ طریقہ آبائی کی پابندی سے مستعمل کرتے ہین اور جب یہ سمجھ لیا جاوے کہ کرنا ہر فعل کا پرمیشر پر ہی اور وہ اپنے دھیان سے خوش ہوتا ہی کچھ لوٹیرون اور دصورت بازون کے دینے سے اُسکی خوشی ممکن نہین ہی تو

یقین باور کرد کہ نے الاصابہ کچھہ اُسکا بُرا نہو کیونکہ اس دینے کا ماحصل کچھہ نہین ہی جیسے ٹھگ
لوگ مسافرون کو ٹھگتے ہین ویسے ہی یہ قوم عوام ہنود کو عقل سے خارج سمجھکر ٹھگتے ہین اب
تمکو نظیر بدیہی مین اصل حقیقت کو کھولتا ہون خوب سمجھو مثلاً مسلمان یا انگریز ہمارے ہندؤن
مین قوم کمینہ اس طریقے سے شادی نہین کرتے کہ جس طریقے سے مالدار ہنود کو برہمن گمراہ
بناکر کراتے ہین تو پس غور اور تصفیہ کا مقام ہی کہ اس طریقے قدیم موجد عقلاے سابق کو اگر
کچھہ اصلیت سے تعلق ہوتا تو بہ نسبت اُنکے اس طریقے کے پیروکاران کو زیادہ فروغ ہوتا
حالانکہ یہ امر نہین ہی بلکہ غور سے دیکھو کہ جنکی شادی بڑی دھوم دھام اور صحیح عام پنڈتون
مین ہوئی از انجملہ کتنے لاولد اور بیوہ اور بد دوا ہوگئے اور حق تو یہ ہی کہ علم جوتش بھی پنڈتون
نے اپنے حصول زر کی نیت سے بنایا ہی کاش یہ علم صحیح بھی ہو اُسکے ادراک عواقب معقولات
تک زمانۂ حال کے پنڈتون کو لیاقت ہی نہین ہی دیکھو جواب نمبر ۲ کتاب کاشف دقائق مذہب
ہنود کا تمثیل دیگر فی الاصل فرقہ کے اکثر حضرات مین دم بازی اور مردم فریبی نہایت درجہ
کی سماگئی ہی کہ جسکی تشریح بوجہ نہایت طول ہی زبان حال ایک تازہ واقعہ جو خاص اس فقیر
حقیر کی سرگذشت ہی سننے کے قابل ہی واضح ہو کہ اس فقیر کے دو لڑکے ایک سری کشن سہاے
مد عمرہ اور دوسرا سری کرشن اچھو ناند سہاے مرحوم کو پرماتما نے عطا فرمایا تھا ایک روز
میرے صاحبان خانہ نے ان لڑکون کا زائچہ بنوانے کے واسطے پنڈت نے زائچہ مشتہر کر دیا مین لیکر
تامل مین ہوا تب وہ میرے تامل سے قیافہ اڑا کر کہنے لگے کہ ہم جانتے ہین تم ان باتون کو محض
فضول اور مطلق بے ضرور سمجھتے ہو لیکن تامید اور دستور خانگی کو کیا کرو گے ضرور ہی کہ لڑکون کے
زائچہ رہین کیونکہ سب کی رائے عام ایسی نہین ہی کہ جیسی خاص تمہاری ہی بلکہ مشہور ہی کہ برہمہ
گیانی اور عارف کم ہوتے ہین اور جاہل اور مقلد گذشتگان زیادہ بلکہ ایسے اشخاص سے
زمانہ بھرا ہوا ہی فقط فقیر ناچار قہر درویش بر جان درویش دونون کاغذون کو اپنے پاس
رکھ لیا ہے۔ اتفاقاً پنڈت شیو دت ساکن جلال پور پرگنہ اکبرپور ضلع فیض آباد کہ جسکی
آشنائی منشی لال رگھو بنس سہاے صاحب سب انسپکٹر امروہہ والے سے رہی اور اُن سے بندہ
کو بھی زیادہ تر نیاز حاصل تھی قصہ کوتاہ وہ بھی آئے اُنکے دونون کاغذات بالا کی نقول بفہمید اس

امر کے کہ کاش علم جوتش کچھ صحیح ہو یا پنڈتون کے کہنے اور گنتی مین کچھ ثبات ہو دیدیا اور اُس نے
اُسی وقت دو روپیہ شگون کا لیا ۳ - اب طرفہ یہ سُنیے کہ کئی مہینے گذرنے پر اُس گو برگنیش نے
ایک زائچہ سری کرشن اچھوتا نند مہاسے میرے چھوٹے لڑکے کا دیا اور پڑھ کر سُنایا علاوہ اور سب
توصیفات اُسکے کے اس لڑکے کی عمر اسّی برس کی بتلائی الحاصل سخنان تملق کو پڑھکر آٹھ دس روپیہ
اور جٹ لیا ۴ بندہ مطمئن تھا کہ اب وہ لڑکا آفات زمانہ سے بموجب تحریر اس بوتوف روزگار
و سراسر ناواقف اسرار پروردگار کے محفوظ رہیگا ۵ - اب غضب پرمیشر کا دیکھیے کہ چھ سات
مہینے زائچہ لینے کے بعد وہ لخت جگر ظاہراً پیرون مین پھنسیون کے نکلنے کے عارضے سے مانند سری
کرشن جی کے عالم بقا کو چلدیا ۶ - اس فقیر نے توبموجب قول گوسائین تلسی داس کے کہ سوت بنتا
آدسوارتھ رت کرہو نہیہ اہین تے ؛ انتہو تو ہی تجینگے باور تونہ تجوا ہین تے ؛ من پچھتیہو اوسر بیتے ؛
عمل کیا کیونکہ عارف کا کام دنیا ے دون کو ناپائدار اور اُسکے کارخانے اور لذائذ کو غیر ثبات
سمجھنا ہی قانع اور رضا برمرضی پرماتما ہوا ے - بدین نظر کہتا ہون کہ پنڈتون کے دم جھانسے
مین نہ آؤ ورنہ یہ چھلنے سے باز نہ آوینگے اور تم جانے سے روک نہ سکوگے ۸ - ایسا ہی ایک
دفعہ ۱۲۸۵ء مین کہ جب راقم بعہدہ محرر اولے انکم ٹکس شہر بنارس مین نوکر تھا منشی لالہ
جگدھاری لال صاحب سررشتہ دار شفری بھی ایسے ہی واقعہ جانکاہ مین مبتلا ہوے تھے اور
بسبب لکھدینے زائچہ پنڈتان مشہور شہر بنارس کے دھوکھا اٹھایا تھا بیان کرتے تھے پس سمجھو کہ اُس
جھوٹے فرقے نے ہزارون گھر جھوٹ اور فضول کہکر خراب کر دیے تسپر بھی ہنوز حضرات ہند اُنکا
پیچھا نہین چھوڑتے بلکہ بعض حضرات ہند انکا پیر دھوکر چرنامرت لیتے ہین اور سعدی کے قول پر
عمل نہین کرتے **شعر** زجاہل گریزندہ چون تیر باش ؛ نیامیختہ چون شکر شیر باش ؛ فقط ۹
حاصل تحریر یہ کہ صاحبان ہند حضرت چالاک سے نہایت ہوشیار اور ان گوبرگنیشون سے
بدرجۂ غایت کنارہ کش اور بیدار مغز رہین ورنہ دھوکھا کھاتے اور جاتے ہمیشہ رہینگے اور
یہ فرقہ جھوٹ ہمیشہ چلتے اور دھوکھا دیا کرینگے پس ہر بشر کو لازم ہی کہ جملہ کام اپنا بلا استفسار ان
مکر ایلون آتما کے صرف پرماتما کا دھیان دھر کر اور اپنے کو فاعل نہ سمجھکر کیا کرے تب یقین واثق رکھو
کہ ایسے کرنے والون کا کام ہمیشہ انجام بخیر ہوگا اور جو اس طرح پر عامل ہوگا اُسکے کسی کام مین ہرگز ہرگز

نقص واقع نہو گا اور انجام کا بوجھا نو منہ پرمیشر کے رہیگا کہ جو نتیجہ دینے والا اور انجام بخیر کرنے والا
ہر کام کا ہی دیکھو دفعہ ۴ و ۵ بیان نمبری ۴ کا۔

۱۱۔ **غلطی ثالث**۔ اب ایک اور کیفیت سنیے کہ اس قوم کے بعض ایسے کوتاہ اندیش اور
خود غرض ہین کہ صرف بدین نظر کہ کوئی مخلوق اُنکی اطاعت سے باہر نجاوے اپنے کو
اشرف اور دوسرون کو خادم یعنی شیودک قرار دیا ہی جیسے کہ قوم کایست کہ یہ برن پنجم اور
اشرف اور منتظم تمامی موجودات کے ہین کہ جنکی شان مین مہادیوجی نے اپنی پوتھی تصنیفی
موسومہ رود رجامل تنیتر مین تیج برناکر کے لکھا ہی اور مہاپوران اور پدم پوران اور پوتھی
پیدائش خاص سری چترگوپت جی مین یہ روایت توضیح تمام مندرج ہی ایسے برن شریف کو
وے حضرات ناواقف شاستر اور پوران نے سودر کرکے مشہور کیا ہی اور دلیل اپنی یہ
پیش کرتے ہین کہ بید مین صرف چار برن اور چار اسرم مندرج ہی اسکے سوا جو ہین وہ
داخل برن اور آسرم نہین ہین بجواب اُنکے مین بھی کہتا ہون کہ فی اصلہ بید مین چار برن
اور چار آسرم مندرج ہی مگر تم لوگ یہ سمجھو کہ ظہور اور برنہا سے پنجین کس کس درجے سے ہوا
جب تمھارے ذہن مین تدریج ظہور برنہاسے اور آسرم ہاسے پنجگانہ آجاوے شک رفع
ہو جاوے ۲ مختصر یہ ہی کہ پہلے چار برن اور چار آسرم ظاہر کیے گئے اور اُسی کے ساتھ
چارون بید نمایان کیے گئے اور جب برن پنجم کایست اور آسرم پنجم کرل قدرت معبود سے
نمود ہوے تب رود رجامل تنیتر مہادیوجی نے تصنیف کیا کہ جنکی فضیلت مفصل اُس مین
درج ہی ۳۔ اب تمکو مفصل سمجھاتا ہون کہ رود رجامل تنیتر اور پدم پوران وغیرہ سے واضح
ہوتا ہی کہ ظہور جناب چترگپت جی صاحب بعد گذر جانے ایک چوکڑی جگ کی ہوئی ہی یعنے
اولاً ظہور خلقت شنبھو من اور ست روپا سے ہوئی جب اِن خلقتون کی رفتہ رفتہ زیادتی
ہوئی اور اس عرصے مین ایک چوکڑی جگ گذر گیا اور باعث کثرت خلقت انتظام ملکی
اور سیاست مدنی مین نہایت تفرقہ اور ابتری ہونے لگی تب برہما مراقبے مین بیٹھکر برہاتما
کے دھیان مین لین ہوے اور دعائین مانگنے لگے کہ یا پرمیشر انتظام خلقت کیونکر ہوگا اور
یہ مجمع غفیر بے دانش کیونکر راہ راست پر چل نکلے گا چونکہ پرمیشر ہر قلب مصفا مین جلوہ گر ہی

برہماکی استدعا کو قبول فرما کر ایک شخص نہایت حسین اور خوبرو اور کشیدہ قامت اور بالیاقت
کو خواہش خاص اور نور منور بام سے ظاہر کیا کہ جیسے پہلے برہما کو ظاہر کیا تھا بلکہ انکو بھی اُسی
خوبی اور لطافت سے ظاہر نہ کیا تھا اور ایک قلمدان قلم کار یعنے جواہر نگار پُر بہار مع ایک
تختہ کاغذ زر فشان مرصع کار کہ جنکی صفائی اور نفاست اور چمک بیجھے اور نہین ہوسکتی کیونکہ
وہ دست خاص پرماتما سے ملے تھے برہما کے مراقبہ کے روبرو اسطرح پر نمایان فرمایا کہ
جیسے سورج کو صبح کے وقت واسطے روشنی خلائق اور رفع تاریکی کے نمایان کرتا ہو بفور طلوع
پرطلعت ہونے اس مجسم نور کے کہ جو رسول پرماتما تھے دیدہ دل برہما وا ہوگئے اور چشم ظاہری بھی
کھل اٹھی برہما نے اس نور سے نہایت محظوظ ہو کر نام اُنکا چترگپت رکھا اور مجسم برن کالیت سے
موسوم کیا اور اشرف المخلوقات اور فخر موجودات اور منتظم کائنات کا خطاب دیا بعدہ انتظام
سلطنت دنیا اُنکے تعلق فرمایا اور سمجھا کہ پیشتر سے میری برابر تھا پر اسی کام کے واسطے اپنا نائب
اور رسول پیدا کیا ہی ہم زبان بعد رفتہ رفتہ اُنکے حسن وجمال بےتمثال کا شہرہ ایسا پہیلا کہ سورج
دیوتا جو چھتریون کے خاندان کے موجد اور سرمان رکھیشر جو برہما کے بیٹے اور برہمنون کے
خاندان کے سرتاج تھے اپنی اپنی ایک لڑکی کی شادی جناب چترگپت جی مہاراج سے
جو بہارے برن پنجم کالیت کے موجد تھے کردی کہ زوجگان رسول پرماتما سے جسقدر اولادین
ظہور پذیر آئین تشریح اُنکی یہ ہی طفلکی سورج سے چار فرزند ا سورج دُھج ۲ سری باست ۳ سکسینہ
۴ کلسرشٹ اور طفلکی سرمان رکھیشر سے آٹھ فرزند ۱ - ماتھر ۲ - نگم ۳ - کرن ۴ - گوڑ
۵ - اشٹ ۶ - اٹھانا ۷ - بہٹناگر ۸ - بالمیک - آپ نہایت تحقیق و غور سے ذہن لڑا کر جانچی
کہ جس بزرگ زمانہ اور نور مجسم پرماتما جناب موصوف کی شادی برہمنون کے سرتاج اور چھتریون
خاندان کے موجد اور سورشی اعلی نے اپنے سے اشرف اور اعلی سمجھ کر اپنی اپنی لڑکیون سے
کیا کیا وے لوگ اگر سودر سمجھتے تو اپنے لڑکیون کی شادی کیون کرتے اور طرفہ یہ کہ جنکی بارات مین
تمامی دیوتا موجود تھے کیا وے مانع نہوتے لیکن اس سے بھی ظاہر ہی کہ برن پنجم کالیت چار و برن
افضل اور اعلی ہی کیونکہ ابتدا سے درمیان خاندان برہمن اور چھتری کے یہ رواج ہی کہ وے
لوگ اپنی اپنی لڑکیون کی شادی اعلی تر اپنے خاندان سے سمجھکر کرتے ہاین چنانچہ اُنکے بزرگون نے

اسفلے اور اشرف اپنے سے سمجھکر جناب موصوف کی شادی کی کہ جنکی اولاد مین کروڑون خاندان کایستون کے پردۂ زمین پر نہایت خوبی سے قائم ہین ۵ - اب اُنکے خاندان کے حضرات بے علم اور ناواقف روایات مندرجہ پوران ہاے مصنفۂ بزرگان قدیم اس برن یعنی کایست کو جو منتظم مہمات دنیوی ہین سودر کہین تو بجز اسکے کہ اُنکی حماقت اور نالیاقتی اور بے علمی کا باعث سمجھا جاوے اور کیا کہلا سکتا ہی - ۶ - اگر اس قدیم طریقے کے مطابق کایست لوگ اپنی اپنی شادی برہمن اور چھتری کے خاندان مین کرین تو از روے پدم پوران جائز ہی اور کسی طرح نازیبا نہین دیکھو کاشف دقائق مذہب ہنود مین جواب نمبر اول کا - ۷ - از ان بعد جناب محتشم الیہ دفتر مین پرمیشر کے سررشتہ دار اور پیشکار کی طرح پر منتظم دفتر ہوے اور ہر ایک شخص کے اعمال نیک اور بد کا نتیجہ عطا فرمایا بلکہ جو براہ معذرت پیش آوے اُسکے جرم کو معاف کرا دیتا اُنکو تا بقاے دنیا اور عقبےٰ پرمیشر نے تفویض فرمایا - ۸ - اب براہ غور اور انصاف کے دیکھو کہ کسی جوگیشر یا پیغمبر کو ایسا درجہ میسر نہین ہوا بلکہ جتنے پیغمبر یا جوگیشر کہ جنکا ہونا ثابت ہووے سب بعد انتقال قدمبوسی جناب موصوف سے سرفراز ہوتے ہین اور دست بستہ حاضر ہوکر اپنے اعمال نامہ کو سنتے ہین اور اپنے اعمال کا نتیجہ پاتے ہین بدین نظر اس رسول پرماتما کو تمام پیغمبرون اور کل مخلوق سے معزز اور مشرف سمجھنا چاہیے کہ سب کے وہ محاسب ہین - ۹ - لہذا اُنکا حقہ منکشف کر دیا کہ جس مین ہر بشر اس قوم برہمن کی عقلمندی سے واقف ہوجاوے اور حضرات کایست اپنے کو برن یعنی سمجھین اور جو اُنکو سودر کہے وہ کافر اور منکر ہی بلکہ نکیر کا برادر ہی -

دفعہ ۱۱ - نفس ناطقہ سابق کی خودغرضی اور عوام ہند کی گمراہی دیکھکر نہایت طیش کھاتا ہی اور فہمائشانہ چند سطور لکھتا ہی کہ اے حضرات برہمنان عوام ہند کو ناحق کیون بھٹکاتے ہو اور بے وقوف بناکر اُنکے زر اور زمین کو کیون دمبازی سے لیتے ہو کیا تم لوگ یہ نہین سمجھتے کہ مکاری اور فریب دہی کی سزا سرکار انگریزی مین نہایت سخت ہی بلکہ مجموعۂ تعزیرات ہند کی تشریح دفعات ۴۱۵ و ۴۱۷ کو بغور دیکھو اور سمجھو ورنہ ایک روز نخواہ نخواہ دھوکا کھا جاؤ گے کیونکہ جب عوام ہند تمھاری ابلہ فریبی سے واقف ہوجاوینگے حاصل اسکا یہ ہوجاویگا کہ تمھاری قدر فخر ہند سے بحذف فا نخر ہوجاویگی ورنہ بآواز بلند کہا جاتا ہی کہ اب سے بھی اپنا اپنا ہوش اور عقل

سمجھاو اور رعوام کو بہکانے اور راوچک اور ربھیانک باتون کے سنانے کو مسدود کر کے حسب ہدایت بید کر جو ہنود کے واسطے ذریعہ برمھ شناسی ہی حتے الامکان سیکھو اور رسکھلاؤ ورنہ جتھارتھ باتون کے کہنے سے دریغ نکرو اور رجسقدر تم لوگون سے ہوسکے عوام کو طریقہ نرگن یعنے برمھ شناسی کے قاعدے سے تبلاؤ —

دفعہ ۱۲ — پرتماپوجن کے باب مین چند دفعات لکھنے کا قصد تھا فا مالخیال چند قلم انداز کیا اور سمجھانا اُسکا او رپرماتما اور ربدعا نھی ترستھو[۲۳] ین ادھیاسے سکھہ ساگر کے چودہم اسکند مین لکھا ہی یعنے مہادیوجی نے سری کرشن جی سے پرارتھنا کیا ہی چھوڑا اُس داستان طول کا لکھنا فضول سمجھکر خلاصہ اُسکا صرف اس قدر لکھہ دیتا ہون کہ جس پرماتما کی کوئی صورت اور رشکل نہین ہی اور جسکی بارگاہ معلے تک پہونچنا بھی کسی پرتما پوجن سے نہین ہوسکتا صرف وہان تک کی مداخلت کے واسطے سنت گرو کی دیا اور رسنتون کی صحبت یعنے ست سنگہ کافی ہوتی ہی ۲ — پس اے میرے دوستو بلاتامل پرتما پوجن کو چھوڑ کر اسکی پوجن کرو کہ جسکی پرتما نہین ہی صرف اُسکی قدرت سے تمامی کارخانہ نظر آتا ہی بلکہ جسقدر ہوسکے آہستہ آہستہ تصفیہ قلب کی روسے اس راہ کج کو چھوڑ سیدھے دھیان پرماتما مین لین ہوتے رہو دیکھو دفعہ ۳ بیان نمبر ا کا —

دفعہ ۱۳ — پرماتما کی نصیحتین اور رفرمان اپنے گوش ہوش سے سُنکر راہ راست پر چلو اور اپنے بزرگون کے اُن طریقون پر نہ چلو جو اب ناپسند ہین کیونکہ بُرائی چال اور دھرے پر چلنے کا کام انسان کا نہین ہی بلکہ اُنکا ہی جو بیٹھ پر بوجھا لیے لیک لیک چلتے ہین —

دفعہ ۱۴ — ذرا غور سے دیکھو کہ پرمیشر نے جو عقل سلیم اور رجوہر ذہن ذکا اور رفکر فراست رسا ہر ایک بشر کو عطا فرمایا ہی وہ کس مصلحت سے ہی یعنے وے کس مرض کی دوا ہین اب مین تمکو سمجھاتا ہون یعنے یہ سب جوہر اس لیے عطا ہوے ہین کہ انسان عمدہ عمدہ باتین اختراع کرے اور ربہ نسبت پیروکاری قدیم جو نقص دیکھے اپنے ہمعصران کو متفق الراے کر کے رفع کرے اور رجو طریقہ نفیس اور رصحیح معلوم ہو تو وہی اختیار کرے اور رابلہ فریبون اور رمکارون کے دام فریب مین نہ پھنسے اور رالچیون کی بنائی اور راختراع اور رایجاد کی ہوئی باتون پر جو برخلاف اصل مخوف اور مرعوب ہین غافل اور رپیروکار نہ بنے —

دفعہ ۱۵ - راقم کی تحریرات کو جو بحکم پرماتما ہین تمام صاحب عقل اور بیدانتی اور ہر ایک مذہب کے عقلا ضرور پسند کرینگے گو نادان اور جہلا اور بے علم مزخرفات سے یاد کرینگے تو کیا پروا مگر جو کہ نفس ناطقہ کے قول کو بیدون کے ریچون اور شلوکون سے تصدیق کریگا وہ نہایت فائدہ اٹھاویگا اور رسومات آبائی کے طریقہ پر جو غور کرتا رہے گا ضلالت کے سمندر سے نکلنا اسکا دشوار ہوگا -

دفعہ ۱۶ - زمانہ سابق مین اجراے پتھر پوجن کا نہ تھا ہر ایک دھیان پرماتما کر کے مکت پدوی کو پہونچتا تھا اگر اب کے لوگون کو بید کی پستک فوراً نہ ملے تو تمکو ساگر ترجمہ سری مت بھاگوت جو ہر ایک جگہ موجود ہی اسکے ایکادش اسکند کے اخیر ادھیاے مین صاف لکھا ہوا ہی کہ نرگن روپ پرمیشر کا دھیان دھر دیکھے پس پابند ان کرم کانڈ اہل ہندون کے واسطے سری مت بھاگوت سے زیادہ معتبر کوئی کتاب نہین ہی لہذا ہر فرد بشر کو چاہیے کہ پرمیشر کے نرگن سروپ کا دھیان دھرے اور اُسی مین محو ہوجاوے کیونکہ جو پابند کرم کانڈ اور برہمن بچن پرمان ہین وے اصلی منزل مقصود سے بہت دور رہین -

دفعہ ۱۷ - جو برہمن ہونے کی خواہش رکھے اُسکو لازم ہی کہ خواہش دنیا اور عقبے کو بالکل چھوڑ دیوے کہ یہ لوازمات اگیان یعنے جہل اور اودیا کے ہین اور جب اگیان سے مخلصی اپنی کرلیوے تب علم بید جو سراسر معقولات سے آراستہ ہے اور برہم بدیا اور مین سرور ہے حاصل کرے اور جب علم حاصل ہو تو دلائل عقلی سے تحقیق کرے پھر وہم اور خیال کو دفع کرے زان بعد آتما کا دھیان دھر کر اُسمین محو ہوجاوے -

دفعہ ۱۸ - جب برہم شناسی کا مرتبہ کامل ملجاوے تب عین برہم ہوجاوے اور جب تلک اس راہ سے کمال نپاوے تب تک سخن آرائی اور لاف زنی سے کچھ حاصل نہین ہوتا کیونکہ یہ مقام حال ہی نہ مقام قال پس جو خواہش کو چھوڑ اور علم کو حاصل کر برہم مین محویت حاصل کرے وہ بیدانتی اور برہم گیانی اور برہمن ہی زبان درازی اور لاف زنی اور لسانی اور باپ دادا کی فضیلت اور برہمنیت جتانے سے کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا اور نہ کچھ کمال ملجاتا ہی مصرعہ اندرین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست دیگر بندگی باید

[illegible]

پھیر لاو کی منظور نیست ؛ ہندی شل ہی ذات پانت پوچھے نہین کوئی ؛ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے —

نمبر۲۶ بیان دنیا داری باقرینہ اور تعین اوقات اور اشکال تولد اطفال

اس کتاب مین بہت سے مقام پر یہ لکھا گیا ہی کہ اپنے زن اور فرزند مین رہکر خوش قسمتی سے دنیا بسر کرے اسکی وضاحت قبل مین کیجاتی ہی کیونکہ جوگ و ریاضت مانع گرہستی نہین ہین ہر ایک گرہست فراغت سے دنیا کا کام بھی کرے گا اور پرمیشر کے نور مین لین بھی ہوتا رہے گا —

دفعہ ۱ — ہر بشر کو چاہیے کہ جب ہوش سنبھالے علم حاصل کرے خصوصاً وہ علم کہ جسکا رواج اور قدر بیش حاکم وقت کے ہو کیونکہ وہ ذریعۂ رزق اور نافع دفع حیرت اور جہالت کا ہی اور جیون جیون بلوغ ترقی پاتا جاوے برہم بدیا کے حصول مین زیادہ ساعی ہو اور اچھے اچھے عالم اور فقیہ اور رہرو ان مرتاض سے ملاقات رکھے اور اُنکی صحبت سے نور پرماتما حاصل کرے —

دفعہ ۲ — والدین کی رضا جوئی اور اپنے مرشد کی فرمانبرداری اور اپنی بی بی کی دلجوئی ہر گونہ خاطر رکھے اور جب پرمیشر استطاعت بخشے محتاجان اور بے نوایوں کی خبر گیری اور اپنے آل و اطفال کے حفظ حقوق مقدم سمجھے —

دفعہ ۳ — جب شادی ہو جاوے بہ نظر قائم رہنے انتظام پرمیشر کے حسب طریقہ ذیل استعمال کرے کہ نسلاً بعد نسل ابقاے خاندان اور نام و نشان کا ہو سواے اسکے پڑھا کرے اُستادان قدیم کے تجربات کی کتابین کہ جو فائدہ دیوینگی اُسکی عقل اور قوت مدرکہ کو اور استعمال مین رکھے بید اور اُنکے ترجمون کو —

دفعہ ۴ — یہان سے بیان تولد اطفال کے مفصل لکھے جاتے ہین جو کوئی دن کے وقت عورت سے مجامعت کرتا ہی وہ اپنے پران کو خشک کرتا ہی اور جو شب کو لذت جماع اُٹھاتا ہی اُسکو کچھ نقصان نہین پہونچتا ہی —

دفعہ ۵ - شب کے وقت صحبت نہایت مفید ہے اُسکا نطفہ بشرطیکہ کوئی وجہ مانع نہو ضائع نہین جاتا اور جو اولاد اس سے ظہور مین آتی ہین خوش قرینہ ہوتی ہین -

دفعہ ۶ - جو کوئی بعد پاک ہونے عورت کے حیض سے کہ جسکی چار روز کی میعاد مقرر ہے ہم بستر ہو تک کہ ایام انعقاد نطفہ کے معین ہین صحبت کرے مگر اس قرینے سے کہ قریب نصف شب اور بعد اختتام پہر رات ہر ایک قسم کے تفکرات سے طبیعت کو صاف کرکے بکشادہ پیشانی و بخوشدلی ایک دفعہ لذت ہم بستری سے مسرور ہو کہ وہ داخل برہمچرج ہے اور شامل عبادت کے کیونکہ سبب ازدیاد خلق خالق کو یہ سعی ہے نہ واسطے حصول لذت کے -

دفعہ ۷ - اگر بعد فراغت حیض کے اپنی زوجہ سے ہم بستر نہو اور ما بہ انعقاد نہ اٹھاوے وہ داخل گناہ ہے کیونکہ ایک شخص منتظر کی عدم برآری مدعا ہے کہ مدار عصمت اور قناعت کا اوسی پر ہے -

دفعہ ۸ - ایام حیض مین عورتون سے مجامعت سخت ممنوع ہے اور اس حالت کے جماع سے مرد و زن کو ایسے ایسے عارضے سخت ہو جاتے ہین کہ جنکی دوا مین حکماے زمانہ ہمیشہ پریشان رہتے ہین اور ایک قسم کی گرمی ایسی مضر ہو جاتی ہے کہ جو قوت مدرکہ اور فہم اور ذکاوت ذہن پر پردہ ڈال دیتی ہے قس علے ہذا دیگر امراض بھی ایسے سخت ہو جاتے ہین ہر چند آدمی کو امتیاز اسکی کم ہوتی ہے مگر پرہیز ضرور ہے بدین نظر شاسترون مین ممانعت ہے کہ ایسی حالت مین عورتون کی شکل نہ دیکھی جاوے -

دفعہ ۹ - واضح ہو کہ ایک پکھ کے ۱۶ یوم ہوتے ہین تو جس پکھ کے شروع مین حیض ہوتا ہے باستثناء چار یوم حیض کے ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۶ کے رات کو ہم بستر ہونے سے فرزند پیدا ہوتا ہے اور ۵ و ۷ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ کی شب کو جو جماع کرے دختر پیدا ہوتی ہے -

پس انسان کو حسب طریقہ بالا استعمال کرنا چاہیے باقی ماندہ عمل سے نتیجہ باختیار پرمیشر ہے بقول شعر
نہین گھر مین داتا کے ہے کچھ کمی ؛ مگر اپنے پیشا کرے آدمی -

دفعہ ۱۰ - جو رات واسطے پیدا ہونے لڑکے کے مقرر ہے عورت کو چاہیے کہ اُس رات کو اپنے معمول غذا کم کرے تا کہ نطفہ عورت کا کم پیدا ہو اور مرد کا غالب رہے اور فرزند جو اکثر دلاور و زور آور ہو

اگر اسکے خلاف وقوع مین آویگا لڑکا تو ضرور پیدا ہوگا مگر صفات اور عادات زنانہ اُس مین تاثیر کرجاوینگی اسی طرح پر مرد کو اُن راتون مین لحاظ چاہیے جو ایام پیدائش دختر مقرر ہین ورنہ دختر بعادت مردانہ پیدا ہوگی۔

دفعہ ۱۱۔ اگر دونون کے نطفے طاق یا جفت راتون مین برابر پڑجاوین فرزند ہیز یا مخنث پیدا ہو یا دختر بصورت ہیز یا عقیمہ کے ظاہر ہو۔

دفعہ ۱۲۔ اگر عورت اُن ۱۶ راتون مین بحالت خواب تصور مجامعت کرے یا مجامعت کرتے ہوے مرد کو اپنے ساتھ دیکھے اور اسی تصور مین انزال کرجاوے اُسکو حمل رہجاویگا کاش بچہ نہ جنے تو ایک مضغہ گوشت کا برآمد ہو اور جو وہ بھی برآمد نہو اُسکا پیٹ اونچا ہوجاویگا اور جب تک وہ گوشت شکم سے برآمد نہوگا امید پیدا ہونے اولاد کی نہین ہوتی ہی۔

دفعہ ۱۳۔ اگر خون حیض عورت کا مرد کی منی سے زیادہ ہو دختر پیدا ہو اگر مرد کی منی نطفہ عورت سے زیادہ ہو لڑکا پیدا ہو اور جب کہ مرد کا نطفہ اور عورت کا دونون مقدار مین برابر ہون مخنث پیدا ہو۔

دفعہ ۱۴۔ اگر وقت مجامعت اور قیام نطفہ کے اپان باد کا زور ہو تو اوسکے دو حصے ہو کے توام پیدا ہوتا ہی۔

دفعہ ۱۵۔ مجامعت کی حالت مین مرد یا عورت متفکر یا اندوہگین ہو یا دل منتشر ہو یا کسی قسم کی اضطرابی اُنکی طبیعت مین آگئی ہو اس صحبت کے ثمرہ مین کوئی جنے مگر کسی قسمون کے عیوب سے ایک عیب ضرور ہو جاویگا جیسے اندھا یا بہرا یا دیوانہ یا لنجا یا ضعیف القوہ دیکھو دفعہ ۲۸۴ و ۲۸۵۔ الکھہ پرکاش اور صفحہ ۲۵ موج سوم گیان ساگر کو۔

دفعہ ۱۶۔ ہر مذہب اور ہر فرقہ مین ممانعت غیر عورتون سے مجامعت کی ہی اور جن عقلمندون نے اس امتناع کو جس مصلحت سے جائز قرار دیا ہی نہایت مشکل سے اُسپر عبور ہو سکتا ہی وہ یہ ہی کہ ہر فرد مردم کے لیے حسب قدرت ایزدی تعین پیدائش فرزند اور دختر کی رہا کرتی ہی اور اور اس نطفہ کا حال کہ جو پیدائش اطفال کے لیے معین کیا گیا ہی کسیکو علم نہین ہو سکتا ہی وہ نطفہ جسس بطن یا بچہ دانی مین پڑیگا وہان پر لڑکا خواہ مخواہ پیدا ہوگا بدین تجربہ اکثر دیکھا گیا کہ

کہ بہتیرے عیاش بوطوائفین یا دیگر عورتین بالائی رکھے ہوئے ہین اُنسے متعدد لڑکے پیدا ہوئے اور گھر کی زوجہ سے کوئی اولاد نہوئی وجہ اُسکی یہی ہی کہ وہ نطفہ پیدایش اطفال جو زوجہ کی کام ان مین پڑنے کو تھا دوسرے کے رحم مین جاتا رہا اور بی بی کا رحم خالی ہوگیا تو پس کہان سے اولاد پیدا ہو جہان وہ نطفہ گریگا وہان اپنا اثر دکھلاویگا بدین نظر ضبط شرط ہی اور زناکاری اور عیاشی کے امتناع اور ضبطی شہوت کی ہدایت ہی۔

دفعہ ۱۷ ۔ علم سرودہ مین جس مقام پر کہ فضیلت اور اوصاف نفس راست اور چپ سے کے لکھے ہوئے ہین وہان پر لکھا ہوا ہی کہ اگر حین روانگی نفس راست مرد اور زن کے خط ما بہ الاختلاط اُٹھایا جاوے تو بلاشبہہ فرزند ارجمند اپنے ظہور سے آغوش والدین کو مسرت بے اندازہ بخشے اور بحالت اجرائے نفس چپ جب طرفین کے اگر نطفے قیام گزین ہوجاوین تو دختر پیدا ہو اور بحالت روانگی سکھمنا کہ عبارت اجرائے ہر دو نفس سے ہی کاش قیام نطفے کا ہو تو حضرت مخنث پیدا ہون یا نطفہ ضائع جاوے اور خوف اسقاط حمل بھی رہا کرتا ہی قس علیٰ ہذا بحالت عدم مطابقت ہر دو نفس زن اور مرد کے احتمال وقوع انھین وارداتون کا ہی کہ جو بحالت اجرائے نفس سکھمنا کے درج کیا گیا ہے۔

دفعہ ۱۸ ۔ اکثر راقم نے بچشم خود دیکھا ہی کہ بہت سے حضرات کہ جنکو پرمیشر کی نامہربانی سے مسرت اولاد نصیب نہین ہوئے اُن گسائون اور دھورت بازون کی التجائین کرتے ہین کہ جو خود برائے نان شبینہ محتاج اور ہر حال مین دست نگر دوسرون کے ہین اور بہتیرے دیوتون کی منت ملتے ہین اور درگاہون مین مزارات سے لڑکا پیدا ہونے کی رقع تمنا چاہتے ہین اب مین تم ہی سے پوچھتا ہون کہ یہ خفیف الحرکاتی عقلمند اور شریف کی ہین یا بیوقوف اور رذیل کی یہ مین نہین کہتا کہ اولاد کے پیدا ہونے کی فکر نہ کی جاوے مگر یہ کہتا ہون کہ بحسن قرینہ کرو تاکہ دوسرے ارباب روزگار نہ ہنسین کیونکہ سوکھینت اور اوجیت کے گھر پر مین نے دیکھا ہی کہ اچھی اچھی نہایت خوب صورت جوان عورتین اپنی بے وقوفی سے جاتی ہین اور بعض مقام پر شب بھر تنہا رہتی ہین اب اے برادران ہند تم انصاف کرو کہ یہ فعل عمدہ ہی یا بد اگر بد ہی تو تدارک اور انسداد کرنا چاہیے اب مین تمکو وہ طریقہ بتلاتا ہون کہ جو پسندیدہ عقلا اور حکما ہی وہ یہ ہی

کہ لڑکون کے پیدا ہونے مین بجز پرماتما کے اور کسیکو اختیار نہین ہی کیونکہ جو کچھہ وہ چاہتا ہی کرتا ہی وہی ہر شخص کو لڑکا دیتا ہی اور ہر غریب کو امیر اور نہ ہر امیر کو غریب بناتا ہی مگر ہر شخص کو اسپر یقین ہی نہین ہی لہذا وہ اپنے حصول مطلب سے کنارے ہی پس ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی ہر ایک التجا کو پرماتما سے چاہے اور ہمیشہ بصدق دلی اور بصفائی قلب اپنی دعا مانگنے اور استدعا پیش کرنے مین غفلت نہ کرے اور بحالت جلد نہ برآنے مدعا کے اُس سے آزردہ بھی نہو کیونکہ ایشور داتا ہر ایک شخص کا امتحان لیتا ہی زان بعد اُسکی التجا کو مقبول کرکے اسکا نتیجہ عطا فرماتا ہی بہرحال تمامی عرض اپنی اُسی مالک حقیقی سے اظہار کرنا چاہیے اور قائل قدرت اور مرضی اُس پاک سچے نیاز کے رہنا چاہیے۔

نمبر ۳ بیان رستگاری نفس ان مشغول اور پابندان قواعد قدیمہ نامعقول خلاف بید و توضیح مراتبات بیخودی و مدارج اتصال خداوند حقیقی

دفعہ ۱ ۔ نفس ناطقہ والہام ویسے رہا ہی کہ سخت افسوس ہی اون لوگون پہ جو کرم کانڈ اور اوپاشنا کے پابند اور رواجیات رسومات خلاف بید کے مقلد ہین کیونکہ اُنکے تعلقات فضول محض اور مجہول مطلق ہین۔

دفعہ ۲ ۔ جیسے مالا کا جپنا و پاٹھ کا کرنا کام اُن نامحرمون کا ہی کہ جو اچپا جاپ کی قدرت سے محروم ہین اور اُس شغل لطیف سے محض کور۔

دفعہ ۳ ۔ جون مین گونسا انکو زیبا ہی جنکو بیٹھنے سے آرام نہ ملتا ہو اور اپنے جامہ کو ناحق کی تکلیف دینے سے عار نہ سمجھتا ہو اور بید اور بیدانت کے پڑھنے یا آتما کے دھیان دھرنے اور برہم کے شغل کرنے کا مذاق نہ جانتا ہو۔

دفعہ ۴ ۔ ترکال اشنان انکو زیبا ہی جو اپنے دل کی صفائی کی ماہیت سے بے بہرہ مطلق ہو اور دل کے صاف کرنے کی قدرت نرکھ سکتا ہو۔

دفعہ ۵ - گلے مین سالک رام کی مورت باندھ کر گھومنا اسکا کام ہی کہ جو اپنے مالک حقیقی کو اپنے پاس حاضر نہ جانتا ہو اور پرماتما جو ہر گھٹ بیاپک ہی اپنے جسم کے اندر اور باہر کے موجود رہنے کی حقیقت سے اُسکے لاعلم مطلق ہو -

دفعہ - خانہ آباد کو چھوڑ کر جنگل مین بھٹکنا اس نادان کا کام ہی کہ جو اپنے گھر مین کسی طرح نہ بیٹھ سکتا ہو کہ جیسے اشتہاری اور باغی نہین رہ سکتے یا جنکو فراغت سے خورش اور پوشش کا ٹھکانا نہو مثل چند نادار اہیر کے کہ جسکا قصہ مشہور ہی صرف کمانے کے واسطے گھر چھوڑ دیا ہو کیونکہ جوگیشر کو صرف ترک تعلقات دنیوی دل سے چاہیے جسم سے دیکھو دفعہ ا و ۲ بیان نمبری ۲۲ کو -

دفعہ - خلوت مین بیٹھنا اور بھونہرون مین رہنا کام ایسے مجرمان محسوسات کا ہی کہ باہر نکلنے سے اتنے ڈرتے ہون کہ کنسٹبلان وارنٹ گرفتہ محسوسات فی الفور پکڑ لیوینگے اور ضبطی حواس اور دل کی نکر سکتے ہون -

دفعہ - زیادہ تران قسم کے مقلدون کا بیان منشی گردھاری لال صاحب نے اپنی کتاب گیان ساگر مین نہایت خوبی سے لکھا ہی جسکو دیکھنا ہو وہان دیکھ لیوے یا شرح ہر صفحہ ۹۸ کے ویسے ہی رائے منشی بندرابن صاحب نے بہار بندرابن مین لکھا ہی وہ یہ ہی کہ مسجد طیار کرانا کام کام بادشاہون کا اور روزہ رکھنا اور ادائے رکعت اور نماز پڑھنا کام گنہگارون کا ہی اور حج کرنا کام مسافرون کا اور روٹی کھلانا کام دردمندون کا اور پرہیز کرنا کام بیمارون کا اور غسل کرنا کام ناپاکون کا اور گلے مین قرآن لٹکا کے گھومنا کام بارکشوں کا اور عبادت کرنا کام امیدوارون کا اور گوشہ مین رہنا کام قیدیون کا اور خوف و رجا مین پھنسے رہنا کام لڑکون کا اور عاشق ہونا کام عیاشون کا اور خدمت کرنا کام سعادتمندون کا اور بیخود ہونا کام مردون کا ہی فقط پس اے میرے دوستو اب تک جو تم لوگ بغیر ہادی گمراہ تھے تو خیر گذشتہ را صلواۃ آیندہ را احتیاط یعنی اب نفس ناطقہ کا حکم ہی کہ اس زمانہ کل جگ مین زیادہ تردد اور محنت کرنا کچھ ضرور نہین صرف پرماتما مین من لگائے ہوئے بیخود ہونے کا مرتبہ حاصل کرو اور جب تم ترک تعلقات خودی کو چھوڑ دوگے بیخودی خود بخود حاصل ہو جاویگی جیسے دوئی دور ہونے سے وحدانیت آجاتی ہی ویسی ہی خودی دور ہونے سے بیخودی ہو جاتی ہی -

خودی کا چھوڑ دے سب کارخانہ
نظر آوے تجھے ربِّ یگانہ

خودی کو چھوڑ دے گر دل سے مطلق
تو ہو جاوے گا نورِ پاکِ مطلق

شعر مندرجۂ الکہ امواج

جب خودی تجھسے دور ہو جاوے
حق کی سوگند جھے خدا ہین ہم

خودی جب تک ہی تیرے دلین دلبر
نظر آوے تجھے وہ دوست کیونکر

خودی کو چھوڑ کر ہوش نادان
نہ غافل ہو کسی دم اُس سے اے جان

چھوٹے گی یہ خودی جب تیرے دل سے
نظر آئے گا وہ خوشنود ہو کے

تجھے ہی اس خودی کا عارضہ سخت
اگر یہ چھوٹ جا ہو جاسے تو مست

دوا ہی اس خودی کے چھوٹنے کی
سدا آثم کے محویت مین ہو جی

سمجھ تو غور کر یہ جو خودی ہی
نہین دیتی ہی کرنے راہ کو طے

اگر چھوڑے تو یہ راہ خمیدہ
پہونچ جاوے جو ہی منزل حمیدہ

اگر عاشق بدل ہو آشنا ہے
خودی فوراً چھوٹے اے ماہ پیکر

ریاضت جس قدر ہین خوش سلیقہ
مقدم سب سے ہی چھٹنا خودی کا

رباعی

خود را شکن کہ بت شکستن این است
بگذر ز خودی کہ قید رستن این است

در گوشۂ خاطر عزیزان جا کن
در مذہب ما گوشہ نشستن این است

از خودی و از دوئی بگذر شتاب
تا کہ خیزد از میان دل نقاب

تمام شد

حصۂ اول

پرماتمانیمہ

آغاز حصۂ دوم معروف بہ آئینۂ روشن ضمیری

نمبر ۱۳ طریقہ پیدا ہونے روشن ضمیری کا عامل کے وجود مین کہ جس سے صاحب کمال اور روشن ضمیر موسوم ہوتا ہے

دفعہ ۱ ۔ کون کون سے عجائبات اور غرائبات قدرت ایزدی لکھے جاوین اور کیا کیا طلسمات کارخانہ الٰہی شائقین کو دکھلائے جاوین ۲ جس مقام پر فہم و فراست فرشتے اور کعیشر اور منیشر کی حیران ہے اور ہر ایک اُسکی باریکیون کے دریافت پر معترف بقصور اور پریشان ہے پھر اُس مقام کی باتین کتا اس مشتِ خاک سے کب ہو سکتا ہے اور دکھلانا مقتدرات عجائب غیبی اس ہیچ میرز سے کیونکر ظہور مین آسکتا ہے مگر ہان عقل کل اس طرح پر رائے زن ہے کہ جس کام کے انجام پر بشر اپنا دل باتمامہ رجوع لاوے گا ماحصل ولہ ہی اور نتیجہ اجتماع خاطر بے شک ایک نئے قسم کا جلوہ دکھلاویگا کہ دیکھنے والا اُسکا مستانہ اور مخمور نشۂ شراب ایزدی ہو جاویگا ۳ مگر یہ درجہ کب میسر ہوتا ہے اور یہ مرتبہ کیونکر ہاتھ آتا ہے کہ جب ذہن ذکا ادراک معقولات اور فہم رسا غوامض محسوسات سے ہمیشہ ایک قسم کا ربط اور ضبط رکھا کرے اور تصفیہ اور تجلیہ سے صفائی بطون کیا کرے تب تو البتہ روز بروز عجائب اور نفائس مظہرات جیو آتما اور پرم آتما دیکھا کرے ۔

دفعہ ۲ ۔ انسان بسبب عدم حصول علم مابعد الطبیعۃ اور ماقبل الطبیعۃ یعنے پرکھ بدیا اپنے جسم کے حالات سے کہ مراتب عنصر کثیف مین کس کس درجہ تک رہکر مدارج عنصر لطیف پر کس طرح پہونچ جاتا ہے

نہین جانتا اور بسبب عدم ادراک دقائق معقولات یعنے بے علمی بید اور بیدانت اور کتب ہاے
مترجمہ منشی کنہیالال صاحب الکہدھاری کہ جنکو فی زمانہ اچارج مذہب ہنود کہیے تو بجا ہی اور
جو کچھ وصف اُنکی شان مین لکھا جاوے زیبا ہی اور بوجہ عدم دریافت مضامین دیگر کتب تصوف
مترجمہ فیضی اور دیگر فقرا سے بشہ اور ہر ملک کیفیات اور تفریحات اور اقتدارات آتما اور
جیو آتما یعنے نفس حیوانی اور نفس روحانی کہ جنکو عرض اور جوہر کی طرح تناسب لفظی ہی قائم
نہین ہو سکتا مگر بہ نظر فیض ربانی عوام جسقدر کہ ہیچمدان کی معلومات ہی اُنکو ان صحائف پر رکھکر
صاف دل ہوجاتا ہی ورنہ یہ سب معلومات علمی فقیر کے وقت تصور مین باعث بے قیدی اپنا اپنا علیحدہ
ہی سائہ اور سامان موجود کر نقصان ہوتے ہین اور تار تصور کی جنبش دیدینے مین نہایت
مستعد یان ظہور مین لاتی ہین - لہذا حکم پرماتما یہ ہی کہ انکو پابزنجیر کرکے ان صحائف قرطیس
مین مقید کردو کہ بہ تعمیل اُسکے اِس نسخہ آئینہ روشن ضمیری کی تصنیف مین یہ فقیر آمادہ ہوا-

دفعہ ۳ - یہان سے بیان روشن ضمیری کی جاتی ہی - واضح ہو کہ روشن ضمیری دو قسم پر
منقسم ہی اول قسم کا بیان شرح آئینہ تصوف مین بہ نمبر ۵ مندرج ہی دوبارہ تشریح موجب طوالت
تحریر سمجھکر قلم انداز کیا دفعہ نمبر ۵ اُسمین دیکھو دوسری یہ کہ جو طریقہ دھارنا سے حاصل ہوتا ہی
کہ جسکا مذکور آئینہ تصوف کے بیان سن ساد نمبری ۴ و بیان توضیح صفائی قلب نمبری ۶ مین کیا گیا ہی
اب مفصل بیان اُسکا یہ ہی کہ طریقہ ریاضت مین دھارنا ایک قسم کی ریاضت کا نام ہی اور وہ نہایت
مختصر اوقات اور تھوڑی تھوڑی مشق روزمرہ سے حاصل ہوتا ہی اور اسکی بھی دو قسم ہین اول یہ
کہ عامل طریقہ دھارنا سے خود مشاقی بہم پہونچاوے اور دوسرے یہ کہ دوسرے شخص کو بٹھاکر اُسکو مظہرات
ایزدی دکھلاوے -

دفعہ ۴ - صورت اول اور دوم مین فرق اس قدر ہی کہ طریقہ اول مین جو جو عجائبات نظر آتے ہین
اُسکو عامل خود دیکھ سکتا ہی اور طلسمات قدرت پر بیشتر کو دیکھکر خود مسرت بے اندازہ حاصل کرتا ہی اور
شکل دوم مین عامل معائنہ قدرت اور عجائبات سے محروم رہتا ہی مگر معمول البتہ اس درجہ کو پہونچ جاتا ہی
کہ جس مقام سے واپس آنے کی اُسکی طبیعت نہین چاہتی اور اُس عالم غیر متغیر تک آناً فاناً اُسکی
رسائی ہوجاتی ہی اور اُسکے بھی چار درجے ہین کہ جنکا مفصل حال دفعہ ۱۶ مین بیان ہوگا

مرقوم ہے ۔

بیان شکل اول دفعہ ۵ ۔ جوکوئی اپنے پرآپ عمل کرے اُسکی شکل یہ ہی کہ تخلیہ مین بیٹھکر چراغ کی ٹیم یا کسی اور چیز پر جو اپنی انکھ سے اُونچے مقام پر رکھی جاتی ہی خوب نظر جما کر یعنے ٹکٹکی باندھکر دو گھنٹے تک برابر اُسکو دیکھا کرے اور نہایت ضبط اس امر کا رکھے کہ پلک آنکھون کی گرنے نپاوے اس ترکیب کی مشق سے رفتہ رفتہ آنکھون کی پتلیان یعنی مردمک چشمہا اندرون پردہ بصارت کے اولٹ جاتی ہین اور جب پتلیان اولٹ جاتی ہین عجائب اور غرائب مظہرات پرماتما دیکھنے مین آتی ہین وجہ یہ ہی کہ جسم انسان مین ہر سہ عالم کی کیفیت بھری ہوئی ہوتی ہی پس ناظرین سمجھین کہ یہ بیان منتہائے مراتب ناکیبا بینی اور پیشین گوئی کا ہی ۔

دفعہ ۶ ۔ الغرض مردمک چشمہا یعنے پتلیون کا اولٹ جانا عجیب خاصیت سے پُر ہی کہ جسکی شرح نہایت مطول سے پُر اور معمور ہی اور جسنے اس کیفیت کو دریافت کیا وہ مظہر نادرات روزگار ہوا پھر اُسکو بتا یا اِس شغل لطیف کے دوسرا کوئی فعل عمدہ نہین معلوم ہوتا ۔

دفعہ ۷ ۔ دستور یہ ہی کہ جب پتلی اولٹتی ہی اس حالت مین جس جس قسم کی کیفیتین دیکھنی منظور ہوتی ہین یا جس جس امور یا اسرار کا دریافت مرکوز خاطر ہوتا ہی بعینہ وہ تمام مافی الضمیر نظر آتا ہی ناظر یہ سمجھتا ہی کہ چشم ظاہری سے دیکھتا ہون مگر وہ سب مظہرات قدرت باصرہ کی تاثیر سے دکھلائی پڑتے ہین دیکھو دفعہ بیان نیہری ہم کا ۔

دفعہ ۸ ۔ اکثر یہ کیفیات حالت نیم خوابی ہین کہ جسکو خواب شیرین بھی نامزد کرتے ہین علانیہ پایا کرتی ہی اور مسلمانون کے مذہب مین محمد کا جانا معراج کے درجے مین جو مشہور ہی وہ بھی انھین پتلیون کے اولٹ جانے کا باعث تھا باقی رہا یہ امر کہ رمز نہایت مخفی رکھنے کے قابل ہی لہذا کسی نے آج تک اسکی شرح مفصل نہین کی اور دوسرے یہ کہ بہتیرون کو اس کیفیت کی مطلق خبر بھی نہین ہی باقی دینداری اور رسائی اور نیکی ہی حقیقت واقعی اسی قدر ہی ۔

دفعہ ۹ ۔ حالت شیرین خوابی کا نام ٹھہرا ہی کہ جسکا مشرح بیان عنقریب مین رقم پا چکا ہی یہ حالت ہر بشر پر طاری ہوا کرتی ہی تشبیہ کہ انسان اُسکے امتیاز اور غور مین رہے کچھ پیغمبر ولی اور برگزیدہ بشر اور جوگیشر پر حصر نہیان ہی اور جو بشر کہ اس غور مین ہمیشہ رہتا ہی عمل ثریا مین نہایت لطافت اور

حظ حاصل کرتا ہی کہ جسکی شرح طول عمل ہی صرف اسکا مذاق اُسی عمل کی تاثیر واقع ہونے پر معلوم ہوتا ہی تحریرات کے مطالعے سے وہ لطف نہین ملتا ہی۔

دفعہ ۱۱۔ اس حالت مین انسان غیب کی باتین سنتا ہی اور امورات شدنی اور غیر شدنی کو برابر عین دیکھتا ہی اور ہر قسم کے کمال کا مجموعہ ہو جاتا ہی۔

نمبر ۳ بیان شکل دوم قواعد پیدا کرنے روشن ضمیری کا دوسرے کے اوپر کہ جس سے تمامی مخلوقات کی کیفیتین بلا تردد وہ دیکھ سکے

دفعہ ۱۔ پیشتر بیان ہو چکا ہی کہ دوسرے پر بھی عمل غائب بینی کے اثر اور روشن ضمیری کے آثار پیدا ہو سکتے ہین چنانچہ قواعد اُسکے ذیل مین لکھے جاتے ہین اور ملک فرانس مین یہ عمل ڈاکٹرون کے استعمال مین بکثرت اور دوسرے شائقون کی مشق مین المضاعف ازان رہتا ہی بمصداق اسکے نسخہ طلسم فرنگ شاہد ہی اور وہ کتاب قابل معاینہ ہی بشرطیکہ جسکو زیادہ شوق معاینہ تجربات علم مقناطیسی کا ہو

دفعہ ۲۔ قبل عمل کے لازم ہی کہ عامل کی طبیعت اپنے کام پر خوب جمی ہو اور اُسکا ارادہ مصمم قائم ہو اور کسی طرح کا غل اور شور اوس مکان مین یا قرب مین اُسکے نہوتا ہو اور مقام عمل مین کامل خاموشی ہو اور آمد و رفت بھی کسی کی وہان نہو ورنہ خیالات عامل اور معمول کے اُس طرف متوجہ ہو جاوینگے تو موجب نقص عمل کا ہو ویگا۔

دفعہ ۳۔ جسپر یہ عمل کیا جاوے ضروری ہی کہ وہ عمل کے ہونے پر راضی ہو اور عامل کے عمل ہو جانے کی نیت سے اپنی طبیعت کو جمائے رکھے۔

دفعہ ۴۔ عمل کے بار اول معمول نازک مزاج چاہیے رفتہ رفتہ حالت کثرت مشق عمل سے ہر شخص پر عمل چل جایا کریگا۔

دفعہ ۵۔ اگر معمول عمل کے آثار کو روکے یا اپنی طبیعت کو خوب شے پیش نظر پر تہ جاوے تو اُسپر عمل کا اثر ہرگز نہوویگا۔

دفعہ ۶۔ بوتل پہلو دار یعنے کرسٹل کا اثر نازک طبع آدمی پر ضرور ہوتا ہی اور مقناطیسی [illegible] کا اثر

جو عامل اپنے ہاتھ مین لیئے رہے خواہ مخواہ ہوتا ہے۔

دفعہ ۷ - بعض معمول پر عمل بار اول بلکہ کئی مرتبہ مین بھی نہین ہوتا عامل کو چاہیے کہ ہمت نہ ہارے اور عمل کے چل جانے کی نیت سے ہمیشہ مشق عمل کی کرتا رہے پس یقین ہے کہ اُسکا عمل بہت جلد مؤثر ہوگا۔

دفعہ ۸ - یہ عمل خلوت مین بہ تنہائی یعنی بجز عامل اور معمول کے کوئی دوسرا نہ رہے کرنا چاہیے کیونکہ خلوت ضرور ہے اور جلوت ممنوع۔

دفعہ ۹ - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عامل اور معمول بہت قریب ہون فقط اس قدر چاہیے کہ طرفین کی آنکھ خوب لڑے اور پلک نہ گرے۔

دفعہ ۱۰ - اس بیان مین دو تفریق ہے اول یہ کہ ایک شخص کو بٹھاوے اور اپنی آنکھ جماکر اُسکی جانب دیکھے اس قدر کہ سوائے عامل اور کچھ نہ کرے اور دوسرے یہ کہ عامل بعد تکمیل شرائط بالا اپنا ہاتھ معمول کے چہرے سے پیر تک اوتارے اور دم کرے حاصل مدعا دونون ترکیبون سے ممکن ہے فرق اس قدر ہے کہ صورت اول مین عامل کا اختیار معمول پر کچھ نہین رہتا اور دوسری صورت مین معمول عامل کا تابع اور محکوم رہتا ہے اور اسمین پانچ درجے ہین اول ظہور غائب بینی دوم غائب بینی بشرکت عامل سوم غائب بینی مع پیشین گوئی چہارم مسکوت پنجم سکوت اسکے مع سلب حواس۔

دفعہ ۱۱ - اب تمکو رمز اصلی سے واقف کرتا ہون کہ عمل مقناطیس حیوانی مین معمول کے چہرے پر ہاتھ گذرانا جاتا ہے وجہ اُسکی یہ ہے کہ دونون ہاتھون کے سرے دو قطب ہین اور سر اور آنکھین اور منھ نقاط ماسک کہ جہان یہ روشنی مجتمع ہوکر بھری رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہاتھون کے گذرانے اور نظر یکسو جمانے سے عمل مقناطیسی کا بہت قوی اثر ہوتا ہے۔

دفعہ ۱۲ - عمل بالا مین اکثر حالت دم بھی کیا جاتا ہے کیونکہ آدمی کے منھ مین ایک قسم کی کیفیت بھری رہتی ہے کہ جسکا نام اوڈائل زبان فرانس مین ہے اور ہر ایک جسم مین نصف جانب اثر ایک قطب کا اور جانب دیگر اثر دوسرے قطب کا ہوتا ہے پس بدین وجہ نظر جماکر دیکھے اور معمول کے سر اور پیشانی کے قریب منھ رکھکر دم کرنے سے بہت اثر ہوتا ہے۔

دفعہ ۱۳ ۔ جس شخص کو معمول بنانا چاہی چاہیے کہ اُسکو اس ڈھنگ سے بٹھالے یعنے اُسکا پشت سر شمال کی طرف ہو اور اُسکا چہرہ جنوب کی طرف اور دونون پیر اُسکے دکھن کی سمت کو پھیلے ہوے ہون تو بمقابلہ دوسری نشست کے یہ نشست عمدہ اور سریع التاثیر ہی ۔

دفعہ ۱۴ ۔ جس شخص کو حسب طریقۂ بالا بٹھا کے پریشر کی قدرت دکھلانے کی نیت سے معمول بنادین چاہیے کہ اپنے دونون ہاتھ معمول کے چہرے سے پیر تک اُسکے اوتارین مگر جسم معمول کا عامل سے چھونجاوے مگر جسقدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب تر رہی ۔

دفعہ ۱۵ ۔ اکثر اوقات بجاے سر اور چہرے اور شکم کے عامل اپنا ہاتھ معمول کے پہلو کی طرف سے اوتارے اور معمول عامل پر اور عامل معمول پر نظر جما کر دیکھے کچھ عرصے تک ہاتھون کو معمول کے قریب گذرانے کاش مقناطیس مصنوعی بھی عامل کے ہاتھون مین ہو تو اور بھی فائدہ عمل بہ جلدی تمام نمایان ہو

دفعہ ۱۶ ۔ اونچے مقام پر عامل معمول کے مقابلہ قریب ہو کر بیٹھے اور اُسکے انگوٹھون اور انگلیون کو اپنے انگوٹھون اور انگلیون مین پکڑ کے نرم نرم دبائے اور رحجکر اُسکی آنکھون کی طرف دیکھے اور تمام دل اپنا اُسکے اوپر جما دیوے اور معمول کو بھی چاہیے کہ وہ بھی مطابق طریقہ بالا کے عمل آور ہو اور جب عامل دیکھے کہ کچھ اثر معمول پہ پڑنے لگا تو اپنے ہاتھون کو پیشانی سے چہرے اور سینے کی طرف نیچے کے رخ حرکت دیا کرے اس ترکیب کے اثر سے یقین ہی کہ پاؤ گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ مین اثر مقناطیسی جلد نمایان ہو جاوے اور یہ نگاہ رکھنا چاہیے کہ عامل اپنے دست راست مین معمول کا دست چپ اور دست چپ مین اُسکا دست راست پکڑے رہے کیونکہ مقابل بیٹھنے مین ایسا ہی ہو جاتا ہی اس گرفت مین بھی ایک کیفیت نادر ایسی بھری ہوئی ہی کہ بہ مثل تار برقی کے صدہا مقامات طے کر کے عامل اور معمول کے دل اور روح مین سلسلہ یکتائی پیدا کر دیتی ہی وہ یہ ہی کہ ترکیب ہاے بالا کے کرنے ایک قسم کی تاثیر برقی عامل کے دست راست سے نکلکر معمول کے دست چپ مین جاکر اور اُسکے بازو کے چپ پر چڑھ کے اور سینے مین گذر کر اور پھر بازو اور دست راست مین سے اوتر کر عامل کے دست چپ مین جاکر بازو کی راہ سے عامل کے سینے مین پہونچکر اُسی تدریج سے معمول کے جسم مین چلی جاتی ہی کہ جس سے حلقۂ موج پورا ہو جاویگا مگر نہایت احتیاط چاہیے کہ عامل اور معمول کا ہاتھ زیر اور زبر ہونے نہ پاوے یعنے جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہی ویسا ہی رہے ورنہ اثر ناقص

ہوکر معمول کو غش اور تشنج ہو جاویگا بلکہ نہایت تیزی سے اثر نمایان ہوگا کہ جسکی برداشت معمول سے بہت دشوار ہوگی۔

دفعہ ١٧ - جس شخص پر عمل کرنا منظور ہو اُسکے ہاتھ مین کوئی چیز دیدیوے اور اُسکو کہدے کہ اُس چیز کی طرف نظر جماکر خوب دیکھتا رہے اس طریقے کی عمل آوری سے بھی کچھ دیر کے بعد خواب آجاویگا اور غائب بینی طاری ہو جاویگی۔

دفعہ ١٨ - ایک ترکیب دوسری یہ ہی کہ آنکھون کے ذرا اوپر کی طرف اور پیشانی کے ذرا اونچے کسی شے رکھی ہوئی کو معمول دیکھا کرے تھوڑے عرصے مین یقین ہی کہ تنی ہوئی نظرون کے باعث سے خواب غائب بینی بہت جلد جاوے۔

دفعہ ١٩ - کوئی چیز معمول کی آنکھون کے سامنے مگر آنکھون سے اونچی رکھی جاوے اور معمول اُسکو دیکھا کرے اور مزید بران عامل اپنی نظر بھی اُسپر جماوے اور وہ شے جسکو معمول دیکھا کرے طرف عامل اور بالاے سر عامل رکھی ہو اس قرینے سے جو نشست کرے کیفیت غائب بینی اور روشنفیری بہت جلد پاوے۔

ترکیبین شناخت اشخاص قابل العمل

دفعہ ٢٠ - مخفی نرہے کہ جن لوگون کی طبیعت مین سخت تنفر کسی چیز یا جانور سے دیدہ یا غیر دیدہ یا شنیدہ ہوا کرتا ہی ٢ اور جو کہ نازک مزاج یا بیمار یا مستورات حاملہ قریب الزایدگی یا بچہ کم سن یا مرد تندرست یا مستورات نازک ہر قسم کے ہون اتنے اشخاص قابل العمل ہین کہ جنکی امید کامل ہی کہ نور پرماتما بلا تکلف دیکھین گے اور وہ پرمیشیر بھی ان پر کرپا کرکے اپنا درشن دکھلاویگا۔

دفعہ ٢١ - ایک دوسری ترکیب اور لیجیے اور طبیعت کو خوش کیجیے اکثر اوائل مشق مین عامل کو چاہیے کہ پانچ چار آدمیون کو بٹھالے اور اُن سے کہے کہ وہ اپنے ہاتھ اس طرح پر رکھین کہ ہتھیلیان اوپر کی طرف ہون بعدہ عامل اپنے دست راست کی انگلیون کے سرون کو اوپر سے نیچے کی طرف حرکت دیوے اور انگلیان برابر ہون خواہ ایک دوسرے کے پیچھے ہون لیکن معمول کے جسم کو چھونا نہ چاہیے مگر جسقدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب تر رہے اور

منکشف کرتا ہون کہ متعدد مرتبہ بطریق بالا انگلیون کے حرکت دینے سے غالب ہی کہ اُن اشخاص مین بعض کو ذرا گرمی اور بعض کو ذرا سردی اور بعض کو ایسا کہ کوئی سوئی چبھوتا ہی اور بعض کو گدگدی اور بعض کو اپنا جسم سن ہوا معلوم ہوگا پس جن پر یہ اثر منجملہ آثار مرقومہ بالا معلوم ہو سمجھنا چاہیے کہ اُسپر عمل مقناطیسی نہایت عمدہ ترین صفت سے ہوگا اور ظہور اور وقوع مراتبات روشن ضمیری اور غائب بینی اور پیشین گوئی نہایت خوبی سے اُسپر طاری ہوونگے —

دفعہ ۲۲ تفریق خواب معمولی او مقناطیسی اور توضیح رفع عارضہ شب بیداری

شائقین پر مخفی نرہے کہ خواب مقناطیسی مین حواس باطنی بیدار ہوجاتے ہین اور حواس ظاہری معطل رہتے ہین اور خواب معمولی تو ہر شخص پر ہر روز عائد ہوتا ہی اُسکی شرح کیا ضرور ہی ۲ مگر جسکو نیند نہ آتی ہو اگر اُسکو پانی مقناطیسی پلا دیا جاوے تو غلبہ خواب کا ضرور ہوجاوے گا اور ماسوا اسکے دوسری ترکیب نہایت عمدہ ہی کہ ایک کمرے مین روشنی ذرا فاصلے پر رکھکر ایک روشن چیز اپنی آنکھون کے اوپر کی طرف اس طرح رکھین کہ اُسکے دیکھنے کے واسطے آنکھون کو احوال مانند ضرور رہو پس بالتخصیص مفہوم کرلینا چاہیے کہ اُسکو نہایت شیرین اور لطیف خواب آجاویگا —

دفعہ ۲۳ شناخت آثار عمل — جس وقت یہ عمل اپنا آثار دکھلاتا ہی آنکھون کی پلکین مچنے لگتی ہین اور جھکی جاتی ہین اور اگر پلکین کھلی بھی رہین تو اکثر حالتون مین گویا آنکھون کے اوپر ایک پردہ سا آجاتا ہی اور جس شخص پر عمل کیا جاتا ہی اُسکی نظر سے عامل کا چہرہ اور اور اشیا چھپ جاتے ہین بعد اُسکے نیند سی آنے لگتی ہی اور تھوڑی دیر کے بعد غلبۂ نیند کامل ہوجاتا ہی ازان بعد جب وہ جاگتا ہی گہری سانس لیکر اور ناگاہ اور اپنی شیرین خوابی کا مداح ہوکر عامل کا شکر گزار ہوتا ہی اور اکثر وقت معلوم ہونے آثار مندرجہ دفعہ ۱۲ کے بعد فوراً خواب آجاتا ہی —

دفعہ ۲۴ — اس علم کا نام مقناطیس حیوانی جو رکھا گیا ہی وجہ اس کی یہ ہی کہ روح دو قسم کی ہی اول حیوانی اور دوم روحانی ہندی زبان مین پہلے کا نام جیو آتما اور دوسرے کا نام پرماتما ہی کہ جسکو نفس ناطقہ اور روح زندگی بھی کہتے ہین ۲ ترکیب ہاے مندرجہ بالا سے جیو آتما تفریح ہوسہ حاصل کرتا ہی رفتہ رفتہ شائق سے اس مرتبہ جیو آتما سے گذر کر پرماتما کی تفریحات کے مدارج بھی

دیکھتا ہی اور جب معمول اس مرتبہ اعلےٰ کو پہونچتا ہی مجمع کمالات اور جامع ہر ایک صفات کا ہوجاتا ہی کہ جس درجے کے پہونچنے کے لیے رکھیشر اور مینشر اور جوگیشر اور پیغمبر اور ولی مترصد اور خواہشی رہتے ہین —

دفعہ ۲۵ — ایک رمز نہایت تعجب انگیز اور اسرار غیب خیز کو بلا تحاشا لکھدینے کے لیے الہام ہوتا ہی کہ جسکے عمل سے شائق صاحب کشف اور کمال بن جاوے اور وقوع پیش بینی اور پیشین گوئی بحالت بیداری خود بخود بلا عمل مقناطیسی ہوجاوے وہ یہ ہی کہ جب آدمی حالت فکر اور غور کامل مین ہوتا ہی اور اُسی غور کے دریا مین خوب ڈوب جاتا ہی تو اُسکے دل پر ایک قسم کی کیفیت نادر ایسی طاری ہوجاتی ہی کہ اُسکو واقعات آیندہ کی کیفیتین اُسکے تصفیہ قلب کے باعث سے معلوم ہوجاتی ہین فقط اس سے متیقن ہوتا ہی کہ پرماتما نے غور اور سوچ کو جو غایت مرتبہ کو کیا ہی کہ جس سے اجتماع دل اور حواس کا ہوتا رہتا ہے بڑا درجہ اور شرف عطا فرمایا ہی اور حد درجہ کی طاقت بخشی ہی وجہ خاص یہ ہی کہ جب تعمق غور کا اخیر درجہ ہوجاتا ہی اُسس حالت مین دل منور ہوجاتا ہی اور باعث کمال محویت غور کے خودی اُسوقت اُسکے جسم اور دل مین باقی نہین رہتی لہذا وہ اپنے جسم مین اور تخت گاہ دل پر کہ جو مقام اجلاس پرماتما ہی اور پرماتما کہ محیط ہر مقام اور ہر مقام کہ مشرف اور منور اُسکے نور سے ہی تمامی امر محفوظ اور مرکوز نہ ہو مثل آئینہ کے جو لوح محفوظ اور جوہر نفس ناطقہ کی وسعت مین معلق رہتا ہی اُسکو نظر آنے لگتا ہی پس سمجھنے کی بات ہی کہ جوگیشرون کو اسی مرتبہ مین پہونچنے سے پرماتما کے نور منور کا درشن ملتا ہی اور شائقین کو جو واقعات آیندہ کی کیفیتین اور حالات معلوم ہوے تو کیا عجب ہی گو آدمی کو ایسی امید نہین رہتی ہی کہ اُسکو کیفیات غیر مترقبہ نظر آجاوینگے مگر وہ حالت پیشتر کی کرپا اور اجتماع دل کے نتیجے کا باعث ہی کیونکہ اُسکی بڑی شان ہی کسی نے انتہا نہین پائی اور اُس نے جماؤ طبیعت کو غایت مرتبہ کا اثر بخشا ہی —

دفعہ ۲۶ — اس کتاب مین بہ نظر اختصار عمل مقناطیسی کی بالکل کیفیتین جیسا کہ طلسم فرنگ مین مفصل درج ہین تشریح اُنکی نہین کی گئی مگر تھوڑا سا بیان وقوع کیفیات مذکور ذیل مین لکھتا ہون پہلے یہ کہ ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر فاصلہ سے ہوتا ہی دوسرے یہ کہ ایک آدمی کو دوسرے

آدمی کے ارادے اور مرضی اور حواس اور حافظہ اور مدرکات اور حرکات اور سکنات پر بحالت خواب بھی اس طرح پر حاصل ہوتا ہی کہ معمول ہوش مین رہنے اور عامل کی تلقین کا تاثیر اثر ہوا اور اس طرح پر بھی کہ معمول خواب مقناطیسی مین ہو اور عامل کی طرف سے تلقین ہو خواہ نہو تیسرے یہ کہ حالت خواب مقناطیسی ایک خاص حالت ہی اور اسمین معمول کو ایک خاص قسم کا وقوف حاصل ہوتا ہی چوتھے یہ کہ اس حالت مین معمول کو ایک نئی قوت ادراک حاصل ہوتی ہی اور اس قوت کے ذریعے سے وہ اشیا قریب اور بعید کو بلا ذریعہ حواس ظاہری کے دیکھ سکتا ہی پانچوین یہ کہ اکثر معمول کو ایک خاص شرکت اور آدمیون سے ایسی ہو جاتی ہی کہ اُسکے ذریعے سے اُنکے خیالات اُسکو دریافت ہو جاتے ہین چھٹے یہ کہ اس شرکت اور غایب بینی کی قوت کے سبب سے معمول فقط واقعات گذران نہین بلکہ واقعات گزشتہ اور آیندہ معلوم کر لیتا ہی ساتوین یہ کہ معمول اپنے جسم کے اندر کا حال اچھی طرح جان لیتا ہی اور بیان کر سکتا ہی آٹھوین یہ کہ اس عمل کے ذریعے سے بحالت سکوت اور حالت سکوت اعلی پیدا ہو سکتی ہی نوین یہ کہ سب اثار عمل مقناطیسی خود بخود بھی پیدا ہو جاتے ہین اور یہ حالت عمل مقناطیسی کے تاثیر کی بنیاد ہو دسوین یہ کہ فقط انسان کے جسم کے ذریعہ سے ہی نہین بلکہ غیر ذی روح اشیا کے ذریعے سے بھی مثل مقناطیس وغیرہ [illegible] کی تاثیر پیدا ہوتی ہی اور پانی اور اشیا مین یہ کیفیت منتقل ہو سکتی ہی واضح ہو کہ اگر تلاش مزید کی جاوے اور یہ علم مقناطیس فروغ پاوے تو انسان فرد بشریت سے گذر کر حضرات روحانیون مین گنا جاوے اور دوزخ اور بہشت دیکھے اور مردون کی ارواح سے ملاقات کرے اور اُنکا پیغام لاوے اور دور ونزدیک کی خبرین صحیح بتلا دیوے اور مال مسروقہ کی ٹھیک ٹھیک خبر پہونچا دے اور قلب گردانی کی کیفیت بھی نہایت خوبی سے دکھلا دیوے۔

نمبر ۳۳ بیان اُس کیفیت نادر اور غیر متوقع کا کہ جس سے پیرمانتا فی الفور ملجاوے اور لطف یہ کہ کوئی ریاضت شاقہ یا سہل الاصول معینہ اوستادان قدیم بھی نکرے

وفعہ ۱ - اس کتاب مین بہت سے مقامات پر اس قسم کی ترکیبین لکھی گئی ہین کہ جنکی تاثیر
مدرکات اور عملیات سے وصل پہ ماتما ہوا اور دوئی درمیان دل سے نکلجاوے مگر وہ ترکیب
کہین نہین لکھی گئی کہ جسمین پرمیشر نے الفور ملجاوے اور بلا تحاشا پردہ دوئی دل سے اٹھجاوے
اور کسی قسم کی ریاضت شاقہ یا سہل الاصول نہ کی جاوے اس کتاب کے بیانات پر کیا
خاتمہ ہی فقیر سے زمانہ سابق نے بھی بہت سی کتابین تصنیف کی ہین مگر کسی تو تھی یا کتابون
مین اس طریقے کی توضیحات نظر نہ آئین اور نہ کوئی فقیر یا گرہست یا برہمہ گیانی یا عاقل یا عالم کسی
مذہب اور فرقہ کا ایسا ہی کہ جو اس قسم کی توضیح کے لیئے ہم مارے یا اس بیان مجمل پر سر ہلاوے
اس بحث کو عارف اگر سنے سن ہوجائے اور اس رمز کو دنیا دار اگر سنے غش کھاجائے پر ہم
کے کان مین اگر اسکی دھن پڑے سکتے مین آجاے برہمہ گیانی کے کانون مین جو یہ شبد پہونچے
بلا مبالغہ بیہوش ہوجائے -

وفعہ ۲ - راقم جب پہلی دفعہ لکھتا ہی تھا اور قلم اپنا رکتا نہ تھا تب تک نفس ناطقہ بول اٹھا
کہ اے منشی جے دیال سنگہ تمنے تو غضب کیا یہ بیان کیا ہوا گویا معمے کے بوجھانے کا خیمہ نصب کیا
تحریر تمھاری چیستان کی مصری کی ڈلی ہی یا مسلم معما یا پہیلی ہی تب فقیر نے عرض کی کہ اے عقل
کل سیری آپ سے کیا چھپا ہی جبکہ اپنا منشا اسرار غیب سے ہر ایک کو جتاتا ہی اس فقیر کے ذہن
مین ایک شعر دیوان ناصر علی کا دلولہ کر رہا ہی اور بلاغت مضمون اسکی محبت پر ماتا ایسی وجہ
سے ہی ہی کہ بندہ کو بیخود ہو رہا ہی عالم استغراق مین ہوش کھو رہا ہی کہان طاقت گفتار رہی
جبکہ شراب محویت سے سرشار ہی یہان تک کہنے کی تو فرصت ملی پھر خمار نشہ نے وحدت ندی تو
بے اختیار عالم بے ہوشی مین یہ شعر زبان سے نکل آیا گویا تقدیر عوام نے اسکی کر یا سے نیارنگ
پایا شعر - بکوشش مے روم چون برق در آغوش بے تابی # دران ساعت کہ شوقش مے برد از
کف عنانم را # جب اتما رام نے اس شعر کو سن لیا تب مدہوش کو ہوش مین لاکر اسکی توضیح مدعا
کا ارشاد فرمایا اور کہا کہ جس سرور مین تو ڈوب رہا تھا اس سے عوام کو مطلع کر کیونکہ مثل
مشہور ہی سہ کہ حلوا یہ تنہا نہ بایست خوردن # لہذا بہ تعمیل ارشاد قالب المقلوب اس معماد
غش افزا کے عقدہ مالاینحل کو حل کرتا ہون گویا آئینہ سخاوت کو انبی اولوالعزمی سے

پیش شائقین بیدریغ دھرتا ہون۔

دفعہ ۳ توضیح شعر مذکورہ عشق مین بیخود ہوجاتا یعنے پریم آتما مین بیہبل اور جوش محبت پرماتما مین اپنے دل کو بالکلیہ مگن کرلیناوہ یہ حالت ہی کہ جسوقت وہ یکایک طاری ہوتی ہی انسان اپنی خودی سے بیخود اور اپنے ہوش و حواس سے بے خبر یعنے ایسا سرشار اور سرمست پریم پرماتما ہوجاتا ہی کہ دین اور دنیا کے جمیع افعالون اور امیدون اور خواہشون کی تمنا کی خبر کچھ اُسکو نہین ہوتی اور اس حالت مین بجز اپنی آتما کے دوسرے کی یاد اور سدھ بدھ بالکلیہ بھول جاتی ہی جب وہ حالت انسان پر طاری ہوتی ہی پرمیشر خود بخود ملجاتا ہی کیونکہ پرمیشر سے مل جانے کے واسطے ترک دوئی اور خودی ضرور ہی اور اُس حالت مین انسان دوئی اور خودی چھوڑکر تمامہ وجہہ سرشار پریم آتما ہوجاتا ہی تو قاعدہ یہ ہی کہ جبکے کمال خواہش مین انسان بدرجۂ غایت محو ہوجاویگا اور دنیا ومافیہا کی کیفیات سے خبر کچھ بھی نہ رکھے گا اُس دم اُتما اُسکو خود بخود مل جاویگا۔

دفعہ ۴۔ اس قسم کی نظیرین بہت سے قصہ جات پوتھی بھگت مال مین مندرج ہین دیکھلو اس مقام پر لکھنا موجب طوالت عبارت ہی اور رآرن کا تذکرہ رامائن مین دیکھوکہ سربھنگ رکھن اور سُتیکھن منی نے جس وقت سنا کہ مہاراج سری رامچندرجی سوامی واسطے درشن دینے کے تشریف لاتے ہین تو انھون نے غلبۂ شوق سے اپنے کو مہاراج دھراج کے حضور اس طرح پر حاضر کیا **اشعار** مندرجہ رامائن مصنفہ منشی جگناتھ پرشاد صاحب سہ چو آمد رام عابد نے کیا گوش ہو رہا اُسکو نہ تن من کا ذرا ہوش ٭ بصد بیتابی و شوق تمنا ٭ ہوا پابوس شاہ عالم آرا ٭ وفور عشق سے آخر تپ زار ٭ چھٹک اٹھا برنگ شعلۂ نار ٭۔

دفعہ ۵۔ اے عوام ہند اگر تمھاری قوت مدرکہ اپنی تاثیر کے ظہور مین لانے سے تمھارے ساتھ دریغ نہ کرے تو ایسا پریم ظہور مین لاؤکہ اُسی کے ساتھ محویت بھی حاصل ہوجاوے اور جب پریم آتما مین مگن ہوکر محو اسکے وصفیات اقدس مین ہوجاؤگے تو تمکو خود ایسی کیفیت

۵۷ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری [illegible]

دستور حاصل ہوجاویگا کہ بار ثانی تعلیم اوستاد یا ہدایت مرشد کی چنداں ضرورت نہوگی اپنے ہی
تصور میں تم خود مست رہا کروگے اور تمہارا چہرہ اور جسم ایسا منور ہوجاویگا کہ دیکھنے والے دیوانے
بنجاوینگے بقول شخصے ؎ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔

نمبر ۴۳ بیان نظر آنے جسم لطیف کا آئینہ جسم انسانی میں مع توضیح کیفیتہائے ہمزاد و معاینۂ بدیہی بیراٹ سروپ

دفعہ ۱ - اشتدلال کامل سے نفس ناطقہ الہام دیتا ہی کہ بہت سے مقامات میں اس کتاب کے
لکھا گیا ہی کہ اپنے کو آپ دیکھنا یہ اعلے درجہ ریاضت کا ہی مگر کسی بیان میں توضیح اسکے دیکھنے کی نہیں
کی گئی و نہ کسی صاحب کمال نے اپنے اپنے گرنتھوں میں اسکی تشریح کی ہے پس تم پر فرض ہے
کہ اس رمز مخفی سے عوام کو خبردار کردو اور نقاب عدم ادراک کا جو اچھے اچھے بیگیانوں کے دلپر
پڑا ہوا ہے اپنی فصاحت بیانی سے اوٹھا دو لہذا بتعمیل فرمان نفرمان دو غیب اس فقیر کو وہ رمز
مخفی کہ جسکی تشریح میں تمامی دیوتا اور رگہیشر عقد اللسان ہو گئے گو جانتے رہے ہوں پر اظہار
نہ کرسکے اظہار کرنا لازم آیا بدین نظر بصراحت تمام اون جمیع قواعد بحیہ کو بضبط تحریر میں دلاتا ہوں
گویا آئینہ خانہ تکمالیت کا پیش تو شائقین رکھتا ہوں کہ جسکے شرف مطالعہ اور استعمال سے جسم لطیف کو
اپنے جسم کثیف کے اندر شائقین دیکھ لیویں اور بیراٹ روپ نارائن کے دشنام درشن سے مشرف
ہوویں اور ہمزاد جو ایک دوست اپنا ہمیشہ ساتھ رہتا ہی اور کوئی ناواقف اوسکے کوائف سے
آگاہ نہیں ہی فقیر آگاہ کردیتا ہے اوسکی جگت یہ ہے۔

دفعہ ۲ - شائق کو چاہیے کہ صبح کے وقت میدان میں کھڑا ہوکر سورج کی طرف پشت اور پرچھائیں
رخ کرے اور اپنی گردن پر خوب نظر جماکر دیکھتا رہے قبل اسکے کہ پلک گرے اوسی نظروں سے آسمان
پر نظر کرے تب اوسکو مسلم اپنا جسم یا کمر سے اوپر آسمان پر نظر آویگا پہلے سیاہ یا صندلی رنگ نظر آویگا
زاں بعد کئی روز پر کئی قسم کا رنگ دیکھ پڑیگا یعنے دشاقی اور پوشش نوع بنوع سے رنگے ہوئے
گو نا گون نہایت صاف اور خوب نظر آوینگے اور غوامض قدرت نارائن کا خفیہ دیکھ سکیں گے مخفی

نرہے کہ اسی سروپ آسمانی کو بیراٹ روپ نارائن کا شاسترون مین لکھا ہوا ہے ۔

دفعہ ۳ - حسب ترکیب بالا بجا لاوے یعنی مقابلہ سورج یا چراغ کے بیٹھ کے یا کھڑا ہو کر پشت اپنی کر کے معاینہ اپنی گردن عکس افتادہ کا کرے اور حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ ۲ نظر جما کر دیکھے زان بعد اپنی آنکھ اُسی سرعت سے بند کرے کہ اشارہ بند کرنے مین پلکین گرنے نپاوین پھر مطمئن ہو کر غور کرے کہ کیا شئے نظر آتی ہے تو حالت غور مین اوسکو اپنا ہی جسم لطیف مسلم دیکھ پڑے گا رفتہ رفتہ مشاقی سے عامل کا جسم آئینہ کے مانند ہو جاویگا یعنے جسوقت اپنا چہرہ دیکھنا منظور ہو گا بلفور بند کرنے آنکھون کے دیکھ لیا کریگا جسطرح سے کہ آئینہ مین اپنی شکل دیکھ لیتا ہے اور اب سالکین تالاب مین اپنی شکل مجسم مع الروح دیکھ لیا کرتا ہے ۔

دفعہ ۴ - واضح کر دینا اس رمز کا بھی ضرور ہوا کہ اس عمل کی حالت مشق مین علی الدوام مشاقی چاہیے ناغہ ہونا موجب نقصان عمل ہے یعنے ایک روز کے ناغہ ہونے مین بھی تا حالیکہ کامل قدرت کہ اور استعداد نہو وہ تاثیر باقی نرہیگی اور وہ اثر و کیفیت اصلی جاتی رہیگی ہرچند کہ وہ بھی بعد مشاقی کامل کچھ عکس دیکھ سکیگا مگر وہ خوبی باقی نرہیگی جو حالت مشاقی کامل بلا ناغگی مین ظاہر ہوتی

دفعہ ۵ - جب سایہ اپنا خوب نظر آنے لگے تو چاہیے کہ اوپر سے اوتارتے ہوئے اپنے قریب مقابلے مین اوس سایہ کو لاوے جب چندے اس مین بھی مشاقی ہو جاوے تب اُس سے باتین کرنا شروع کرے وہی سایہ ایسی ایسی لطافت اسرار غیبی ظاہر کریگا کہ عامل کو پھر کسی ضرورت کے انجام کے لیے کچھ تردد کرنا نہ پڑیگا جب یہ درجہ مشاقی سے ہاتھ آجاتا ہے تب وہی سایہ ہمزاد موسوم ہوتا ہے

دفعہ ۶ - یہ عکس جسم انسانی ہمزاد سے موسوم ہے قاعدہ اسکا یہ ہے کہ ہر فرد بشر کا یار خیرخواہ اور امان بخش دیا رہوتا ہے اور ہر ایک مقام خوف جان مین نہایت معاون اور مددگار ہو کر جان بچاتا ہے اور ہمیشہ فرمانبرداری مین حاضر رہتا ہے اور ہر ایک حکم کو مثل خادم بجا لاتا ہے ۔

مختصر امتحان ہمزاد ایک چھوٹا سا امتحان اس ہمزاد کی فرمانبرداری کا یہ ہے کہ بوقت خواب کے تعین گھنٹہ کا کر کے ہمزاد سے کہدیوے کہ اے ہمزاد شفیق حال میرے فلان وقت مجھکو نیند سے جگا دینا اس قدر کہکر خود سو رہے جب وہ وقت آویگا ہمزاد اس خوبی سے بلا تکلف جگا دیگا کہ اسکو

معلوم ہوویگا کہ مجھکو کسی نے جگا دیا ہے یعنی نیند ٹوٹی ہوئی معلوم ہوگی باقی اوٹھنے بیٹھنے کا اختیار
بدست مختار ہے ۔

دفعہ ۷ ۔ بعد تحریر دفعات بالا مجھکو ایک کتاب بڑے تردد اور کاوش سے دستیاب ہوئی
کیفیت اوسکی یہ ہے کہ ایک سامسک پنڈت کہ جو نہایت مرتبہ کا جوہر علم تھا اور بارہا اقرار کرتا تھا کہ اپنی پوتھی
موجودہ کو لاؤنگا اور ترجمہ اوسکا کرادونگا مگر خوبی وقت سے آشنا کدورتی بیچ کتب نہ رکھے وہ انجمل
روزگار ایک مقدمہ فوجداری مین ماخوذ ہوا اور میرے روبرو جب آیا نادم اپنی بدعہدیون کا ہوا
قطع کلام بڑی ناچاری اور دقت اور تشدد مین آکر ایک پوتھی موسومہ کال گیان کو حاضر لایا اور دفعات
ذیل کو لکھوایا پس اسی قرینہ سے سمجھو کہ سابق زمانہ کے برہمن بھی اسی پیرایہ پر علم کو چھپاتے تھے کہ جسکا
نتیجہ یہ ہوا کہ تمامی علم قدیم جو ہندوستان مین مروج تھے مفقود ہوگئے دیکھو دفعہ ا بیان نمبری ۲۱ کو

دفعہ ۸ ۔ جب کہ کسی شائق کو معاینہ کرنا اپنے سروپ کا شوق ہوا اور ولولہ اشتیاق سے بدل ذوق ہو
اوسے چاہیے کہ آغاز مشق کا اپنی تاریخ پورنماشی کاتک کو بعد گذرنے پہر رات کے کرے جیسا کہ دفعہ ۳
مین لکھا ہوا ہے اور قبل اسکے کچھ استعمال اس معاینہ کا نکرے بعدہ چاہیے کہ چہرہ روز اپنا مسلم جسم اور
سولہ روز اپنی ناک و زان بعد تین دن اپنا سایہ وبعدہ دو روز اپنے مسلم جسم کو ملا کر بنگر ایک کے
بلاناغہ دیکھا کرے جب اس طرح پر مشاقی بہم پہونچا لیوے تعمیل مراتبات دفعہ ۲ مین مشغول ہو اور
جب سایہ فراغت سے نظر آنے لگے تو اپنے بدن کو لرزش دیکر دیکھے اگر باوصف لرزش معاینہ
صورت فلکی مین قیام پایا جاوے اور کسی قدر نور پرماتما بھی نظر آنے لگے تو سمجھے کہ میرا تصفیہ درست ہو گیا

دفعہ ۹ ۔ بار اول سینہ و سر و ران بعدہ جسم کلان نظر آویگا ہے بالکل جسم نظر آکر غائب ہوجاویگا ۔

دفعہ ۱۰ ۔ جب کوئی عضو مثل چشم وغیرہ حالت عمل مین نظر نہ آوے تو آئینہ مین نظر جما کر معاینہ صورت
شبانگروزی کا کرے عضو مفقودہ بلا شک دکھائی پڑیگا ۔

دفعہ ۱۱ ۔ جبکہ سر اور چشم اوس شکل مین نظر نہ آوے تو سمجھے کہ ناظر دو ہفتہ مین رحلت کر جاویگا
اگر بائین بھوجا دیکھنہ پڑے تو سمجھے کہ چھوٹا بھائی اوسکا بہت جلد راہی ملک بقا ہوگا و اگر دہنی بھوجا
نظروں کی بصارت سے مفقود ہوجاوے تو تصور کرے کہ برادر کلان عنقریب ملک عدم کو چل دیگا ۔

دفعہ ۱۲ ۔ اگر چھاتی نہ دکھائی پڑے تو فرزند کا غم ہو اور اگر ران نظر نہ آوے زوجہ کے انتقال کا

ماتم و اضطراب حاصل ہو —

دفعہ ۱۳ — کبھی کسی حالت میں جو اپنا سایہ نظر آکر غائب ہو جاوے اور پھر نظر آوے اور غائب ہو یعنے کئی مرتبہ جب ایسا ہی تماشا ہو یا جب کہ صبح کے وقت سورج کو دیکھکر اپنا سایہ دیکھے اور اس شکل آسمانی میں اندر سینہ یا جگر ایک سوراخ معلوم ہو اور اس سوراخ کے اندر ماہتاب نظر آوے تو سمجھنا چاہیے کہ رنج و ملال کا سامنا ہو یا نزول کسی آفت ناگہانی کی اوسکے خاندان میں ہو —

دفعہ ۱۴ — شکل آسمانی میں جو مسلم بدن اپنا دکھلائی دیوے تو مفہوم کرنا چاہیے کہ پیشتر کی کریا سے ہر طرح کی آسایش اور مسرت اوسکو ہوویگی —

دفعہ ۱۵ — اگر شکل فلکی میں کوئی چھوٹی یا پتلی یا الٹی نظر آوے تو بالیقین سمجھنا چاہیے کہ گردش فلکی ایک قسم کی ابتری اسکے کاموں میں ڈالیگی اور آٹھ مہینے گذرنے پر نا طاقت ہو کر بیچارہ الفت دنیا سے دستکش ہو کر اپنے پرماتما کے مالک کو سمجھیگا یعنی اپنی اصل میں جا ملے گا —

دفعہ ۱۶ — عامل اس عمل کا بجز ایک دھوتی مختصر کے کوئی اور کسی قسم کی پوشاک نہ پہنے تو جس رنگ کی دھوتی وہ پہنے گا ویسا ہی صورت فلکی رنگین نظر آیگی اور دونوں پیر اور دونوں ہاتھ کشادہ کر کے کھڑا ہو کر دیکھے مگر بہتر ہے کہ مقام محفوظ میں اپنا عمل کیا کرے —

دفعہ ۱۷ — کتاب اشواد علیم کی میں لکھا ہوا ہے کہ جب اس قسم کے استعمال کا ذوق ہو تو چاہیے کہ بوقت طلوع آفتاب صحرا میں جا کر پچھم رخ سیدھا کھڑا ہو کہ بدن کو جنبش نہو اور بعدہ دونوں ہاتھ زانوں پر رکھے اور کوز پشت ہو کر اپنا سایہ دیکھکر آسمان پر نظر لے جاوے —

نمبر ۵ — بیان دریافت اوقات حیات و ممات یعنے جیون اور مرن ہر ایک فرد مخلوقات

دفعہ ۱ — بہت مشکل ہے کہ انسان کو اپنے مرنے کے اوقات سے اطلاع ہو اور اپنے اور دوسروں کی رحلت کے ایام سے واقفیت ہو جاوے مگر اس دقیقۂ اہم کو بھی حل کر دینا بجلم اٹھا لینا ہی کا کام ہے لہذا جس قدر اپنی معلومات ہیں اس قسم کے بیانات ہیں بلا تکلف لکھتا ہوں —

دفعہ ۲ - جب انسان شق عمل معائنہ ہیئت آسمانی مین اپنا سر نہ دیکھے سمجھ جاوے کہ دو مہینے گنتی کے دن منجملہ حیات مستعارہ کے باقی ہین -

دفعہ ۳ - جب شعاع شعلۂ خورشید نظرون سے دکھلائی نہ دیوے اس روز سے اپنے سلسلۂ حیات کے بقایا کو ایک ہی سال سمجھے -

دفعہ ۴ - جب آئینہ جلتی مین اپنا منھہ نظر نہ آوے پندرہ روز قیام اپنی زندگی کا تصور کرے پس دھیان پرماتما کا دھر کر اپنی عاقبت کو سودہ کرے -

دفعہ ۵ - جب اپنی ناک نظر نہ آوے اپنے کو اس دار فانی مین تین روز کا مہمان مفہوم کرے -

دفعہ ۶ - تیل اور پانی اور آئینہ وغیرہ اشیاء مجلی مین جب چہرہ یا کوئی عضو چہرے کا دیکھہ نہ پڑے تو پانچ روز کا اپنے کو مسافر سمجھے -

دفعہ ۷ - جبکہ خوشبو اور بدبو مین تمیز باقی نہ رہے بالیقین سمجھ لیوے کہ اپنی حیات مستعار مین تین روز اور باقی ہین -

دفعہ ۸ - جب دم دہن کی راہ سے برآمد ہونا شروع ہو چند ساعت کا قیام اپنی زندگی چند روزہ کو تصور کرے -

دفعہ ۹ - جب کسی روز برابر رات دن دم راست جاری رہے تو بالیقین جانے کہ حیات ہمیشہ تین سال تک اور مژدہ زندگی غیب سے آتا ہی -

دفعہ ۱۰ - چار روز یا آٹھ روز یا اس سے زیادہ اگر دم چپ برابر روان رہے تو یاد رکھے کہ اُسکی حیات دیرپا پائدار بلکہ المضاعف ہونے کے لیے یہ الہام ہی -

دفعہ ۱۱ - واضح ہو کہ باستثنائے دفعہ بیان ہذا کے اور سب بیان علم سرودہا سے لکھے گئے ہین باقی ایک اور بیان دریافت وقت موت کا منشی کنہیا لال صاحب الکہدھاری نے اپنی کتاب الکہ پرکاش مین جو ترجمہ چارون بیدون کا ہی کہ جسکے ترجمہ مین منشی صاحب موصوف نے نہایت محنت اور جانفشانی فرمائی ہی گویا دین ہنود کی اول کتاب جو غائب ہو گئی تھی اور جسکے اخفا سے حقیقت واقعی منکشف نہین ہو سکتی تھی اور نہ کسی کو بھروسا اس امر کا تھا کہ کوئی شخص بیدون کو ترجمہ کریگا اور بلا اعانت غیرے اپنے زر کثیر کو جو واجبی طریقے سے حاصل کیا ہی برادران ہند کے رفاہ اور

آگاہی کے لیے طبع کرنے مین صرف کریگا اُسکو جناب ممدوح نے ظاہر کیا اور پردہ تاریکی ناواقفیت کا عوام کے دلون سے اُٹھا دیا پرمیشر اُنکو عمر طبعی عطا فرماوے کیونکہ وہ اچارج عہد کلجگ کے ہین کوئی یہ نہ سمجھے کہ مین نے جو اکثر مقام پر منشی صاحب موصوف کا تذکرہ لکھا ہی شاید کچھ واسطہ ہی حلفاً کہتا ہون کہ مجھے اور آنجناب سے دیدار بھی نہین صرف اُنکی کتابہاے مترجمہ کے معائینہ سے اُنکے کمالات ظاہر ہوتے ہین جیسا کہ مثل مشہور ہی مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ ہر شخص کو انصاف شرط ہی کون ایسا نالائق یا بیوقوف ہی کہ جو اُنکی کتابہاے مترجمہ کو دیکھے اور اُنکی لیاقت اور ہمت کا مداح نہو حق تو یہ ہی کہ اگر اچارج صاحب ممدوح کسی ہند کے بادشاہون کے عہد مین ہوے ہوتے اور یہ تالیفات اُنکی ملاحظۂ قدردانان سے گذرتین تو مختتم الیہ کی قدر بیاس جی سے کم نہوتی مگر آفرین صد آفرین ہی اُنپر کہ بعد بید ابیاس جی کے جنھون نے چارون کی توضیحات سے بلا تکلف عوام ہند کو واقف بنایا اور برادران ہند کے حال پر کیسی مہربانی فرمائی ہی کہ اگر مرد احسان فراموش نہو تو اُنکے احسان سے کبھی سبکدوش ہو نہین سکتا کیونکہ اچارج موصوف نے اُس درخت کو پانی مہربانی کا دیکر تازہ کیا ہی کہ جو خشک مطلق ہو چلا تھا اگر برادران ہند اُنکا احسان نہ مانین تو یہ احسان فراموشی ہی ۲ اُس کتاب کی مرت لامکول نیکھمد مین ایک منتر لکھا ہی وہ یہ ہی۔ آوم سنتم پَرم برہمہ۔ پرش۔ کرشن پنگل۔ اُوردھ لنگ۔ پروچھم۔ بشن روپ نمو نمہ فقط جو کوئی اس منتر کو سویرے صبح اور دوپہر اور شام کو پڑھے تو جسقدر اُسکے گناہ کبیرہ و صغیرہ ہین سب معاف ہو جاوین اور جسکے ورد مین یہ منتر رہیگا جب اسکی موت قریب آویگی بموجب تفصیل ذیل الفاظ منتر کے اُسکی یاد سے جاتے رہینگے لفظ اول ۶ مہینے پیشتر لفظ دوم ۵ مہینے پیشتر لفظ سوم چار ماہ پیشتر نمبر ۴ مین تین مہینے پیشتر نمبر ۵ مین دو مہینے قبل نمبر ۶ مین ایک مہینے پیشتر نمبر ۷ مین ۱۵ یوم پیشتر نمبر ۸ مین تین روز پیشتر لفظ نہم و دہم وابسین

دفعہ ۱۲۔ کال گیان پوتھی مین لکھا ہی کہ اگر مریض کے قارورے کے شیشے مین روغن تلخ ملاوے اور وہ دونون ملکر زرد ہو جاوین تو یقین واثق کرنا چاہیے کہ وہ مریض دس مہینے کا مسافر دنیاے فانی ہے۔

دفعہ ۱۳۔ اگر تیل یا گھی یا آئینہ مین چہرہ یا مسلم بدن نظر نہ آوے تو گیارہ مہینے دم واپسین کا شمار جانے اس بحث مین اختلاف بیان درمیان مصنف علم تنفس و کال گیان کے ہی کہ دیکھنے والون کو

بمقابلہ دفعہ ۶ و دفعہ ۷ ہذا کے معلوم ہوجاویگا باقی ماندہ صحت کی گفتگو یہ عند التحقیق حضرات محقق کو خوب معلوم ہوجاویگا فقیر کو نوبت تصدیق اور تحقیق کی ہنوز نہین پہونچی ہی۔

دفعہ ۱۴۔ اگر پانی مین منھ اپنا دیکھے و زبان سیاہ اور چہرہ سرخ نظر آوے تو عنقریب اپنے چراغ حیات نیم شبی کو چراغ سحری سمجھے۔

دفعہ ۱۵۔ اگر زبان یا ناک یا ابرو نظر نہ آوے تو اپنے سدھارنے مین توقف نہ سمجھے۔

دفعہ ۱۶۔ اگر بال ماہتاب نظر نہ آوے تو بلا تکلف پرماتما مین دھیان لگا کر اپنے کو اُسی نور مین ملنے کے لیے پرمیشر سے پرارتھنا کرے۔

دفعہ ۱۷۔ باقی ماندہ اور بیان اس قسم کا دفعات ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ بیان نمبری ۳۴ مین قلمبند ہوچکا ہی کافی ہین دیکھ لو۔

دفعہ ۱۸۔ حاصل کلام اس بیان سے یہ ہی کہ جب آدمی کو خوف مرگ غالب ہووے گا تو پرماتما کے دھیان مین بدل و ہمہ تن مصروف ہوگا یعنی گمراہ اور بغیر تمتع کافی اُٹھانے کے نہ مریگا اور آتما کے پرتو جمال کے دیدار کے لیے کوشش کافی کریگا اب غور کرکے سمجھو کہ موت کو یاد رکھنا ایسا جوہر ہی کہ آدمی بدفعلی کی جانب متوجہ نہین ہوتا ہی اور پرماتما کے دھیان مین اپنے تصور کو خوب مستقل رکھتا ہی یعنی جو صاحبان ذی شعور اپنے ہر دم کو دم واپسین سمجھینگے وے ہرگز ہرگز متوجہ جانب اعمال قبیحہ کے نہوینگے۔

ضرب المثل قصہ ہی کہ ایک فقیر کامل کے حضور مین بہت عورات حسین اپنے اپنے اظہار غرض کی نیت سے جایا کرتی تھین حضرات بدوضع بھی پہونچنے لگے ازانجملہ ایک عورت نہایت جمیل پہ ایک عیاش بدل فریفتہ ہوکر جہت اتصال اپنی غرض کو اُس مرد عارف سے ظاہر کیا قصہ مختصر فقیر نے اُسکے باپ کو طلب کر بعد فہمایش مناسبانہ دونون شخصے یکجا رہنے کی تمنا کو پورا کرا کے اُس مغلوب الشہوۃ سے کہدیا کہ تم کل کچھ دن چڑھتے مرجاؤگے جب وہ بدشعار اپنے گھر گیا اور فقیر کا کہنا اُسکو یاد آگیا تب اُسکو خوف مرگ اسقدر غالب ہوا کہ بالکل شہوت اُسکی غائب ہوگئی اور اپنے اعمال قبیحہ کو یاد کرکے کانپنے لگا اور حواس خمسہ نادرست ہوگئے ہرچند وہ عورت ہمراہ رفتہ اُس سے بناز و ادا متکلم اور مستدعی جماع ہوئی تاہم یہ مارے خوف مرگ کے باتین نہ کرسکا اور حظ ہمبستری کی کیا گفتگو ہی قصہ کوتاہ صبح ہوئی اور وقت معینہ مرد کامل آگیا بلکہ گذر بھی گیا تب یہ خوف زدہ بخوف ہوکر مع اُس عورت کے

نقیر کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ واہ صاحب مین تو آپکو نہایت سچا جانتا تھا اور درویش کامل کرکے مانتا تھا
کہ جس صدق بیانی کے تصور سے مجھے تمام رات ایک قیامت معلوم ہوئی نقیر نے کہا کہ تونے سنا نہین ہی ایک
شاعر کا قول ہی ؎ ٹھکانا کچھ نہین اس زندگی کا ۞ سنو یارو یہ دم آیا نہ آیا ۞ آدمی بلبلا ہی پانی کا ۞ کیا ٹھکانا ہی
زندگانی کا ۞ اور اصلی غرض اپنی اس کہنے سے یہ تھی کہ صاحب ذی عقل اس رمز کو بغور سمجھینگے مرتکب بدافعالی
نہو وینگے جیسا کہ تو بدفعلی سے بچ گیا فقط چنانچہ اسی قدر سمجھانا اُس نقیر کا اُس شخص کو ہدایت کامل ہوگئی اور
وہ محترز بد افعالی اور زناکاری کا ہوگیا فقط اسی طرح سے اے میرے دوستون تم سمجھو کہ مصرعہ ہی مر یہ
گھڑی اجل نہونا غافل ۞ ایک اوستاد کا قول ہی شعر جان بجانان دہ وگرنہ از تو بستاند اجل ۞ خود تو
منصف باش اے دل این نکو یا آن نکو ۞ یعنے ایک ہی وبا کو کہ ایک دفعہ ہیضہ کی آمد مین شہر کا شہر
غارت ہوجاتا ہی کیسے کیسے جوان پردۂ زمین سے اُٹھ جاتے ہین پس کسیکو اسکا علم نہین ہی کہ وہ وقت کب
آویگا بجز اُنکے کہ جو ترکیبات مندرجہ سے دریافت کرلیوین پر یہ بھی لکھدینا ضروری ہی کہ پرمیشر کی مرضی
پر آجتک کسیکو علم نہ ہوا۔

نمبر ۱۳۰ خاتمہ کتاب کمالات انتساب مع نصائح شائقین برمھ بدیا

دفعہ ۱۔ اب خاتمہ کتاب ہی جو کہ بید اور بیدانت کا لُب لُباب ہی بعد ختم ہونے کتاب ہذا کے
نفس ناطقہ نے پڑھوا کر سُن لیا اور نہایت بشاشت اور مسرت مین آکر تمام عالم کو محیط کرلیا اور دیئے
دعاے محیط نسبت کتب ہذا کے دی ۲ شکر صد شکر ہی کہ اس نالائق کی تحریر کو آتما نے پسند کیا
اور دعاے ترقی مذہب ہند جو اصل اپنی غرض تصنیف سے ہی بو فور توجہ عطا فرماکر اس طرح پر
فرمایا ۳ مدت درازسے اس ملک ہند مین ظلمات بےعلمی نے چھا لیا تھا اور لیکقان روزگار
نالائقون نے باعث انقلاب زمانہ کے پابزنجیر کرکے بامشقت سخت قید کر رکھا تھا اور ہر ایک محبوس
اس زندان سے رہائی غیر ممکن جانتا تھا کیونکہ برمھ بدیا یعنے تحصیل مضامین بید اور بیدانت
بدرجہ غایت مشکل تھا اور پرماتما کے دھیان کے قواعد سے متمتع ہونا نہایت دشوار اور ہر شخص واسطے
بندوبست رہائی کے اس زندان بلا سے اپنا استحقاق نہین سمجھتا تھا بدین وجہ اس طرف متوجہ نہین
ہوسکتا تھا اور اپنے کو سخت جبر کردہ شدہ جانتا تھا ہم اور تیری آرزو در پردہ بہت روز دن سے

تھی کہ سورج برھمہ ودیا جو تیرے ہردے میں تابان ہے آسمان گیان پر روشن کرے تا کہ
تاریکی زمانہ دور ہو جاوے اور ایک پردۂ ظلمات جو عوام ہند کے دلون پر ناواقفیت
برھمہ ودیا کا پڑا ہوا ہے اُٹھ جاوے ۵ لہذا تیری خواہش تھی کہ مین نے ویسی ہی الہام اور نہایت
کر کے تجھسے یہ کتاب تصنیف کرائی ہے اور تو نے مبادرت کی آفرین صد آفرین ہے تیری ہمت
اور جرأت پر کہ جو کام کسی سے ہونے کے قابل نہ تھا اُسکو تو نے نہایت خوبی سے کیا۔
وقعہ ۲ ۔ اب مین حقیقت واقعی آغاز تصنیف کتب ہذا کی لکھتا ہون کہ اوائل تصنیف مین بندہ کو
چند طرح کا پس و پیش اور نوع بنوع کی تشویش رہا کرتی تھی اور باعث رفاقت بعض جہلاے زمانہ
طبیعت مشوش رہتی تھی کہ اسی مابین مین الکھ پرکاش اور الکھ امواج اور گیان پرکاش
اور گیان ساگر اور بہار ہند رابن میرے معاینہ سے گذرین بدین نظر زیادہ نزول دل پر ہوا
اور اس کتاب کی تحریر مین اشہب قلم اپنا بھی تیز ہوا ہرچند کہ احباب زمانہ کو اتنا شوق نہین ہے
کہ اس فقیر کی ہمنشینی مین شریک یا تصنیف کتب ہذا مین معاون ہون مگر شکر صد شکر ہے کہ پرماتما
کے حکم کی تعمیل اس عاصی سے اسقدر ہوئی کہ جسکے بیانات کی فہرست شروع کتاب ہذا مین
لگائی گئی ہے۔
وقعہ ۳ ۔ ایک روز بحالت تصفیۂ قلب مین اسی امر کا تصفیہ ہوا کہ لیقان زمانہ کی ہیئت تولد
کرتا تھا کہ جس استعانت کے ماحصل کا نتیجہ یہ ہے کہ بہتیری کتابین عقلاے سابق نے تصنیف
کین اور اس نالائق خلائق کو جو سرتا پا نالائقین ہے کیا فائدہ کیون بمنزلہ دیگر ہے کہ جو اُنکا کتاب
تصنیف نہین کرسکتا تب نفس ناطقہ بول اُٹھا کہ جس خلط اور مادہ و حسن ترکیب اور جس صورت
اور شکل سے پہلے زمانے کے لوگ پیدا ہوتے تھے اور جیسے انتشارن اور کرم اور گیان کی
اندریان اُنکی ہوتی تھین ویسی ہی تیری بھی ہین پس قاصر اور کاہل تصنیف کتب علم آتما سے
نہو کیونکہ زنار کے رکھنے والے اور تیلیون کو بغل مین دبانے والے اور نوع بنوع کے تلک
اور چھاپا کے لگانے والے اور بھلی و بُری دسا اور جوگنی اور مہورت کے بتانے والے
اور بیاہ اور جاترا کی دچھنا کے لینے والے اور مُردون کے کفن کے کھینچنے والے اور اُنکا
دفن کے بالعوض کھانے والے اور مریدون کے بچون سے بھیکھ منگوا کے آپ غبن کرنے والے

اور چیلیون کے گہر کی دولتون کو بلا تکلف اپنے تصرف مین کرنے والے اور ہر خوب اور عجوبہ
باتون کے سنانے والے اور قوم اور خاندان کے فخر کے جتلانے والے اور ہر ایک چہل اور عناصر کو
پیشتر قرار دینے والے اور دو وقتہ بہنگ کے پینے والے اور گانجہ کا لنبا دہوان اڑانے والے
اور گرو اور سیلی کے پہننے والے اور مرگ چہالا کو پیٹہ پر باندہ کر گہومنے والے اور قسم بقسم کے
گیت اور رس گیان کے پڑہنے والے اور مفت خوری پر کمر باندہنے والے اس زمانہ مین بہت سے
پہیل گئے اور علم معقول کا ذکر اور برہمہ بدیا کے ست سنگ کرنے والے اور بید بیدانت کے
مضمون کے جاننے والے بہت ہی کم ہین اور جتنے بہیک والے نظر آتے ہین اُنمین سے اکثر
پاکہنڈی اور وہ مہورت باز ہین برتہ کے لکہانے والے اور آتما کے وہ بہید دکہانے والے
مفقود ہو گئے اور گیانی جو آتما کے جاننے والے ہین وے بخیل اور نایاب ہین اور سیر
مزاج مین سخاوت زیادہ ہے پس اپنی سخاوت محتاجان زمانہ کو غنی اور معقول برہمہ بدیا بنادے

دفعہ ۴۳ جب فقیر نے بہ الحکم پرماتما اس آئینہ کالبت کو تصنیف کیا تو الہام ہوا کہ قبل پہنچنے
کتب ہائے مذکورہ دفعہ ۲ کے اس کتاب کو جو شائقین پڑہینگے غبار ظلمت سے جو انکا دل
مکدر ہو رہا ہے صفا اور روشن ہو جاویگا اور ہدایت مرشدان اور خوشامد نجیبان زمانہ کے
محتاج نہ رہینگے ہرچند کہ ظاہری رفتار اور گفتار اور لباس اور وضع تمہاری اس قابل نہین ہے
کہ کوئی انسان یاوہ گو اس مدحت کے لائق تجہکو تصور کرے کیونکہ طریقہ تمہارا حسب قول شاعر
اور فقرا کے ہر سہ [illegible] حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست درویش صفت باش و کلاہ تتری
دار مقولہ گوبند صاحب ناگر ہست کوئی کہہ سکے نا کوئی کے فقیر جانین ہارا جاسے نہین جیون [illegible]
ہین ہیرہ ۲ مقولہ دیگر کرنے کرم کرے بید [illegible] راکہے جہان کر [illegible] مگر مین تمکو
خوب جانتا ہون اور تمہارے ہمعصران زمانہ سے تمکو افضل سمجہتا ہون لہذا اظہار کرتا ہون کہ کچہ
تہوڑی سی باتین اور باقی رہی جاتی ہین اُنکو بہی اس خاتمہ کتاب مین لکہدو کہ اُنکے استعمال سے
جاہل عاقل بنجاویگا اور گمراہ طریقہ و ہدایت راہ راست پر چل نکلیگا مین نے پوچہا کہ وے کون
سی باتین ہین جو ضبط تحریر مین آنے سے باقی رہگئی ہین تب نفس ناطقہ یون ناطق ہوا کہ حضرات
ہند سمجہتے ہین کہ ہنود کی عزت اور آسایش کو محمدی اور عیسائی سلاطین نے کہو دیا اور اُنکے دین

اور آئین کو برباد کیا لیکن صاحبان دانش اور باعقل کی راے ہو کہ یہ بڑا ہو دشمن ہین مگر دشمن اصلی اور غارتگر دین اور ایمان وے بدخواہان ہند ہین کہ جنھون نے چھتیس قوم کے مردم سے پینتیس قوم کے مرد اور عورت اور چھتیسون قوم کی عورتون کو تحصیل علم اور ادب سے باتین از خرافات اور لااُوبالی وحکایتین لن ترانی سنا کے باز رکھا اور مردون کو واسطے کثرت مناکحت و تماش بینی کے مجاز کیا اور جاہل سناسیون اور ناخواندہ برہمنون اور بیراگیون کو سر جھکانا اور چیلا بننا اور بے علم آدمیون کو گرو اور پروہت بنانا رواج دیا اور نوع بنوع کے اشلوکین اور گیتین بنا کر اور احمقان زمانہ کو سنا کر اپنا مطیع بنایا اور بید اور بیدانت اور شاسترون کو چھپا کر اُسکے پڑھنے اور حصول معلومات سے اُسکے محروم اور غیر مستحق قرار دیا کہ جس بے علمی کے باعث ہندوستانیان ناواقف تجربات اور تنگ عقل اور از خود رفتہ ہوگئے اور سلطنت ہند برباد ہوگئی با این ہمہ ہمان بچگان افعی کس رسوخ کے ساتھ بغل مین بیٹھکر شیر و شکر باصرار کر رکھا تے ہین۔

وقفہ - نہایت حیف ہو کہ صاحبان ہند طریقہ آبائی کے ایسے پابند ہین کہ سخن معقول باوجود سمجھ اعلیٰ اور عقل اور دانش کے پسند نہین کرتے اور لیک لیک چلے جاتے ہین کیونکہ اندھے اگر آنکھ والے کا ہاتھ پکڑین تو زیبا ہو اور آنکھ والے جو اندھون کا پیر پکڑتے اور جھک کر نمشکار کرتے ہین یہ کیونکر مقتضا ے عقل اور دانش ہو کیونکہ جن لوگون کے باعث اور اصلی فساد سے ہند کی سلطنت جاتی رہی اُنکو پھر شیر و شکر کی طرح پالا رکھنا ہرگز ہرگز مصلحت نہین اور اس قدر بدخواہ ہند کا مفصل حال نسخہ کاشف دقائق مذہب ہنود اور گیان پرکاش مین لکھا ہوا ہو دیکھ لو۔

وقفہ - یہی وجہ خاص معلوم ہوتی ہو کہ جو جہلا بہشت کی نعمتون کی خواہش رکھتے اور دوزخ کے عذابون سے ڈرتے ہین اور مستحقون کا حق غیر مستحقون اور مفت خورون اور دم بازون کو دے کر اگلے جنم مین امید آسایش کی رکھتے ہین سخت خرد دشمنی کا غلبہ ہو کہ جو اس جنم کی نعمتون کی قدر نہ کر اگلے جنم کی امید پر دم بازون کے دم مین آجاتے ہین اور جب یہ امر یقین ہوچکا کہ دم بازون کی گفتگو اور اُنکے کلام کہ جو بنظر پرورش برادران اور ہم قومان اُنکے ہو اور بنظر مآل اندیشی پیشتر سے بنا رکھا ہو غیر ثبات اور واہیات ہو تو پس کس گواہی اور کس اعتبار پر وہ بات پر پانے کو بھروسا

رکھتے ہین جو لوگ بے دست اور پا ہین اُنکی پرورش متمول اور مالدارون پر بلا شبہہ لازم ہی
اور جو خیرات کہ اپنی جورو اور بچون کو تباہ اور خویش اور اقربا اور ہمسایون کے حق کو تلف کرکے فقیرون
کو باامید موہوم اور خوف اور خواہش بے اصل کے دیتے ہین وہ بڑے بھاری دام حماقت ہین
پھنسے ہین اور اس وقت کی آسایش کو شل راجہ ہرچند کے کھوتے ہین۔
دفعہ ۷ ۔ عوام سمجھتے ہین کہ اس وقت ہین مکر اور فریب اور ٹھگی پیدا ہوئی ہی قدیم زمانے ہین
نہ تھی مگر یہ مفہوم اُنکا غلط ہی کیونکہ جو درخت اب سرسبز اور شاداب ہی اُسکا تخم پہلے سے کاشتکارِ
گندم نما اور جو فروش نے بو رکھا ہی ہنوز ہنود کی قوم کے درخت کی جڑ ہری اور سرسبز ہی گو
کہ ڈالی اور پتی مع پھل اور پھول کے خشک ہوگئی اگر کوئی شائق پانی دیوے جیسا کہ منشی کنھیا لال صاحب
الکھدھاری و منشی گردھاری لال صاحب مولف گیان ساگر و منشی رائے بندرابن صاحب مولف
بہار بندرابن و مصنف کتب نے اُنکو دیا ہی یقین ہی کہ یہ درخت پھر ڈالیان نکالے اور پتے چھوڑے اور
پہلے سے زیادہ سایہ دار و خوشنما دیکھنے ہین آوے۔
دفعہ ۸ ۔ ہندو اور سراوگی میر شکارون کو کچھہ زر نقد دے کر جانور مبتلا ئے دام بلا کو چھوڑا دیا
کرتے ہین اگر یہ لوگ اُنکے حرکات پر نظر نہ کرین تو وے تکلیف وہی جانور کی از خود چھوڑ دیوین ایسے
ہی مفت خورون کو محنت کرنے والے مفت نہ دیوین تو وے بھی حرام خوری سے باز رہین اور
محنت اور مشقت کرنے کا ارادہ رکھین اور ریا و فریبی اور دم بازی اور مفت خوری کا نام نہ لیوین اور
پرماتما کے دھیان ہین مشغولی حاصل کرین تا کہ اُنکی قدر اور منزلت صاحبان باعقل ہند کے نزدیک زیادہ
ہو اور جس فخر خاندانی کے اظہار سے اپنے کو مفتخر سمجھتے ہین اُن ہین قائم ہو اور اُنکو اُسپر مغرور ہو اور
وہ صفت حلول کرے کہ جو غایت مرتبہ کو رونق بخشے۔
دفعہ ۹ ۔ چونکہ خیرات کرنا اور بخشش دینا محتاجون اور بے علمون کو اپنا کام ہی لہذا ہدایات بالا
بطور بخشش اُن بے علمون اور رجاہون کے واسطے لکھہ چکا ہون کافی اور بس ہی کہ جنکے ذکر دفعہ ۶ سے
لغایت دفعہ ۱۰ بیان نمبری ۲۸ کے لکھا ہوا ہی۔
دفعہ ۱۰ ۔ اس کتاب کی تصنیف سے اصلی غرض اپنی یہ ہی کہ برادران ہند اصول مذہب ہنود سے
واقف ہوجاوین اور سمجھین کہ آتما پرستی اور توحید جو کچھہ ہی فقط مذہب ہنود ہین ہی اور جن ترکیبون سے

پرمیشر مِلجاتا ہی یا شائقین اُسمین پیوست ہوجاتے ہین اسی مذہب مین ہی اور دوسرے مذہب والے اُن پیغمبرون کی شفاعت کے بھروسے پر ہین کہ جنکے دفن گاہون مین اگر تلاش کرو تو ایک ہڈی کا نشان بھی نہ ملے گا اور اس مذہب مین سوائے پرمیشر کے جو ہر ایک شفاعت کنندگان مفہوم ذہنی کا شفیع ہی اور کسی سے شفاعت چاہنا یا اپنا مالک سمجھنا نہین لکھا ہی پس ہر طرح سے ثابت ہی کہ یہ مذہب ہنود قدیم اور نفیس ہی اور دوسرے مذہبون مین ہزارون نقص ہین کیونکہ دوسرے مذہب دو ہزار پانچسو برس کے اندر جاری ہوگئے ہین اور یہ مذاہب اعلی ابتدا سے ظہور آفرینش سے ہی۔

وضع ۱۱ مجھکو اچھے اچھے لوگون کی صحبت بکثرت رہاکی فاما جسکو دیکھا بیان کرنے علم جوگ مین نہایت بخیل پایا اور اس علم کی کتاب بہت کم نظر آئی اور جو دیکھنے مین آئی کمال غامض اور بزبان مشکل دیکھنے پڑی چونکہ ہر شخص لئیق پر فرض ہی کہ عوام کی بہتری اور خیر خواہی مین کوشش کرے اور قلم او قدم اور درم سے دریغ نہ کرے بدین لحاظ جو کچھ کہ میرے خزانۂ دل مین جمع تھا اور علما کی صحبت و کتب بینی سے خزانہ ہاتھ آیا تھا بے دریغ شائقین کے نذر کیا اور جو کچھ مین نے نوکری سے زر حاصل کیا تھا عوام کی بہبودی کی نظر سے طبع کرانے کتاب ہذا مین بلا پس و پیش صرف کرتا ہون اگر حضرات با عقل اس کتاب کو بغور ملاحظہ کرینگے میری محنت اور ہمت کے مداح ہونگے اور خود انکو شوق ہوگا کہ وہ بھی بندہ کی طرح محنت اور ہمت کو گوارا کرین۔

وضع ۱۲ مخفی نرہے کہ اس کتاب کی کتابت مین عبارت آرائی نہین کی گئی کہ جو ہر شخص مثل فسانہ عجائب کے پڑھ لے مگر صاف صاف تحریر جاری سے یہ کتاب عاری بھی نرکھی گئی گو کہ جہلا اور عیب چینان روزگار بہت سے عیبون سے مجھے یاد کرینگے پھر کیا پرواہ ہی کیونکہ اُنکی عادت جبلی ایسی ہی ہی باقی عقلا اور نکتہ دان زمانہ سے دو امید رکھتا ہون پہلے یہ کہ جس مقام پر سہو اور خطا ملاحظہ فرماوین قلم انصاف سے اصلاح دیوین کیونکہ تمامی فرد مخلوقات سہو اور خطا سے بھرا ہوا ہی صرف بے عیب ذات پرمیشر کی ہی دوسرے یہ کہ صاحبان ذی عقل راقم پر زبان طعنہ نہ کھولین کیونکہ اسی خوف سے نکتہ دان روزگار ہزار ون برس سے گویائی کو خموشی پر فوقیت دیتے رہے اور اُسی تصور مین یہان سے ملک عدم کو جاتے بھی رہے لیکن کوئی اپنی تالیف نہ چھوڑ گئے اور یہ فقیر حقیر محض بلا اعانت احدے اس کتاب کی تالیف مین کمربستہ ہوا ہی پس لازمۂ بشریت ہی کہ ہر شخص داد میری تالیف کی دیوین تاکہ دوسرے صاحبان لئیق کی بھی طبیعت بڑھے اور آیندہ وقتاً فوقتاً ترقی مذہب ہنود اور تشریح بڑھ بڑھا کر رونق دیوین و رنہ

ہر شخص خواندہ قصد تصنیف کتب ہاے مذہبی کا رکھیگا پس کم ہمت اور پست حوصلہ ہو جاویگا اور
اپنی اصل غرض یہ ہے کہ ہر شخص کا شوق روز بروز بڑھتا جاوے اور مذہب ہنود کہ جسکا مدار اوپر
بید کے ہے مطابق طریقہ بید جاری ہو اور رونق پکڑے۔

وفعہ ۱۳ - ظاہر کیا کہ ہر قوم کے جاہلون کے گمان مین یہ جسم حقیر اور تحریر فقیر سراپا کاسۂ عیب سے
پُر ہے مگر عقلا اور فقرا کے تصور مین ضرور یہ ہنر و پران ورہی گو آج کوئی قدر دان نہو مگر امید ہے
کہ کل ضرور ہوگا کیونکہ قدر مردم بعد مردن مشہور ہے تم غور کرو کہ خالق ازل نے میرے دل کو
جو اس کتاب کی تصنیف کی جانب متوجہ کیا وہ خالی از حکمت نہین اور یہ ممکن نہین کہ اسکی کوئی
حرکت لغو یا الہام اسکا فضول یا کوئی فعل اسکا خالی از مصلحت ہو۔

وفعہ ۱۴ - جب تمہید دفعات مذکورہ تصور کرو کہ پرماتما نے مجھکو صرف واسطے رفاہ برادران ہند کے
پیدا کیا ہے کہ جسکے باعث ایسا ارشاد علم یا محنت شاقہ اپنے پر اٹھا کر اس زیادہ ریاضت از حد
کمالیت کی تالیف مین کہ جو بید اور بیدانت کا لب لباب اور تمامی شاسترون اور پرانون
مختص جوگ شاستر کا عمدہ انتخاب ہے مصروف ہوا اور لطف تو یہ کہ اس کتاب مین اصول مذہب
ہنود اور خوبی وحدانیت پرماتما کمال نفاست سے تشریح کی گئی ہے اور دوسرے یہ کہ مدار
انسانیت اور خوبی پیدائش ہر فرد بشر اوپر آتما شناسی کے ہے اسکی توضیحات بھی نہایت خوبی سے
کی گئی ہے میری اپنی دانست مین کوئی بیان جو قابل تحریر اپنے معلومات مین تھا حتے الوسع اٹھا
نرکھا اور بہت چاہتا تھا کہ اور بھی معلومات اپنی جو آیندہ ہو درج کتب ہذا کرون مگر یہ تصور اسکے
کہ حیات مستعارہ کا کچھ اعتبار نہین جسقدر لکھ چکا ہون اتنی ضخامت عقلا اور شائقین کے لیے
کافی اور بس ہے اور جہلا کے واسطے ہزارون کتاب کافی نہین ہوتی ہین بمقولہ سعدی
محقق ہمین بود نہ دانشمند چارپاے برو کتابے چند اور وجہ ثانی یہ ہوئی کہ اسی اثنا مین
خطوط دوستون کے متواتر آنے لگے کہ کتب تصنیفی جلد چھپوایئے اور مجمع غفیر اگیانیون کو اپنے
نور فیض سے منور کیجیے بدین لحاظ قلم کو روک لیا اور انجام کا بوجھا پرماتما کو تفویض کیا کیونکہ اپنا
اعتقاد یہ ہے شعر بندہ ہمین جانیگا کسی کام کے نزدیک وہ ٹھیک ہے کہ یا بندہ سبھی کام کرین ٹھیک
اور جیسا قول ذوالمنن اس منزل گیان کو ختم کیا اور سجدہ شکر اوسکا بجا لا کر اس شعر کو پڑھ و سنایا

تبعہ مایۂ خویش را بہ تو دانی حساب کم و بیش را ۔ اس شعر کو سنکر نفس ناطقہ باغ باغ محظوظ اور مسرور ہوکر پھول اُٹھا اور بکمال مسرت اور بشاشت یہاں تک بول اُٹھا کہ جو کوئی بصدق دلی اور بتعقید کہ تمام جن جن مطالب کے حصول کی غرض سے ایکسو پندرہ روز بلا ناغہ دو مرتبہ روزانہ کے حساب سے پڑھیگا اپنے وابن مقصود کو کماحقہ مراد سے پُر پاویگا اور پرماتما اُس سے ہمہ نوع راضی اور خوشنود رہیگا کیونکہ اس آئینۂ کمال کے ہر بیانات سے اُس کی ادکاری ہوتی ہی بدین نظر شائقین کی ہر مشکلات سے رستگاری ہوتی ہی فقط ازان بعد فقیر نے سلام کیا اور بالخیر و شما بسلامت کا جواب ملا اب خاتمہ کلام ہی دوستوں کو یہ پیغام ہی شعر بو علی قلندر تو مباش اصلا کمال این ست و بس تو در وگم شو وصال اینست و بس ۔ تا توئی کے یار گردد یار تو ۔ چون نباشی یار باشد یار تو ۔ فقط فقیر کہتا ہی اور تم لوگ بھی کہو ۔ پرماتما نیمہ پرماتما نیمہ پرماتما نیمہ

تقریظ رنجیۂ کلک جواہر سلک بلبل فصیح الصوت غصن فصاحت و بلاغت حاکم کشور سخن پروری شہسوار عرصۂ سخنوری شاعر بے نظیر سہیم رشک فردوسی و کلیم منشی نواز حسین صاحب تسلیم

سپاس بقیاس خدا یرا از درستی و منت بیشمار کبریائی را خوشتر کہ مخترع بدائع عجیبہ است و مبدع صنائع غریبہ کارفرمای بلندی و پستی ست و چہرہ آرا ے نیستی و ہستی معبود تمام خلقت ست و مسجود مردم ہر ملت گاہی شمع انجمن ست وگہی گل چمن ست در ہر رنگ جلوہ طراز و بہر آہنگ نقش پرداز اگر مسجد ست یا دیر ست خالی از جلوۂ غیر ست اگر چہ رونق درون و بیرون ہا ست الا از بحث چند و چون برکران بے شریک و بے انباز و از حاجتمندی بے نیاز از آشوب تہمت نسل و فرزند مبرا و موجودگی او از آلودگی جسم با آشنا از لوث اقسام آلایش پاک و با ہمہ چون نشار در رگ تاک ہجدہ ہزار عالم از و پیدا او در مخلوق جلوہ پرده ہویدا صفات ذاتش احدست و ذات صفاتش بے والد و ولد ہر کرا در وحدانیت و شک ست انسان نیست مگر سگ ست صفات او بر ذات او عادل گواہ و کلمۂ توحید تر زبان برگ گیاہ نہ آغازش را ابتدا نہ انجامش را انتہا دریا ے

معز نقش بیکران دصحرا سے گلشن بیپایان صبا در باغ و راغ بہواسے او سرگردان آبجو دربحر او دیوانہ وار کف برلب
و ہر سو روان قمری در شوق و ذوق وصالش بزمزمہ کوکو تر زبان وکبوتر در ہواسے فضاسے اتصالش تبرانہ
یا ہو رطب اللسان مرغ قبلہ نما در آشیانہ بیتابانہ تپیدن دارد و تیر از کعبہ مقصود دور بطرف غیر سے آرد و آسے
بر حضرات انسان کہ خود را اشرف المخلوقات گویند و در قعر ضلالت وجہالت اوج افتخار و اقتدار جویند تیخ برکمر
نماز ست و بر خوردن روزہ ناز فتح در شکست وضو ست صلوٰۃ زندانہ گفتگو مسلمان را باعصیان وکبر را باکبر
کار تف بران تسبیح ولعن دو بار بر زنار مسلمان از بودن مسلمانی در تنہا ان ست بیش از بیش دیگر از مسلمان
برغم زعم باطل یک قدم پیش ہر دو دور چون بطرف حساب شتافتند اندیشت راز شب وکنشت را دلیل یافتہ
گلبہ گو بانگ را آسیب خوانند بید خوانان ناقوس را ہرزہ دانند ہمہ را از عبادت گریزست چرا کہ آن ہم عدو
ستیز اگر این ناکسان آشوب دوزخ خوش رطوبت را بیک پایہ نجند چہ بعید آگر بقا لبہا زد ہے ہمتا احتمال آرند
عجب شوان فہمید مارا ازین قضیہ کدام ثمرہ ایم وطاعت خدا آمایم را اطاعت مصطفیٰ ہر کہ از غم جان گسل وشاداں
صاحب دردست وکیا اسیر کمند وحدت اوست آزاد مرد است ہر کہ بہرش خود را مانند مہر ہمہ تن شوق
نامش برافق کمال تافت و ہر کہ محبت او بسان لالہ داغ بر سینہ دوخت آب و رنگ یافت ہر کہ جدائی ورزید
ذلت وخواری کشید ہمانا چون قطرہ از دریا پیوند گسیخت از آبرو افتاد و شرر چون از آتش بر جست خود را بباد داد
آرے وجود مردم متصف این صفات درین عالم از عجائبات و نادرات است اگر ہست یکی از ایشان ہست فی المثال
منشی بیجے دیال کہ در کمیش خویش سخن پاکیزہ گفتہ بلکہ در نفس الامر سفتہ قطرہ قطرہ چید آلبشاری ساختہ و دانہ
دانہ آوردہ آبیاری دیدہ ور سے آید و ملاحظہ فرماید کہ چہ عرق ریزی کردہ وچہ خون جگر خوردہ آن رسول
کتاب یک است در فروع اختلاف ست المختصر آن کتاب فیضیاب در مطبع جناب معلی القاب عظیم المنزلت
فخیم المرتبت صاحب جنر وذی شعور جناب منشی نولکشور واقع کانپور بماہ فروری ۱۸۸۷ء
بار نخستین حلہ طبع در بر گرفت و گل خوش رنگ دلپسند شوق بر شاخ مراد شگفت مقابلہ
نقل با اصل حرفاً حرفاً ساختہ شدہ با صطلاح وتصرف نپرداختہ شد اللہ بس باقی ہوس